مجموعہ بارہ قصے

2220048

۸۹۱.۴۳۳
ع

کتب خانہ
کلیہ جامعہ عثمانیہ

UNIVERSAL
LIBRARY
OU_222088
UNIVERSAL
LIBRARY

الحمد للہ رب العلمین والعاقبۃ للمتقین امّا بعد

کہ اندنوں یہ قصہ رنگین خوش آئین بترتیب خوش اسلوب ہر دل مرغوب المسمّی بہ

1978

مجموعہ بارہ قصے

۱۳۰۴ھ

باہتمام امیدوار رحمت باری مُلّا علی بھائی شرف علی کے

مطبع ناکرابی محمدی سید بمبئے مین طبع ہوئی

CHECKED 1956

نہین کی کو مقدور یہ جز خدا
کیسا لکھی صفت اور اونکی ثنا
خدا جی کی تعریف کرنا ہی جو
تو آن نکو طاقت کہان ہی کہو
ہزارون درود و ہزارون سلام
نبی پر محمد علیہ السلام
ازان اونکی اولاد و اصحاب پر
ازان بعد اونکے ہو اجاب پر
خصوصاً ابو بکر صدیق پر
ازان افکے عادل عمر کے اوپر
ازان پس الٰہی تو عثمان پر
ازان بعد حضرت علی کے اوپر
ازان پھر تو حسنین پر کر نزول
ازان انکے اوپر جو حضرت بتول
زبان سندھ و ہند کرو مین بیان
بموجب قصہ کے سو دوہر کے کہان
در عہد خلافت عمر ابن خطاب
محمد حنیف بن علی بوتراب

قصہ زیتون و محمد حنیف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی دو عالم کا کرتار تو
دونون جگ کا پیدا کرنہار تو

کیا اپنی قدرت سے خلقت ظہور
زمین آسمان اور ملائک و حور

جو انسان و جنات و حیوان تمام
کرین یاد تجکو خدایا مدام

تو واحد احد اور رزن کار ہی
نکوئی دوسرا تجھہ مددگار ہی

ثنا حمد تیری ہی بے انتہا
کرون اب مین نعت نبی مصطفےٰ

جو ہین دوست تیرے محمد نبی
کیا جسکے کارن یہ خلقت سبھی

سبھو نین بزرگی تو اونکو دیا
ہی ختم نبوت تو اون پر کیا

شفیع الامم ہین محمد رسول
کیا حقنے لولاک جن پر نزول

نبیون کے سر تاج سالار دین
محمد نبی ہین کرو تم یقین

محمد ہین بیشک شہ اصفیا
اوسیکو خدا نے یہ رتبا دیا

اگر تو نہوتا ای میرے نبی
تو پیدا نہ کرتا مین افلاک بھی

حبیب تجکو مین نے ز روز ازل
کیا ہی دیا ہی ہمہ جز و کل

[illegible]

[illegible]

پرندہ نہ پر مارے مجھ ہانک سے
اگر شیر ہو بھاگے مجھ دھانک سے

مگر زندگی سے ہوئے اپنی سیر
کہ پھرتے ہو بیرے جنگل میں دلیر

محمد حنیف نے کیا تب سوال
کہ ای شوخ رعنا تجھے کیا مجال

کہ مردونکا تو پہن کرکے لباس
مقابل ہوئی ہمسے تو بے ہراس

کہی کیون تو جانا کہ عورت ہو نہین
مجھے کس روش سے پہچانے تمھین

امیر نے کہا تب نو سن نازنین
کیا اپنے گھوڑے کو جس وقت مین

کہ سینہ تیرا اچھل اٹھلایا شتاب
دونو پانو کانپے بھی اندر رکاب

کہی گرہون عورت مگر ہون بلا
بہت شیر مردونکے کاٹی گلا

بہت بادشاہونکو ماری ہو نہین
کہی پہلوانان پچھاری ہو نہین

شتابی تمھین نام اپنا بتاؤ
کہے نام مجھ ہانتھ مارے نجاؤ

بیٹی شہ ارم کی ہون زیتون نام
کہے ہے شہزادہ لک فوج ہمرہ مدام

نہ رکھہ ولین ارمان امیر کو کہی
نو کر زور اپنا میرے سبھی

امیر نے کہا سنکے ای دلربا
محمد حنیف بن علی مرتضیٰ

حسب اور نسب مین تو منتی پاہو
ولے زور سازی مین چالاک ہون

ولے ہم اوپر جبتلک کسکا وار
ہووے تب تلک نہین کرین اسپہ وار

یہ سنکر کے زیتون نے نیزہ پھرا
مارا آکے بھالا کمر مین لگا

وہ لگتے ہی نیزیکے بیہوش ہو
زمین پر گرے خود فراموش ہو

[illegible]

یہ سنکر کے زیتون غصہ مین آئے — کہی باپ سے پوچھ سوگند کھائے
بھی چالیس باندی سے ہو کر تیار — مدینہ کیجانب کو ہو کر سوار
علی مرتضی کا ہے مشہور نام — بہت اونکے ہوینگے رستم سے کام
فتح کر کے آؤن تو زیتون نام — وگرنہین تو آؤن نہ پھر اسمقام
یہ کہکر کے داخل ہوئی در سرا — کہا بادشہ کو وزیرون نے آ
کہ ای شہ عرب کے سپاہی ہین تو — شجاعت مینے مرد ہینگے محبوب
بھی چارو نکو کر چار گھوڑے سوار — سلاح اور سنجوک سب کر تیار
لڑاؤ اسی ساعت سب فوج کون — تماشا دیکھو انکا لیے سوج سون
ابی شہ کی خاطر مین تب اونکی بات — دلا چار گھوڑے اور ہتھیار ہاتھ
کے مصلحت ملکے چارون جنے — گھوڑے اور ہتھیاران ہمارے کنے
اسیوقت حق نے ہمین ہی دیا — ہی لازم کرین کافرون کی غذا
اگر مارین اونکو تو غازی کہلائین — مرین گر تو درجہ شہادت کا پائین
ہوئے چارون اسوار گھوڑون اوپر — کیا حملہ کفار کی فوج پر
جدہر قوم جاہل پہ حملہ کرین — گریزان ہو کفار گر گر پڑین
جیسا شیر بکریون مین جاکر پڑے — اسیطرح یہ چار یاران لڑے
شجاعت کتین دیکھ شاہ ارم — پکڑنے کو امنکے کیا تب حکم
ولیکن نہ آئے کسیکے یہ ہات — پکڑنا اونھون کو ہوا مشکلات

وہ یارونکو تیرے پکڑ پھندسے | بھی ہتھیار چارونکے لے پھندسے
خجل ہوکے تب ولین حضرت امیر | مدینہ کے جانب چلے دہر کے دبیر
لئے گھر مین دلگیر ہوکر امام | گئی اونکے منہہ پر کی رونق تمام
جو بی بی حنیفہ اتھی اون کی مان | تو مقبول کو دیکھہ بولی تدھان
کہ دلگیر کیون ہی تو میرے پسر | حقیقت تو مجکو سنا سر بسر
کیا عرض مقبول خاتون سے | جو گذری تھی شہ پہ وہ زیتون سے
یہ سنکر کے بی بی نے غصہ کیا | وہین اپنے فرزند کو طعنہ دیا
کہ تیرا پدر ہی علی شہ جوان | مین بی بی حنیفہ ہون تیری امان
ہین کشتی کری شاہ مردانکے ساتھہ | لڑی سات دن اور مین سات رات
ایسے باپ مان کا تو ہوکر پسر | کہ ضرب عورت سے ہو بیخبر
ہمین ایسے فرزند سے آتا ہی عار | کہ اتھوئے عورتکے ہو خوار زار
یہ طعنہ کیا مان نے اونکے اوپر | امیر کے جگر پہ ہوا کارگر
یہ کہکر کے مان نے کیا اونکے خواب | محمد حنیف یون اوٹھے تب شتاب
کیا زین گھوڑے پہ ہوکر سوار | پہنے سلح و سنجوک ہوکر تیار
چلے ساتھہ مقبول کو لیکے تب | قسم کہا کیا عہد ولین یون تب
کہ زیتون چالیس اوسکی کنیز | مین لاؤن پکڑ قید مین اسکو نیز
وہ شاہ ارم کو بھی لشکر کے ساتھہ | فتح کر مسلمان کرون اپنے ہاتھہ

وہ زیتون گھوڑا اوٹھائی ندھان — کہی کون ایہ ہی تو ای جوان

میرے ڈر سے جاوے سو رستم نکل — تو یہان کون آتا ہی میرے پہ چل

اگر مردمی کا ہی تجھہ مین اثر — تو کروا را ول ہی میرے اوپر

کہا اسکو بی بی نے سنکر بحال — کہ ای بے مروت تجھے کیا مجال

کہ مردونکے ہتھیار باندہے کمر — مقابل ہو مردونکے تو آن کر

تجھے ہی یہ لازم کہ چرخہ پکڑ — کاٹے سوت گھر مین رہے بیٹھکر

کہی کس وضع سے پچھانی مجھے — کہ عورت ہون جانی یہ کیونکر تجھے

کہی جبکہ آئی تھی گھوڑا اچلا — رکاب کھائی جنبش و سینہ ہلا

تبھی مین نے جانا کہ عورت ہی تو — عبث مجسے کرتی ہی تو گفتگو

تو زیتون بولی اگرچہ ہون زن — ولے مین ہون مردونکی گردن شکن

یہ کہکرکے شمشیر کو کھینچکر — لگائی وہ بی بی کے سر کے اوپر

بی بی نے سپر پہ لیا اوسکا وار — سپر کاٹکر ہو گیا ہیگا پار

زخم چار اونگل کا سر مین لگا — لہو تب زخم مین سے بہنے لگا

جکر کھاکے بی بی ہوئی گسلمند — تبھی اونپہ زیتون ڈالی کمند

تولاچار ہوکر کہی ذوالجلال — الٰہی میری لاج رکھہ تو اتال

امیر جاتے جاتے کئے تب بچار — لگا کرنے افسوس ہو بیقرار

مبادا امیری مان میرے واسطے — وہ نکلے اکیلی میرے واسطے

زبردست عورت بڑی ہی حریف — کہ بیٹا تیرے شیر کا ہی حنیف
فتح دے اوسے رکھہ تو میری شرم — وگرنہ تو جاتا ہی سارا بھرم
فتح دی خدا نے یہ سنکر دعا — کیا حق نے تب اون کی حاجت روا
اول تیر بازی سے دونون کٹے — بزان کھینچ تلوار ہتھہ مین لئے
امیر کا نہ وار اوسپہ کرتا اثر — نہو وار زیتون کا کارگر
امیر نے کہا تب یہ زیتون کو — پکڑ ہاتھہ میرا کمربند تو
توکر زور گھوڑے سے مجکو اوٹھا — بزانین اوٹھاؤن یہ شرط ہی کیا
زیتون تب کمر مین بزور ہاتھہ ڈال — کیا زور چہرہ ہوا اوسکا لال
امیر نے کیا چست تب زین کون — سنبھالے اپس کو ہی ہر حال سون
بزان ہاتھہ اوسکے کمر مین دیا — پکڑ کر کمر ایک نعرہ کیا
وہین زین سے سر کے اوپر اوٹھا — پھینکا تب وہ زیتون کو ڈر ہوا
پکاری ہی بی بی نے تب زود تر — ای فرزند تو اسکو جلدی پکڑ
اگر یہ زمین پر گرے گی کبھی — تو مین دودہ تجکو نہ بخشونگی
یہ سنکر کے جھیلے امیر نے اوپر — اوتارے اوسے تب زمین کے اوپر
وہ زیتون بولی ای صاحب تمیز — دل و جان سے ہو نہین تمہاری کنیز
مین نے دلین اپنے عہد یون کیا — جو مجکو پچھاڑے وہ خاوند میرا
امیر نے کہا تو مسلمان ہو — شرک اور کفر سے تو بیزار ہو

لگایا وہ کافر نے تب سر پہ وار
زخم پر زخم سے ہوئی بیقرار

کہی یا الٰہی تو رکھ لے شرم
کہ ہوئین تیرے شیرکی مین حرم

اوٹھا وہانسے دہند کا رگرد وغبار
کہ ملنے لگا آنکھ وہ شہریار

فرشتہ فرس کی پکڑ کر رکاب
پہنچایا وہ بی بی کو گھر مین شتاب

ہوا بر طرف جب وہ گرد وغبار
لگا دیکھنے ہر طرف شہریار

ہوئی بی بی غائب سو گھوڑے سنگات
ہوا خوش کہ زیتون لگی میرے ہات

وہین اوسکا لشکر تھا آیا تمام
کہ مجرا کیا آکے سب خاص و عام

لگا کہنے زیتونکو شاہ جہول
کہ ای نازنین اب مجھے کر قبول

کہی اوسکو زیتون کہ ای خبث ذات
کرون کیا بندہے ہین میرے دونون ہات

وگرنہ تو مین دیتی تجکو سزا
تو یہ بات کہنے کا پاتا مزا

وزیرون نے بولے کہ ای شہریار
کہ آئی تیرے دام مین ہی یہ نار

یہ ناچار ہوکر کرے گی قبول
توکر تا ہی کیون اپنے دلکو ملول

کیا آکے اک باغمین تب مقام
گھیرا اسکے اوترا وہ لشکر تمام

وو زیتون اور اوسکی چالیس کنیز
رکھا باغمین شہ نے لا باتمیز

کیا آکے مالن نے شہ کو سلام
کہا شہ نے ای نار کر ایک کام

بوڑہی ہی تو جانے سبھی مکر و فند
یہ عورت جو لایا ہون کر کے بند

توکر میرے خاطر اوسے جا پسند
کسی کہہ سے کر تو اپنے خورسند

یکایک
نمبر ١

یکایک ہوا آکے اونکا ظہور
زمین سے سما تک ہوا شعلہ نور

غرض کی بوڑھی نے کہ ای دستگیر
کہ دیکھے سے تیرے ہوئی دلکو دھیر

وہ فرماتی ہو نہین محمدؐ رسول
اگر دین میرا کرے تو قبول

تو دوزخ مین تجکو نڈالین کبھی
جو کلمہ کہے اپنے دل سے ابھی

وگرنہ تو جلکر تو ہوگی کباب
کرینگے فرشتے تیرے پہ عذاب

جو دیکھی جمال محمدؐ بخواب
فرشتون سے ہونے لگا کم عذاب

تصدق سے کلمہ پڑھی پیرزال
قبولی محمدؐ کے دین کوں فی الحال

کہا تب نبی نے بوڑھی کو تدہان
کہ میری بہو بند مین ہی یہان

اول اوسکو جا بول میرا سلام
بزان بول فرزند سے نیکنام

تو خاطر جمع رکھ اور دلکو قرار
تیرے کو چھڑاوے گا پروردگار

بوڑھی تو کسیطور سے دے چھڑا
تو اسکی جزا تجکو دے گا خدا

یکایک بوڑھیکی گئی کھل جو آنکھ
لگی ہر طرف دیکھنے جھانک جھانک

جو دیکھی تو کچھ خواب کا نہین اثر
ولیکن معطر ہوا اوسکا گھر

جب آیا یقین اس بوڑھیکے تئین
چلی آئی زیتون کنے تب وہین

پہچانی کہ میرا سچا ہی یہ خواب
وہ زیتونکی خدمت مین آئی شتاب

اوسے دیکھ زیتون ہوئی بیقرار
کہ گنتی یہ بیگی جو آتی ہی نار

آتے ہین وہ مالن نے کیتا سلام
محمدؐ کی زبان بس کہی وہ سلام

وزیرون نے دانتون مین انگلی پکڑ
آگے آکے زیتونکی مان کے امان
وزیرون نے کلمہ پڑھا صدق لا
کہ زنار توڑ و گھرون بیچ جا
بنا مسجدین تم گذارو نماز
وہ ساتون وزیرون نے پیشکش
کیا معاف پس اونکو رخصت دیی
کہ جاؤن اگر مین مدینہ منے
بھلا ہی کہ مین بھی امیر پاس جاؤن
یہ کر دمین تجویز ہو گئی تب وان
امیر کی ای یاران سنو یہانسے بات
مدینہ طرف مان کو راہی کئے
چلے جاتے پہنچے کسی جاگے پر
گلستان تھا مثل فردوس کے
چنڈول شاہ کا باغ تھا گل بہا
امیر نے اسی باغ مین جاکے کر
کھائے اسکے میوے بہت پیٹ بھر

دو ہاتھونکو پٹکے ستین باندھکر
کہی اونکو جلدی سے لاؤ ایمان
بزان اونکو زیتون نے یون کہا
بتان توڑ ڈالو کفر دے چھڑا
عبادت کرو مل وضو اپنا سانز
دھرے آگے زیتونکے ہوکے خوش
بزان اوسنے دلمین فکر یون کہی
نہ جانون امیر کے اوپر کیا بنے
پڑے کار اسوقت مین کام آؤن
جو باقی یہان سے رہی داستان
زیتون پاکدامن کے جب باندھے ہات
چلے راہ ملک ارم کے لئے
اتھا باغ یک اوس مکان کے اوپر
لگے اوسمین میوے تھے ہر ذات کے
رکھی تھی وہان فوج بارہ ہزار
لگے توڑ کر کھانے سیب و ثمر
رہے سو اوسی باغ مین بیخطر

مقابل ہوا اسکے گیا سامنے — کہا پہلوان جو کوئی تجھہ کنے
مقابل میرے ہووے وہ آنکر — دیکھوں زور اوسکا مین اسکا ہنر
آیا اون اسکے سے یک پہلوان — امیر پہ کیا اوسنے حملہ تدہان
امیر نے سپر پہ لیا اوسکا وار — اسیکے دو ٹکڑے کیا اسکو مار
جو آتا تھا چلکر کوئی پہلوان — تو ہرگز نہ پھرتا تھا جیتا وہان
چنڈول شہ نے دیکھا یہ لشکر میرا — وہ آکر امیر سے مقابل ہوا
کیا ضرب آکر امیر کے اوپر — ضرب ٹال اوسکی پکڑ کر کمر
اوٹھایا اوسے زین گھوڑے سے تب — امیر نے کہا یون وہ بیدین سے سب
کہ دین محمد کو جلدی قبول — ولے نہ تو ہوتا ہے در خاک دہول
پڑھا اوسنے کلمہ کو توڑا زنار — صدق سے چنڈول شاہ ہوا دیندار
پوچھا نام کیا ہی تمہارا بتاو — ارادہ کدھر ہی سو مجکو سناو
محمد حنیف نام اپنا کہے — میرا قصد شاہ ارم پہ جو ہی
چنڈول شاہ بولا کہ مین بھی چلون — کرون جانفشانی و مارون مرون
امیر نے کہا مین نے کھائی قسم — اکیلا کرون فتح شاہ ارم
چنڈول شہ سے رخصت ہوے محترم — چلے پھر وہین ملک شاہ ارم
انگین تھا وہ مقبول پیچھے امام — چلے جاتے رستہ مے جلدی تمام
سو اوس روز آتے ہی فقر یہ پری — امیر کو پکار اور خبر یون کری

دئے ساتھ مقبول کے بول کر
کہا اسکو مقبول نے دستگیر
غضب کھائی گھوڑیپہ اسوار ہو
غضب سے وہ گھوڑا اوٹھائی ہوئے
امیر نے بھی نیزہ اوسیکا پکڑ
گھوڑے پر سے اسکو اوٹھا کر لئے
اوسے تب سو مقبول نے باندھکر
گئے شہر مین جہان تھا اونکا محل
امیر کے اوپر سب گئے جانفشان
ہمارا وہ تھا شاہ انکا پدر
دونو بہنان آپہی رہین راجکر
ظلم کرنے لاگین ہین ہونے ہراس
رعیت سو بھاگی ہوئے گھر اوجاڑ
امیر نے پوچھا کہاں وہ عمران بتاؤ
عرض یون کئے وہ ہین کوئے بھتر
دو روٹی او راک کوزہ پانی مدام
امیر سنکے آئے اوسی چاہ پر

دونو ہاتھ مضبوط اسکے جکڑ
بڑی بہین نے دیکھ اسکو اسیر
وہین آ امیر کے ہوئی روبرو
امیر پہ سو نیزہ چلائی ہوئے
کمربند مین اوسکے ہاتھ ڈالکر
بھی مقبول کے وہ حوالہ کئے
چلے آگے دونونکے تئین وے پکڑ
آئی سب رعیت بھی باہر نکل
عرض کی امیر سے کہ ای مہربان
کیا اوسنے دار الفنا سے گذر
بھائی اپنے عمران کو آخر اجکر
کرین اسطرحکا ستم بیقیاس
بڑی سخت بہنا دونون نابکار
کہان قید مین وے اونھین بھوکھ کو
وہ عمران کو رکھا انھین قید کر
ملے اسکے تئین ای شہ نیکنام
پکارے کہ عمران کیا ہی خبر

اگر وے مریں تو مٹے سب خلل | میری پادشاہی کا ہووے دخل
محمد حنیف نے کہا زود تر | چلو ہوکے تیار انکے اوپر
سو عمران کر فوج جمع قلیل | امیر کو لئے ساتھ ہادی سبیل
چلے کوچ در کوچ اونکے اوپر | وہ ساتون وزیرونکو پہنچی خبر
کہ محمد حنیف کو لے عمران ساتھ | وہ لڑنیکو آیا ہمارے سنگات
وے ساتون بھی آکر ملے ایکٹھار | جمع کرکے فوجان ہوگئے سب تیار
پہنچا شاہ عمر انکا لشکر وہان | طبل جنگ کا حکم کیتا تدہان
اودہر سے وہ لشکر بھی تیار رہو | ہوا شاہ عمران کے روبرو
لگے جنگ ہونے سو غم شان کے | لگی فوج ہٹنے سو عمران کی
محمد حنیف نے لے تلوار کو | لگے مارنے فوج کفار کو
کئی مار ڈالے تھے کافران | لگا بھاگنے انکا لشکر تدہان
وہ ساتون وزیرون نے عمران سے | ملے شاہ ہمکو بچالے کہے
سو عمران ساتونکو ہمراہ لے | ڈالا لاکے قدمون اوپر شاہ کے
امیر نے کہا اونکو کلمہ پڑہو | وگرنہ تو جینے سے تم ہاتھ دہو
سو ایمان لاکر وے کلمہ کہے | وے ہو دست بستہ سو آکر کھڑے
امیر نے کہا تم اطاعت کرو | سو عمر انکی خدمت کو دلپر دہرو
وزارت تمہاری کیا سب بحال | زر و مال دیکر کرے گا نہال

وہ لشکر نے سنکر کئے سب ڈہل — گئی شور تونکے پڑے وہان حمل
سنا شہ ارم جب وہ نعرہ امیر — لگا پوچھنے تب بلا کر وزیر
یہ کسکا ہی نعرہ بتاؤ مجھے — خبر سانچی اسکی سناؤ مجھے
وزیرون نے ملکر عرض یون کئے — کہ محمد حنیف نے یہ نعرے کئے
کہ زہتون نے عرض کی تھی تدہان — کہ محمد حنیف کو ہین ماری بجان
غلط تھا جو زہتون نے یہہ کہا — کسیطور سے ہی وہ جیتا رہا
تمہارے سے آیا وہ لڑنے اوپر — نعرہ مار تجکو کیا وہ خبر
وہ سنتے ہی شاہِ ارم ہو سوار — سبھی فوج لے ساتھہ ہو کر تیار
کھڑا ہوکے میدان مین صف باندکر — امیر بھی وہین اپڑ گھوڑے کو کر
پڑا اسکے لشکر مین جون شیر نر — لئے ہاتھہ شمشیر کو کھینچکر
لگے مارنے فوج کفار کو — گرانے لگے پیادے اسوار کو
گیا دن لڑائی مین سارا تمام — گذر کر گیا دن ہوا وقت شام
سو مقبول کن آکے اوترے امام — دئے اپنے گھوڑیکو دانہ ندام
وہ لشکر کیا اپنی جاگہہ مقام — دانہ گھانس گھوڑونکو دیکر تمام
یون القصہ ہر روز اسطور جنگ — محمد حنیف نے کئے بید رنگ
بہت پہلوان اونکے مارے امیر — وزیران کہے شہ ارم بینظیر
کہ ہر روز لشکر تیرا ہووے کم — محمد حنیف پہ نہ لاگے زخم

[illegible]

پوچھی آکے مقبول کو کہان امام ۔ بولا شہ کے اوپر بہت اژدہام
نہین مجکو معلوم اونکی خبر ۔ گئے ہین وہ لڑنے اونھونکے بھتر
کیا اژدر گھوڑے کو زینون نے ۔ آئی زود تر اوس کو ٹیکے کنے
وہ لشکر نے زینونکو دیکھکر ۔ کو اچھوڑ بھاگی وہ ادہر اودھر
چالیسون کنیزان بھی پہنچی وہین ۔ اوتر کرکے گھوڑے سے اوسوقت ہین
کوئے بیچ سر ڈال بولی پکار ۔ امیر کیا خبر ہی کہو آشکار
یہ باندی تمھاری بھی پہنچی شتاب ۔ کوئے سے شتابی دیو تم جواب
میرے پاؤن ٹوٹے نہین مجھین حال ۔ کہ میں طور سے مجکو جلدی نکال
وہ زینون کر جمع چالس کمند ۔ سپہ کو وہ باندھی ہی کر خوب بند
کوئے بیچ ڈالی وہ بولی تدہان ۔ کہ میں طور بیٹھو سپر کے عیان
امیر نے دو کنہیان اسی بیچ ڈال ۔ سپر مین وہ آڑے ہوکر سنبھال
کئی زور زینون ایا تمام ۔ اوٹھا نا سکی اور کہی یا امام
میرے زور سے تم نکلتے نہین ۔ بہت زور کرتی پر ہلتے نہین
امیر نے کہا تب کہ چالس کنیز ۔ سو وے اور تم زور کرو ملکے نیز
خدا یاد کرکر کرو زور ایک ۔ اور کھینچو مجھے تم کنارے پہ لیک
بموجب کہے کے سبھی اہل سنبھال ۔ محمد حنیف کو کوئے سے نکال
ڈالی چارپائی پہ مقبول پاس ۔ امیر نے پھر اوسوقت لیے ٹھنڈی سانس

نکلنا زینون و محمد حنیف

[illegible]

علاج

[illegible]

علاج ہاتھ پاؤں کا کر پھر کے آئین
امیر نے کہا ملک عمران کا
میری چار پائی وہاں لیچلو
کریگا وہ خدمت دل وجان سے
یہ سنکر کے زینتوں عالیوقار
وہاں ملک عمران پہ یک غنیم
او دہر سے بھی عمران اسوار ہو
مقابل ہوئی فوج دونونکی جب
سنا ہونہین اتنو مسلمان ہوا
یہ سنکر خبر چلکے آیا ہونہین
ولے دلین میرے یہ آئی ہی بات
دونون لشکرونمین لڑائی ہوئی
میری فوج تھوڑی ہی ل پیچ لا
مقابل ہوا کرنے لاگا وہ جنگ
لگا کھینچنے تب وہ لاچار ہو
اسیوقت پہنچے امیر آن کر
دیکھے تب کہ عمران پر وقت تنگ

اچھا ہو کے لڑنیکو اونپر سو آئین
کہ نہ دیک ہی دوست دل جانکا
سو عمران سے جلد کرکے ملو
کراویگا دارو حکیمان سے
امیر کو چلی لیکے وہ ایکبار
وہ لڑنیکو آیا تھا چلکر زہیم
ہوا فوج مقہور کے روبرو
کہا شاہ مقہور نے اوسکو تب
محمد نبی کا تو کلمہ کہا
بڑی فوج بھاری سو لایا ہونہین
کہ ہم تم سو دو دو کرین ملکے ہات
جو مارے کرے پادشاہی وہی
سو عمران اسوار ہو کر چلا
کمندمار عمران پہ بید رنگ
کہا یا الٰہی مددگار رہو
درد پانو نہین تھا بڑا سخت تر
تھے بیمار خود اور اس سے ہی جنگ

وہاں
نمبر ۲

وہاں عاقبت مین کھو گے سو کیا
کہ فرما گھڑی بھر ابھی دور ہو
سو تنہا محل مین رہے تب امام
وہ کرتے تھے محمد حنیف آہ آہ
سو اوس روز قبر پر آئے جلدی
نکھین کیا کہ آواز آتی نہین
امیر کی خبر تو شتابی سے لا
اندر جا کے مقبول دیکھا وہین
وہ مقبول رونے لگا تب پکار
اوٹھا شور و غوغا وہان پر سو آئے
کہ آزاد زینون نے چالیس کنیز
تو جا اپنے گھر کو خبر جلدی کر
مین کیا منہ دکھاؤن کہ سسرال مین
کہا اونکو سمجھا کے مقبول نے
کرینگے وہ سب پیار ہین اوپر
تو خاطر مین زینون کے آئی ثبات
مقبول نے بھی دستار و نعلین کو

میرے پر یہ خطرہ ہی بے انتہا
مجھے درد بھاری ہوا مو بمو
نکل باہر مقبول و زینون تمام
ہوا حال اونکا بہت سا تباہ
مع کھاٹ شہ کو گئی لے اوٹھائے
سو زینون بولی وہ مقبول کتین
کہ آواز آتی نہین ہی سو کیا
شہنشاہ حجرے کے اندر نہین
زینون سنکے دوڑی وہین آہ ماں
لگے لوگ کرنے بہت ہائے ہائے
بلا پاس مقبول کو اپنے نیز
مین جاتی ہون تنہا سو جنگل پکڑ
جنگل مین مرونگی سو ہر حال مین
کہ چل ساتھ میرے مدینہ منے
امیر کی وہان سے ملے گی خبر
چلی تب مدینہ طرف پاک ذات
چلا اونکے ہمراہ وہ زینون کو

پوچھا تب تو مقبول کو سب نے آ — حقیقت بیان وار ساری سنا
سو مقبول بولا انھون سے بیان — کو پہین گرے اونکے ٹوٹے دو پاؤن
وہان سے بھی لائے تھے عمران کنے — بمعہ کھاٹ غائب ہوئے گھر منے
مین دستار و نعلین لاکر وہان — نشانی بتانے کو آیا یہان
کہے تب خلیفہ عمر بن خطاب — کہ ای شاہ مردان علی بوتراب
نہو ولیکن غمگین تمھارا پسر — موا نہ ہی جیتا سنو سربسر
چلو روضہ مصطفی کے حضور — وہانسے بشارت ملیگی ضرور
آسی مرتضی کے وہ خاطر مین بات — گئے تب وہ روضہ مین یارونکے سات
علی نے وہان استخارہ کئے — نبی مصطفی نے بشارت دئے
ہوا حکم اونکو زروضہ شریف — کہ جیتا ہی ابتک محمد حنیف
کہ قبر پہ کی بنت شاہ پری — سمندر سے اودھر لیجا کر دھری
وہ مقبول لایا ہی زینونکو سنگ — اوسے جاکے بولو علی بیدرنگ
حکم ہی کہ جاؤ سمندر کے پار — محمد حنیف کو لے آ ایکبار
دو بیٹے تمھارے علی ساتھ دو — عمر بیک بھی اونکے ہمراہ دو
تعینات اوسکے کرو تم سوار — کہ اصحاب میرے سو بارہ ہزار
سلاح اس حنیف کا پہنا کر تبھی — محمد حنیف اوسکو بولو سبھی
زنانہ لباس اور زیور چہ زر — دیو تم اوسے نیچ صندوق بھر

سرا پرده اندر جو جانے لگے
عمر بھی کھڑے ہو کے انکے آگے

کہا تم سو جاتے کہان کون ہین
بغیر از حکم تمکو جانے نہ دین

عمر کو کہے دونو شہزادگان
کہ ہین ہم سو زیتون کے دیوران

ہمارے یہے اونکو سو پرده نہین
منع کیون توکرتا ہمارے تئین

کہا حکم جبتک ہین اونکا نہ لون
کہ ہین کسکو گھر بیچ جانے نہ دون

کھڑے رکھہ وہان پر کے دونو ولی
کہا جا کے آتے ہین ابن علیؑ

اگر حکم ہووے تو آوین حضور
وگرنہ توکرتا ہوئین اونکو دور

عمر سے کہی اونکو جلد آنے وو
تو لے ہین اونکے مزاحم نہ ہو

عمر نے کہا اونکو تب آن کر
بلا شبہ جاؤ تمہین گھر اندر

دونو بھائی خیمہ مین گئے خوشخرام
زیتونکو ادب سے کئے جا سلام

ملی اونسے زیتون خوشدل ہوئی
دونو دیورونکو سو بیٹھو کہی

رہے رات ساری او سجائے پر
کئے کوچ وہان سے بوقت فجر

چلے کوچ کر کر مدینہ سے وے
اودھر روز جاتے سمند رکے پے

کہ میعاد کا قلعہ اور شہر ور
دکھائی دیا دور سے پیشتر

قلعہ پر جو بیٹھے تھے دو دیدبان
مدینہ کیجانب دیکھے ناگہان

دیکھا یک سو پیدا ہوا تب غبار
دیکھے او سنے اسوار بارہ ہزار

کیا جاکے سلطانکو وہ سلام
کہا یون کہ لشکر بہت اژدہام

یہہ کہکر لگایا وہ شمشیر کون — لگی اونکے سر پہ بڑی زور سون
کلاہ کٹ گئے سر مین ہوا زخم جاے — گھوڑیسے ڈہلکے سو تب شور اے
عمر دوڑ گھوڑے کی پکڑا لگام — گئے لیکے لشکر مین جلدی تمام
غضب کرکے زیتون گھوڑا اٹھاے — گئی شاہ میعاد کے پیشوا ے
بولا شاہ میعاد ہی کون تو — تیرا نام کیا ہی مجھے بول تو
کہ ہی نام میرا محمدؐ حنیف — مین آیا ہون یہان از مدینہ شریف
کہی اوسنے حملہ میرے پر کرو — نہ ارمان کچھ اپنے دل مین دہرو
کہے ہم تو اول نہ کرتے ہین وار — کہ جبتک کہ بیکانہ کھائینگے وار
لگائی وہ میعاد نے زود تیغ — لگی وہ سپر پہ گئی ٹوٹ تیغ
رہی موٹھہ تلوار کی ہاتھہ مین — مار اپھینک اوسکو اوسی غصہ مین
پس آخر گرا وہ زمین کے اوپر — اوٹھایا عمر نے اوسے دوڑ کر
عمر کو کہا تب سو میعاد یون — پیادہ لیا کیون میری موٹھہ کون
مین اس موٹھہ پر لعل ہیرے جڑے — جڑت بیش قیمت کے اسپر جڑے
عمر نے کہا جو پڑی ٹوٹ کر — وہ ہی حق میرا لیو نہین لوٹ کر
زیتون بولی پیادیسے منکر ذکر — گھوڑیسے اوتر مجھے کشتی تو کر
یہہ سنتے ہی اوترا وہ گھوڑیسے دو — وہ زیتون بھی اوتری اوسیوقت کود
لگی ہونے دونون مین کشتی جو — پچھاڑی ہی زیتون میعاد کو

کہا تب ابی میعاد چل اوس اوپہ
وہ میعاد نے فوج اپنی چڑھا
دونون فوج ملکے جاتی گدام
کیے دیدبانون نے اوسکو نظر
مسلمان کی لے فوج بارہ ہزار
وہ دیراج عادی کو بولا خبر
کہا پھر وہ دیراج اونکو سنبھال
کہے ساتھ اوسکے ہین بارا ہزار
یہ سنتے ہی دیراج ہوکر تیار
مقابل ہوا انکے لشکر کے تب
پہلوان دیراج عادیکا آئے
کہ رنیکو بھیجو میرے روبرو
حکم تب ہوا شاہ میعاد کون
سو میعاد نے جاکے مارا اوسے
جو آتا کوئی شاہ میعاد پہ
سو وہ ہست شیسے متعاد کے تب وہان
وہ دیراج بھی سوار ہو فیل پر

کہ اوسکو مسلمان کرون زود تر
ملک پہ اوسکی سو دیراج تھا
گیے ملک دیراج کو خوش خرام
کہ میعاد آتا ہی چلکر ادہر
پیچھے اوسکے آتی ہی ہوکر سوار
کہ میعاد آتا ہی تیرے اوپر
کہ آمے یہان اوسکی کیا ہی مجال
مدد کو لے آتا ہی وہ دیندار
چلا فوج لے اپنی ہو بیقرار
کھڑا اونکا لشکر بھی صف باندہ جب
کھڑا ہو وہ میدانمین یون کہا گے
پہلوان جو کوئی تمھارے ہین ہو
کہ کر جنگ اس لشکر عادسون
ضرب ایک ہی سے پچھاڑا اوسے
سو جیتا نہ ہرگز وہ جانا اودہر
نہ آتا ہی اوسپر کوئی پہلوان
وہ آنے لگا شاہ میعاد پر

وہ

وہ ہر سال آتا ہی میرے اوپر
اگر وہ سُنیگا ہوا دیندار
کبھی اب کرو اوسکے اوپر مُہم
تینوں لشکران کوچکر کروہان
قلعہ پہ سے کیتی نظر دیدبان
پیچھے اوسکے میعاد کی فوج ہی
کیا عرض جاکر قہرباد سے
ہی ہمراہ اسکے سو میعاد بھی
وہ لشکر سو جلدی سے تیار ہو
دونوں لشکران تب صفان باندھکر
سو دیراج عادی نے لیکر رضا
پہلوان بھیجو کرے آکے جنگ
قہرباد کی فوج سے اک جوان
کیا آکے حملہ سو دیراج پر
سو دیراج مارا ہی اسکو وہان
مقابل بھی اُسکے جو ہوتا اتھا
قہرباد نے باندھا اپنی کمر

مین بھیجتا ہون دیکے اوسے مال کو
بھی چھوڑیگا مجکو وہ ہر آئین مار
ملاؤن تیرے سے اوسے کر زم
ملک پر قہرباد کے بیگمان
دیکھی فوج دیراج کی کو تدہان
بھی اسلام کی فوج در موج ہی
کہ آتا ہی دیراج دلشاد سے
مسلمان مدد کرنے آیا سبھی
جمع فوج آکر ہوئی روبرو
ہوئے مستعد جنگ پر آن کر
کیا جاکے میدان مین یون ندا
میرے سے لڑنے آکے وہ بیدرنگ
سو دیراج عادی پہ آیا وہان
لیا زور و حملہ سپر کے اوپر
پہلوان پر پشت گھوڑے سے جان
سو بیشک اپنی جان کھوتا اتھا
چلا کر غصہ شاہ دیراج پر

پڑھے تینون کلمہ مسلمان ہوئے ملے آکے زیتون سے رخصت لئے

سراپا انہین دیکے رخصت کیا جاؤ ملک اپنے ہین یون کر کہا

تھوڑے دنکے بعد از ملونگا تمہین خدا کو سبھی ملکے سونپو ہمین

جہازون اوپر ہوئے پس مے سوار بمعہ فوج اسوار بارہ ہزار

کیا نا خدا نے سو آ التماس کہ یک راہ نزدیک ہے بہت پاس

کہ چالیس دنمین جہازان لگین ولے سات عادی ہین اوس راہ مین

جہازان کسیکے جو جاوین وہان تو وے سات عادی ڈباوین وہان

کہے گر وو آوین سمندر کے باب پکڑ مچھلی دریا کی کرتے کباب

ہے یک راہ دیگر سو شہنشاہ کی چلین جسطرف ہون تمہاری خوشی

کہے خوب چالیس دنکی جو راہ اوسی راہ جانا ہمین خواہ مخواہ

جو القصہ کھولے اونمین بادبان کہ دریا مین کشتی کئے سب روان

کہ دریا کے اندر اتھا اک پہاڑ لگے جا جہازان سو اوسکے کنار

کہا نا خدا نے سو تب آن کر ساتون عادی سوتے ہین اسکے اوپر

کہی تب جہازان کنارے لگاؤ بڑان کہان سوگئے ہین مجھے تم بتاؤ

لگا ہی جہازان اوسی کوہ پہ جہازون سے اوترے ہین ہو کے نزدیک تر

سو تے دیکھے عادی وے اوپر پہاڑ دیکھے ہین گلے مین اونھون کے زنار

کہی جا عمر تم تو جلدی جگاؤ میرے ساتھ لڑنے کو اونکو لے آؤ

جہازون

جہازونپہ بیٹھی وہ زیتون تبھی
گئے وے جہازان سمندر کے پار
ساتون جادیونکو تو رخصت کئے
لگائے وہان پروہ خیمے تمام
خبر شہ پری کو وہ پہنچی تدہان
وزیرہ کو کہا جا خبردار ہو
وزیرہ بھی چلا وہانسے آیا یہان
عمر بھی کھڑا ہو مزاحم ہوا
پری ہون ہمارے پردہ نہین
ہین شاہ پریکا جو ہونگا وزیر
عمر نے کہا تو کھڑا رہ یہین
عمر نے عرض کی یہ خیمہ مین جا
زیتون نے غسل کرکے کپڑے نکال
لگا کر وزیرہ اوسکے ہمراہ ہو
چھپائی نہین چادر اوڑہے سر تئین
گیا جاکے شاہ پری کو سلام
زیتون پاکدامن ہو مصطفے

وہ ہمراہ ہوئے ساتون جادی سبھی
اودہر کے لگے جاکے دریا کنار
اوترکر کنارے پہ ڈیرے دئے
او سبجائے اوترا ہی لشکر تمام
کہ آیا مدینہ سے لشکر یہان
بلا لا تو اوسکو میرے روبرو
لگا جانے خیمے منے بیگمان
وزیرہ نے اوسیکو سو یونکر کہا
تو کیون روکتا ہی ہمارے تئین
بلانے کو آیا ہون ہوکر دبیر
حکم لا بلاؤن تمہارے تئین
وزیرہ شہ پری کا کھڑا ہی جوا
لباس اپنا پہنا زنانہ بحال
گئی شہ پری کے وہین روبرو
ملی جاکے زیتون ننگے سر تئین
پوچھا اوسنے کیا ہی شنا تیرا نام
مجھے بھیجے ہینگے علی مرتضے نام

کرے حقتعالے جو اپنا کرم — ہووے تین پٹی بین چنگا زخم

سو پریون نے سنکر لایا زود گھاس — وہ باندہین زخم پہ وہین آس پاس

بزان تین دنکے باندہی دوسرے — چھہ دنکے پیچھے پھر پٹی تیسرے

نوین دن زخم کھول دیکھین وہ کیا — زخم اتنی مدت مین اچھا ہوا

لگا ہڈی ہڈی سے مل گوشت گوشت — اوپر سے بھی پیدا ہوا اسکو پوست

چہل روز زینون کی وہان مقام — امیر کو غذائین کھلائی تمام

آئی تنین طاقت چڑہا منہہ پہ نور — ہوئے فربہ تن اور ہوا درد دور

لاؤ پیکر اسکی پٹی بناؤ — جنن کہ زخم کے سوا اوپہ لگاؤ

جیسا پیشتر تھا امیر کا بدن — ہوا اس سے موٹا وہ اونکا بدن

وہین شہ پہ ی سے وہ رخصت ہوا — بہت اسنے تحفہ وہ ہدیا دیا

امیر نے بھی ہتھیار سب باندہکر — زینونکو بٹھائے وہ پردہ اندر

جہازونپر اسوار ہوکر سے چلے — ساتون عادیون سے وہ جاکر ملے

محمد حنیف عادیان دیکھکر — پوچھے کیا بلا ہی کہو یا عمر

عمر نے کہا یا امیر جہان — زینون نے پچھاڑے ہین سب دیان

مسلمان کئے ہین لائے دین مین — یہ آئے ہین ملنے تمہارے کنین

محمد حنیف تب سو حیرت رہے — کہے یا خداوند ارض وسما

زینونکو عجب تو نے بخشی ہی زور — ایسے ہی کتونکے وہ پنجہ مروڑ

کروگر رضامند میرے تئین
کہ یہ بات ہرگز کرو نئین نہین

عمر کو بٹھائے جہازان اوپر
چلائے جہازان اوسیوقت پر

دریا پھر کے آئے جبھی شہر پاس
کنارے لگے آکے تب آس پاس

اوتر کر جہازونسے کئے وہان مقام
قہرباد کے شہر مین والسلام

قہرباد آیا یہ سنکر خبر
امیر پھر کے آئے بفتح و ظفر

کیا اوسنے دیدار کا آسوال
پوچھے یا عمر کیا یہ کرتا ہی قال

عمر بولے زیتون پچھاڑی اسے
کفر توڑ باہر نکالی اسے

کیا تھا عرض آن اپنا جمال
دکھاؤ تم ای صاحب باکمال

کیا ہی پھر آئینکا انسے قرار
دکھادو تمہین اسکو اپنا دیدار

امیر اپنا دیدار اسکو دکھائے
سر و پا منگا کر اسیکو بندھائے

بہت پیشکش اور بہت مال وزر
امیر کی کیا اسنے لاکر نظر

قبولا امیر نے زر و مال کو
کیا اوسکو رخصت سو خوشحال ہو

عمر نے قہرباد کے ساتھ جا
کہی کانئین اوسکے یہ بات جا

نرکھہ تو خیال اپنے خاطر شریف
کہ مجکو پچھاڑے محمد حنیف

بجے تجھہ پچھاڑا وہی اسکی زن
یو خاوند ہی اوسکا سو شمشیر زن

کہا تب عمر نے اسیکو وہین
کہ لیکر چلے اوس مدینے کے تئین

گئی تھی امیر کے وہ لانیکے تئین
لی آئی چلی اب مدینہ کے تئین

دیا

دیا اوسنے مہران سو چالیس ہزار | عمر کو کیا خوش ہوا دیندار
عمر ڈال زنبیل مین لے چلے | سو لشکر مین اپنے وہین جا ملے
چلے کوچ در کوچ لشکر صحاب | سو میعاد کے ملک پہنچے شتاب
وہ سنتے ہی میعاد آیا دوڑکر | کیا شہ کو مجرا اوسنے آنکر
وہ آتے ہی دیدار مانگا وہان | امیر اسکو درشن دکھایا وہان
رکھے پھر جو ہدیے اسنے لائیکر | امیر نے قبولے وہ خوش ہوئیکر
دے سرپاؤ پوشاک میعاد کو | کہا اسکو رخصت اسیوقت دو
عمر بھی گئے اوسکے دربار تک | کہا کانہین اوسکے ہوکر الگ
جسنے تجھہ پچھاڑی وہ عورت اتھی | یہ خاوند ہی اوسکا سنو مجھہ سستی
کیا وہین افسوس میعاد نے | نکر یہ ذکر یا عمر کسکے کنے
عمر نے کہا تب سو میعاد کو | اگرچہ کرے دل میرا شاد تو
اگر تو کریگا نذر مال و زر | رکھون لاج تیری سومین نہاکر
عمر کو دیا مال دو سو مہر | چلا ڈال زنبیل مین تب عمر
چلے آئے جلدی امیر سے ملے | امیر بھی وہانسے وہین اوٹھہ چلے
بزان پہنچے وے سب ہی جلسے پہ | کیا اوسنے بھی وہان مقام آنکر
سو یک راہ جانب مدینہ کو تھی | وہ یم راہ شاہ ارم کو ملی
سفر کا وہانسے کیا جو حساب | برس سات گذرے تھے اندر حساب

اور برسے محمد حنیف ہو سوار — مقابل ہوا باندہ صف با قرار
برس سات گذرے کہ اسنے ادھر — نہ جانے خدا کب بچاوے ادھر
اوتھے خاص اصحاب کے جو جوان — مارے شہ ارم کے بہت پہلوان
امیر کیطرف کا مرے پھر نکوے — مرے اوسطرف کے سبھی سوار ہوے
کیتے دنتلک یونہی ہوتی تھی جنگ — دیکھا شہ ارم ہو چکا جب یہ رنگ
کہا شہ ارم فوج کو تب پکار — اوٹھو ملکے یکبار سب ایکٹھار
سو لشکر نے حملہ کیا ایکبار — بڑا غل مچا اور ہوا شور و شار
محمد حنیف بھی وہان کھینچ تیغ — لگے مارنے فوج کو بیدریغ
چلے اکطرف سے ہیں عمر علے — لگے مارنے فوج طالب علی
زبیتون پاکدامن بھی ہو کر سوار — کری فوج کفار بھی کارزار
ستھے مار توڑے کئی کافران — زمین پر ہوا خون ان کاروان
ہوا جنگ ایسا کہ گھمسان وہان — صحابی کھڑے تھے جہلنکے تہان
اتے مین جو وارد ہوا وقت شام — وے دو لشکر ونچے گیا وہان مقام
یہ شاہ ارم تب کیا ہی شمار — مرے اوسکے لشکر سے پینسٹھہ ہزار
امیر کیطرف کا نہ کوئی موا — مگر اک صحابی سو زخمی ہوا
اور زخمی ہوئے انکے کتے جنے — ہوئے تھا اوسدن سو کتنے جنے
بلا کر وزیرو نکو شاہ ارم — کرو مصلحت اب رہے کچھ شرم

محمد حنیف کو خندق سے نکال ۔۔۔ کیے انکو اسوار گھوڑے پر اتال
وہ زیتون بھی اور عمر و علی ۔۔۔ ملے آ کے اوس وقت طالب علی
آتے ہی صبح آ ہوا آشکار ۔۔۔ کھینچے شاہِ مردان علی ذوالفقار
اوٹھا کر کے ڈلدل کھڑے زین جا ۔۔۔ مارے فوج کفار بے انتہا
امیر کے جو گھوڑے تھے لشکر و مال ۔۔۔ ہوئے جبکہ شمخو نہین پائمال
اول اپنے اصحاب کو کر صحی ۔۔۔ سلح باندہ گھوڑونپہ بیٹھے سبھی
ملا دیکھ لشکر سو اسلام کا ۔۔۔ ڈرا شہ ارم وہ پریشان ہوا
بھاگا دو سو اسوار سے وہ نکل ۔۔۔ مسلمان ہوا وسکا سارا وہ دل
یہان شادیانے فتح کے بجائے ۔۔۔ ہوئے قلعہ داخل کہ جو فتح پائے
کہا یون علی نے عمر کو وہین ۔۔۔ دیکھو شہ ارم ہے کہ بھاگا کہین
عمر یک بیک جلدی وہانسے چلے ۔۔۔ جا بستہ ہین شاہِ ارم کو ملے
جہان شہ ارم کے برادر تھے چار ۔۔۔ ہر اک ملک اپنے کا تھا شہریار
جو املاق عادی اونھو نکا تھا پیر ۔۔۔ چلا شہ ارم اس کنے ہو اسیر
پہنچا جا کے اوس ملک کے عادیہ ۔۔۔ بیٹھا باغ مین جا اسپ سے اوتر
رکھا سر پہ ٹوپی ہو غائب عمر ۔۔۔ بیٹھے اوسکے نزدیک وہان جا کر
بھیجا شہ ارم نے وہانسے سوار ۔۔۔ کہ املاق عادی کو جا آشکار
کہ شاہِ ارم جو تمہارا مرید ۔۔۔ بلایا ہے تمکو بشوقِ مزید

کہا ای برادر یہ ایسی بلا | دتی میرے پیچھے اونھون نے لگا
تب املاق بولا کہ جانے نہ پاے | پڑی شور پیادے عمرو پر جو آئے
بھی وو ڑے پکڑنیکو لوگان سبھی | عمر نے رکھی سر پہ ٹوپی تبھی
ہو غائب کتونکی تو بگڑی او ٹھاے | چلے وہانسے مولا علی پاس آئے
غرض ہوکے شاہِ ارم تب نراس | گیا بھاگ کر بھائی عادیکے پاس
عمر نے حقیقت کری سب عیان | نزد شاہِ مردان علی کے بیان
کہ شاہِ ارم چھوڑ شہر و دیار | گیا اور سرحد مین ہو بیقرار
ہین اوسکے برادر وہان یا علی | بڑا زور ہی اور ہی مہ بلی
علی نے کہا تب نقارہ کرو | جہان وہ گیا ہی اودہر کو چلو
فجر کو چلے کوچ در کوچ شاہ | پہنچے ملک املاق کو مہر و ماہ
وہ شاہِ ارم کو بھی ہمراہ کر | کھڑا آکے میدانمین صف باندہ کر
ادہر سے بھی لشکر نمودار ہو | بھی گھوڑے پہ پلاق اسوار ہو
کہا آکے میدانمین یون پکار | کہ زیتون آوے میرے روبکار
یہ زیتون سنکر علی سے کہی | اگر ہو اجازت تو جاؤن ابھی
علی نے کہا تب رسم یہ نہین | کہ لڑنے کو بھیجین سو عورت کہین
کہی تب کہ میرا اچھا ہی یہ شاہ | بہت فخر و رہی بہت عز و جاہ
یزدان اسکو حیدر کیا تب امر | مقابل ہوئی اسکی جا زور زر

کہا میں نہ کلمہ کہوں زینہار
اگر مجکو جانسے بھی ڈالیگی مار

پٹک کر سو زہیتوں ای بید زیغ
ماری کھینچکر اسکی گردن پہ تیغ

جدا ہو گیا تن سے اسکے بھی سر
جہنم کو پہنچا وہ کافر مگر

دیکھا شہ ارم نے کہ بھائی موا
وہاں سے بھی زودی روانہ ہوا

کہا ابتو میرے پہ آئی بلا
برادر دویم کے ملک کو چلا

وہ لشکر بھی املاق کا تب ڈرا
صدق لاکے دلسے وہ کلمہ پڑہا

بجے شادیانے فتح کے تمام
علی نے کیا اوسجگہہ پہ مقام

بلاکر عمر کو کہے زود تر
کہ شاہِ ارم کی لے آؤ خبر

پیچھے بادشاہِ ارم کے عمر
ٹوپی سر پہ رکھکر ہو غائب عمر

عمر بھی چلے وہاں سے ہو تیز گام
ملے شہ ارم سے وہ فرخندہ فام

چلا جاتا ملتا دونوں اپنے ہاتھ
دیکھے کیا کہ ہی سا تا سوار ساتھ

پہنچا بھائی کے وہ شہر کے کنے
اوتر کر کے بیٹھا وہ بستان منے

بھیجا بھائی اپنے کو وہانسے خبر
کہ آیا ہی شاہِ ارم بھاگ کر

وہ بھائی بھی سنتے ہی بقیل و قال
بولا شہ ارم کو کہ کیا ہی احال

کہا بھائی مجھ بول کیا تجھ ہوا
تیرے پر نپٹ حال کیسا ہوا

کہا شہ ارم اپنی بیٹی کا دکھ
کہ بیٹی نے کھویا میرا سارا سکھ

مسلمانوں کو مجھپر سو لائی چڑھا
لیا ملک میرا انھوں نے چھڑا

لگے ہر طرف حرب کرنے وہان موئے اسطرف کے کئی پہلوان
بہائی شہ ارم کا غصہ سے چلا آیا آپ زنین گھوڑے پیر چڑھ
کہا اور مجکو نہین کس سے کار زیتون آوے میرے ابھی روکار
حکم لے کے زیتون چچا پر گئی کہی کیون بلایا تو مجکو صبی
کہا اوسنے کیون تو مسلمان بلائی پدر کو ملک سے تو کیونکر بھگائی
چچا اپنے املاق کو مار کر تو آئی ہی چلکر کے میرے اوپر
یہ کہکر کیا وار زیتون پر زیتون نے لیا وہ سپر کے اوپر
کمر بند مین اوسکے تب ہاتھ ڈال اوٹھائی اوسے اپنے سر پر بحال
کہی دین احمد کا کر تو قبول وگرنہ تو پٹکونگی در خاک و دہول
وہ سنکر قبولا مسلمان ہوا خوشی دل سے اوسنے سو کلمہ کہا
ملائی علی مرتضی سے لے آئی بھی حیدر نے اسکو سو چھاتی لگا
بھاگا شہ ارم وہانسے جلدی شتاب سیوم بھائی کے ملک کو ہو خراب
بھی لشکر ہوا آکے اونکا وہ سب مسلمان ہوا اور دیرہ دے تب
علی شاہ مردان خیمہ مین آئے خبر کی کہ شاہ ارم نین دکھائے
عمر نے بھی زودی سے تاکے قدم دیکھے کیا کہ جاتا ہے شاہ ارم
سیوم بھائی کے جاکے قلعہ کے ٹھار خبر کرنے بھیجا وہان سے سوار
وہ بھائی بھی آکر سو سنتے ملا کہا بھائی کیا ہی تیرے پہ بلا

ملائی او سے لاعلی کے وہ ساتھ
بھاگا شہ ارم وہانسے کر کے گہات

پھر اوسکا بھی لشکر مسلمان ہوا
عمر کو علی کا بھی فرمان ہوا

لے آجا خبر کہان ہی شاہِ ارم
عمر نے اوٹھائے وہانسے قدم

ملا جا کے شاہِ ارم سے وہ حال
دیکھا کیا کہ جاتا ہی غمگین حال

آگے شہ ارم او پیچھے عمر
پہنچے جا کے دونون شہر کے اندر

برادر چہارم کو بھیجا پیام
کہا بول اسکو تو میرا سلام

کہ بھائی تمہارا ہی آیا یہان
وہ مینے بلایا ہی تجکو وہان

سنا جب یہ ادر نے اسکی خبر
سوار ہو کر آیا وہین زود تر

دونو بھائی مل زار گریان ہوئے
و تب سے دونو سینہ بریان ہوئے

پوچھا بھائی کیسی یہی بات ہی
کہ تیرے اوپر ایسی مشکلات ہی

کہا تب ہی بھائیکو شاہِ ارم
کہ زینون کا ہی یہ سار اکرم

وہ سنکر حقیقت ہی ایسا کہا
دلاسے دے اسکو اپس کن کہا

کہا گرچہ آوے مسلمان یہان
تو دعوا تمہارا ہوئے بیگمان

عمر سر سے ٹوپی اوتارا وہان
ہوا ساری مجلس مینے وہ عیان

پکارا عمر نے کہ شاہِ ارم
تجھے بھاگنے کی نہ آتی شرم

کہا بھائی پیادہ یہ طوفان ہی
نجا تو کہ یہ دیو یا جان ہی

بلا ہی دیا ہی فرشتہ کوئی
دیا ہی کمر و فن دیا ہی پری

اول

اول وار کر تو ہمارے اوپر | بڑا ان ہم کرین وار تیرے اوپر
ماری تیغ اوسنے وہین زور تر | امیر نے لیا وار اوپر سپر
کمر بند پکڑا اوسکا نعرہ کیا | کہ گھوڑے اوپر سے اوٹھا کر لیا
کہے گر تو ہووے مسلمان آج | تو بخشونگا تجکو تیرا تخت و تاج
بھلا ہی جو مانے تو میرا حرف | وگرنہ تو کرتا ہون تجکو تلف
کہا اوسنے کلمہ بچی اوسکی جان | ملائے علی سے ہوا شادمان
دیکھا شہ ارم بھائی کو دیندار | کیا قصد دلمین وہان سے فرار
علی شاہ مردان بھی تجویز کر | کہ بھاگیگا شاہ ارم اب مگر
کیا اپنے دلدل کو نزدیک جا | کہا شہ ارم اب تو بھاگیگا کیا
ہمن کو پھرا ویگا تو کہان تلک | کہان لگ پھراویگا ملک ملک
اگر مردمی کا تو رکھتا نشان | تو ہو آج میدان مین گردن کشان
وہ شاہ ارم سنکے عبرت پکڑ | مقابل علی کے ہوا زور و دتہ
کیا کھینچ تلوار کا وار او | کیا رد علی مرتضے وار او
اوٹھا کر معلق اوسے زین سے | کہا اوسکو سمجھا ہر آئین سے
جو کلمہ کہے تو بچے تیری جان | وگرنہ تو مارون تجھے بیگمان
دیکھا شہ ارم وقت آیا ہی تنگ | لڑون اور کرون کسطرح اوسے جنگ
نہ لشکر رہا نہیں بر اور رہے | نہین خویش و اقربا بیگانے رہے

[illegible]

محمد حنیف کر شہانہ جلوس
اجازت اگر ہو تو من کو دہرینا
خدا تجہے راضی خدا کا رسول
سنا شہ ارم دلسے راضی ہوا
اور ہر سے علی صاحب ذو الفقار
محمد حنیف کی جو شادیکا کاج
نکاح باندہکر تخت جلوہ دیا
دیا شہ ارم نے بہت مال وزر
دئے پہر کئی باندیان اور غلام
محمد حنیف کے جو دلکی مراد
زیتون پاکدامن شکر کر ادا
چارون یار چہوٹے بہنجی بندہے
بزان مرتضی نے گلیسے لگائے
بزان مرتضی مل بشاہ ارم
وہ منزل بمنزل چلے کوچ کر
زیارت کو احمد کی روضہ منے
گئے دل تصدق علی مرتضے

گئے سوار ہو لاؤ نیکو عروس
محمد حنیف ساتھہ شادی کرین
تیرا دین وایمان سب ہو قبول
وہ شادیکی سب کارسازی کیا
سرانجام شادی کیا سب تیار
لگے ہونے باجے بجنتر کے کاج
دولہے اور دولہن کو اندر بٹہا
جہیز مین دیا مال بہت سا مگر
چلے لیکے دولہن خوشی سے تمام
پورا یا خدانے ہوئے دلین شاد
کیا حقتعالی نے حاجت روا
لے مرتضی سے وہ آنند سے
بہت مال دیکر دلاسے دلائے
وداع ہو مدینہ کا کیتے عزم
مدینہ مین پہنچے علی شیر نر
لگے جانے اصحاب سارے جنے
زیارت کئے روضہ مصطفے

قصہ زیتون و محمد حنیف

قصہ تھا جو یا قصص ہوا اب تمام
مرد ہو محمد حنیف کی مدام
اور اصحاب و احباب [illegible]

[illegible]

آغاز لڑائی جنگ بیر الالم

جو بارہ قصے تھے اونے اب لکھائے	دیا چھاپخانہ مین اپنے چھپائے
اصل ہی وطن انکا سورت بندر	مگر ہین مدت سے بمبئی کے اندر
ہین فرزند جہانمین جو اونکے جنے	رہین شاد و خرم دونون جگ مینے
پدر انکا ایمان سلامت رہے	نہ محتاج کسکا کبھی وہ ہووے
اور دے انکو اولاد کر انکو شاد	دیکھو انکے دلکی ہو یا رب مراد
عمر انکے اولاد کی کر بڑی	بحق جناب امام اور علے

تمت

طفیل پیمبر دعا ہو قبول
اجابت ہین اوسکے نہو کچھ عدول

تمام شد

شروع قصہ لڑائی بیر الالم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کہو نہین حمد رب العالمین کا	کہ جو خاوند ہی دنیا و دین کا
کیا اظہار قدرت خوب اپنا	بنایا نور سے محبوب اپنا
اوسیکے نور سے منڈان سارا	کیا قدرت سے اپنے آشکارا
محمد مصطفیٰ ہین رب کے محبوب	اونھونکے چار یار ہین بہت خوب
ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ عفان	علیؓ ہین مظہر انوار یزدان
کفر توڑے اونے ہین دیو مارے	نبی کے دین مین لائے ہین سارے
محمد شافع روز جزا ہین	وصی اونکے علی مرتضیٰ ہین

جنے

جنے پیدا کیا ہی جسم و جانکو | دیا ہی جنے عقل ایمان ہمکو
اوسے کرنا ہی سجدہ سب پہ واجب | کفر کا چھوڑ دے اپنا مذاہب
تو اوٹھہ چل یہانسے شاہ انبیا پاس | مسلمان ہو کفر کی چھوڑ کر آس
یہ بولے اور پکڑا اوسکا تب ہاتھ | چلے لیکر اوسے اپنے تبھی ساتھ
اوسے لیکر نبی کے پاس آئے | نبی نے دیکھ اوسکو اب فرمائے
کہے نواب خدا کے دین مین آ | چھپے جو لوگ تیرے انکے تئین لا
یہ سنکر بات حضرتکی زبانسے | کہے بھاگے ہین میرے لوگ یہانسے
خبر پاکر اونہ آوین تمھاری | بیابان مین چھپے بھاگے فراری
گذر گئی عمر میری تین سو سال | میری عورت ہی تم اوسکا سنو حال
سنو کہتا ہون تمسے عمر اوسکی | ہی سن اور سال ہین تینسو برسکی
اگر وہ دین مین آوے تمھارے | مسلمان مین بھی ہون اور خویش سارے
بغیر از حکم اوسکے مین نہ کچھ کام | کیا نہین ہون دیا نہین ہو سرانجام
نبی فرمائے اوس بہمن کو تو جا | تو اس عورتکو میرے روبرو لا
حقیقت جاکے عورتکو سنایا | نبی کے روبرو اوسکو بلایا
بہت دنکی اتھی بوڑھی وہ عیارہ | کماں کے مثل اوسکی پشت خمدار
کہا حضرت نے یون سمجھا کے اوسکو | خدا کے دین کو اختیار کر تو
حشر کا روز جب ہو ویگا قائم | نہو تجھہ آتش دوزخ مزاحم

اوتر گھوڑے سے وہ نزدیک جا کر
بڑا اس واہانسے آیا ایک غوغا
یونہی آواز آیا بھاگ جاؤ
سنی مالک نے یہی آواز جسوقت
کہے کوی اس کو ٹیکنے تج جاوے
جو تھا ہمراہ مالک کے جوان ایک
کہا مالک کو یہی یہ کام میرا
رسی گھوڑیکے اوپر تھی بندہی سو
رسی کا ایک سر باندھ کمر ساتھ
اوترکر جب ہوا کوئے کے اندر
بھی اوس کو ٹیکین اسکا کاٹکر سر
لگے رونیکو مالک اور یاران
اوتن بے سر پڑا تھا سو اوٹھا لائے
حقیقت سب کہی روتے ہوئے او
نبی جی فکر دلمین بہت لائے
اول حق کے سلام واور تحیت
کواوسمین اندھارا سب کالا

سو یک کوئیمین ڈالے ہین وہ تپھر
بیابان اوس صلابت سیتی لرزا
تمھین بیچارگان جیوکو بچاؤ
کہے تب اپنے دلکو یہی بہت سخت
حقیقت وہانکی لا مجکو سناوے
کہ تھا نام سعید اوسکا بڑا ایک
کوئیمین جا کے ٹک کرتا سون پھیرا
لیا یہی کھولکر جلدی ستین دو
دیا تب دوسرا مالک کے وہ ہاتھ
تب اوس رسی کتین کاٹی سر اسر
بھی اوسکا تن سٹے کوئیسے باہر
محبان اور سارے دوستداران
محمد مصطفی کے پاس لائے
ہوئے غمگین محمد نے سنے جو
اوسی حالت منے جبریل آئے
محمد کو کہے بعد از حقیقت
ہی اوسکے نیچے سب روشن اوجالا

قصہ لڑائی بیر العلم

کہا جنون سستین آنے بجد ہو | تمہین لڑنیکو اس سے مستعد ہو
بڑا ہی پہلوان اک لڑنے مارا | جہنکے سب پہلوانان کو مارا
اوسے لڑنیکو بھیجا مصطفٰے نے | وہ چھپا اپنے اوپر فتح پانے
تمہین لاکھون سے ہو جن و پری دیو | پہلوانان بڑے اسکو پکڑ لیو
بہت دیونے مجھے بھی دیکھنے آس | سو آتا ہی وہان تنے ہین تم پاس
لڑے مین جا وہان پہنچے ہین حیدر | کھڑے جا سامنے شیر غضنفر
کہا تب رعدنے تیہور کو جب | تو حضرت شاہ کو جینا پکڑ لا
سوار اک اژدہا پر ہوکے تیہور | پہلوان تھا بڑا جنونمین مشہور
وہ ستر گز کا قد تھا اوسکا اونچا | بڑا اک اژدہا گھوڑا تھا اسکا
لیا اک سانپ کو چابک بناکر | کھڑا ہوا روبرو مولا کے آکر
کہا حیدر سے تم مجکو پہچانے | کہ شاہ چین ماچین مجکو جانے
پہلوان ہون ہزارون بیچ مشہور | ہین جنی ہون میرا ہی نام تیہور
بجز سیر ہی اوترہ آئے ہو کیونکر | اوترہ آئے ہو تم کیونکر اے حیدر
تمہین کچھ یاد ہی افسون گو | جو پائی اسمکا نہر تم نے قابو
یہان بیر الالم کے اس شہر مین | تم اپنے پانونسے آئے قبر مین
گئے دنیا مین تم دیوونکی خواری | قضا آئی یہان دیکھو تمہاری
یہ کہکر وہ کیا حملہ علی پر | تھی اسکے منہ سے آتش جھڑتی اکثر

گرز

گرز تھا ہاتھ میں اوسکو اوٹھا کر ۔ کیا حملہ اوسنے مولا علی پر
علی نے تارا ہی اوسکو دو الفقار ۔ لگا نہی سر سے گھوڑے ہوئی پار
وہ ذوالفقار نے یون اسکو توڑا ۔ ہوئے اسکے دو ٹکڑے اور گھوڑا
گرا ہاتھی سر بیکار یو وہ جب ۔ اوٹھا شور و فغان جنونسے تب
سو یک یک کو علی نے ہینگے مارے ۔ پہلوانان لعین لشکر کے سارے
رعد ڈرنے لگا اور غم کیا ہے ۔ ہمارے پہلوان مارے بہت گئے
جو رعد مرزبان پر آئی مشکل ۔ اوٹھا فرزند اوسکا نام راحل
بلا اوسکو کہا ای نیک فرزند ۔ تو جا میدان مین لڑ بنکو ولبند
پہلوان اپنے لشکر کے جو سردار ۔ علی نے ہین مارے سب ریکھتار
سو اونکے خون کا اب ڈھونڈلے تو ۔ لڑائی کر تو جا حضرت علی سون
او تھا دریائی گھوڑا اوسکے نیچے ۔ چلا تلوار کو راحل سو کھینچے
دیکھے جب اسکے تئین حضرت علی شاہ ۔ کہ یہ لڑکا ہی مشکل مہر اور ماہ
کہ سر پہ تاج تھا زرین بہت خوب ۔ مرصع تھا کمر مین بند اسلوب
لطافت مین اتھا وہ پاک صورت ۔ بنایا تھا خدانے آپ مورت
جو انکے رو نازک و ادا سے ۔ لگا آ بونے نازک صدا سے
علی نم اسکے پہ آئے کیونکر ۔ بجز سیرہی کے روپائی ہو کیونکر
میرا ما حضرت شاہ پری ہے ۔ کہ سب پہ یو نہین جسکی سروری ہے

سبھی ایکدل ہو او سپر ٹوٹ پڑنا ۔ سو اسکو مار کر سب چور کرنا
بڑا اک شور اور غوغا اوٹھا کر ۔ چلے ہو ایکدل سب مرتضے پر
علی نے تب زبانکو اپنی کھولے ۔ ولا سے کا سخن راحل سے بولے
جگہہ پر اپنی قائم رہ کھڑا تون ۔ کہ مین اب ان سبھونکو مارتا ہون
نہ کر تو خوف اپنے دلمین حاشا ۔ کھڑا رہ دیکھہ تو میرا تماشا
مجھے ہر اک لڑائیمین خداوند ۔ رکھے فتح و ظفر سے اپنے خورسند
یہ بولے اور کرکے نعرہ حیدر ۔ لئے تھے ہاتھہ مین وہ سیف دوسر
چلے ہر اک طرف جب مارتے وہ ۔ صفان جب جنبانکی کاٹتے وہ
اتیے گھوڑے انھونکے شیر اژدر ۔ نہنگ و اژدہا پر اسوار اکثر
اکیلے پا پیادہ شیر صفدر ۔ وے سب جنونکا تھا نولاکھہ لشکر
ہزارون سوار گرائے دیو سے جان ۔ خزانکے باد سے جون جھاڑ کے پان
کسیکا سر جدا اور ہاتھہ کسکا ۔ کیا حیدر نے ہیکا پانوں کسکا
اور ذوالفقار کا جدم کرین وا ۔ ٹین تکوار مین ہاتھونکے تئین مار
اتی مردونکے گنج وہانپر پڑے تھے ۔ کہ رستے بند کرنیکو ہوئے تھے
صفت اوس جنگ کی کیا کوئی کریگا ۔ کہ ہیتو دو برس کہہ نا سکیگا
ہوئے تھے خون اتنے بیشماری ۔ کہ ندیان خونکی تھی وہانپہ جاری
نہ سکتا ہی بیان کرنے لگا اب ۔ مین کہتا ہون سنو یہ مختصر اب

جتنے دیوان تھے جادوگران سب — اونھونکے ہاتھ دے سب سے کہا تب

اسے پھونکو تمہین آتش کھلاکر — اوک ڈالو علی کو تم جلاکر

سُنے سو اسطرح سب پھونک مارے — سو اسمین سے نکل بیحد پھنوارے

دیکھا حضرت علی چوپھیر آتش — کیا شمشیر سے سب زیر آتش

جو وہ شمشیر کو دیکھے تو ہی آگ — گئے وہ رعد کے شکر مین پھر بھاگ

جلائے دس ہزاران دیو اور جن — ہوا اندہکار وہان تب چھپا دن

کوہین سے دھوان بس رنگ کالا — ہجوم اوسکا لگا ہی تا سما جا

دیکھے اصحاب پیغمبر نے جب دود — محمدؐ سے کہے تب جا وہین زود

کہ اوس کوے مینے حضرت علی کو — جلائے جنیون نے اوس ولی کو

غبار اوسکا ہوا اندہکار دہوان — کوہین سے نکلتا بھار دہوان

محمدؐ نے کہے زنہار یہ بات — نہ بولو یہ سخن اپنی زبان سات

نہین ہی مرتضیٰ کو ایک کا ڈر — کہ وہ ہیگا عجائب کل مظہر

یہ کہکر سات سب یارونکو لیکر — چلے آئے سو اس کوہ کے اوپر

سُنو حضرت کو ہین ڈالکر سر — کئے آواز سے نعرہ پیمبر

وہ نعرہ اسطرح کہتے ہین سرور — فرشتون نے سُنا ہی آسمان پر

کہے تم یا علی کس کام مین ہو — حقیقت کیا ہی واں کی مجھے بولو

سُنے حضرت علی نے تب دیا جواب — رکھو خاطر جمع من کل ابواب

گرا جب رعد جنی آسمان پر — کیا ہی الامان تب وہ سکا لشکر

لگے کہنے کو مدح شاہ مردان — ہوئے ہیں صدق دل سے سب مسلمان

علی شاہ مردان ہوکے خوش وقت — کوئیں سے باہر آئے ہیں اوسی وقت

لئے راحل کو اپنے ساتھ گیانے — سعد کے سر کو اور اک ڈول پانی

محمد مصطفی اور شاہ صفدر — لے ہیں اور اصحاب پیمبر

سعد کے سر کو پھر تن سے ملائے — دعا کی حق سے اوسکو پھر جلائے

کئے چھوٹے بڑے مل لشکر سارے — جتنے تھے دین کے روشن ستارے

وہاں تب پیر زن ہوگئی مسلمان — ہوا سارا قبیلہ سب مسلمان

وہ راحل نے نبی کے سامنے آ — اونے ایمان پھر لایا ہی تازا

نبی کے گرد وہ نعلین لیکر — کیا سرمہ اونے آنکھونکے اندر

نبی کا پڑھکے کلمہ لاکے ایمان — ہوا راحل بمعہ لشکر مسلمان

محمد اور علی تب ہوکے راضی — کئے اوسپر نگاہ سرفرازی

اوسے جنونکی سرداری دئے ہیں — بھی اس سے عہد و پیمان سب کئے ہیں

زمین کے باہر نہ تم آنا زنہار — کوئی آدم نہیں کرنا گرفتار

نبی اور مرتضی خوش ہوکے اسکو — روانہ تب کئے اسکے مکان کو

اپنے بھی وہانسے تب ہوکر روانہ — مدینہ آئے ہیں شاہ زمانہ

وہانکے لوگ خوشوقتی کئے ہیں — مبارکبادیا اونکو دئے ہیں

سب جتنے

وفات نامہ فاطمۃ الزہرا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کروں ابتدا میں بنام خدا
کہ مارے جلاوے و پالے سدا
محمد نبی سید المرسلین
حبیب خدا رحمۃ للعالمین

لگا اپنے سینے سے دونوں کے تئیں
کنگھی کر کے دونوں کے زلفوں کے بال
پیچھے پیرہن اونکے دھونے لگیں
پکاتی ہیون روٹی پکاویگا کون
ایسیں جو دیکھے علی اونکا حال
اتا کام تمنے کبھی نا کیے
یو گھر آج مجکو سوسو نا لگے
او بلتا ہی سینہ مرا ہر گھڑی
کہیں یا علی تم سنو دلکی بات
مجھے خواب میں آکے بولے رسول
علی اس فکر میں ہیں حیران ہوں
اول مجکو بولے تھے یوں مصطفی
میرے باپ بن میں خدا کیوں رہوں
میرے باپ بن مجکو آرام نہیں
اگر یہ جو تم سے بچھڑ جاؤں گی
کنگھی کر کے بچونکے زلفوں کے بال
وہو سی پیرہن پھر کے دھویگا کون

لگیں دیکھنے منہ اونکا رونے تئیں
سنواری ایس فاطمہ جیو کے لال
بچونکو پہنا کر وہ رونے لگیں
کھلاؤں بچونکو کھلاویگا کون
پوچھے فاطمہ سے کہ کیا ہی احوال
کہو آج جیو کو یو دکھ کیوں کیے
وے دکھ پہ دکھ مجکو دونا دسے
یو کیا ہی سبب مجکو بولو سبھی
خبر یوں دئے ہیں نبی کائنات
اجل کا پیالہ کرو تم قبول
مجھے آج سمجھو کہ مہمان ہوں
چھ مہینے کے بعد ازلو گی تم آ
فراق جدائی سو کیونکر سہوں
بجز آہ وزاری مجھے کام نیں
ولیکن جو ماباپ کو پاؤں گی
سوا مجھ کرے کون اونکی سنبھال
پہناؤں بچونکو پہناویگا کون

وفات نامہ فاطمۃ الزہرا

اتنے مین ملک موت آکر وہین　　　پکارا رضا دو بہتر آؤن مین
میرے تئین یہ ہاتف دیا یون ندا　　　بلاوینگے تجکو سو تب گھر مین جا
اسیواسطے مین کھڑا انتظر　　　رضا دو تو آؤ نہین گھر کے بھنر
کھڑا جام کو موت کے باندکر　　　سُہاگن کو پل مین سُوں رانڈکر
جو آوے اگر کوئی میرے دام مین　　　ندون ایک پل اوسکو ارام مین
گدا بادشہ اور وزیران اوپر　　　میرا دبدبہ سب امیران اوپر
مین یک پلمین سو گھر اوجاڑا کرون　　　کہ ماں بن بچوں کو ڈکھیارا کرون
سگت یون دیا حقنے مجہہ تھین　　　لکہا جیو کو قبضہ کرون بات مین
مین اسی ندان پر سے فرما ہون　　　ولے اس گھر آنے کا دربان ہون
کہا گر رضا دو بھتر آؤن مین　　　نہین تو کہو مجکو پھرجاون مین
حسن اور حسین کو بلا فاطمان　　　کہین جاؤ نانا کی تربت کے وہان
وہان یک بشارت سو ہوگی تمہین　　　سنو کان دہر کر یو دونون جنہین
رضا سے ملک موت تب آئے ہین　　　کہ جب راز یہ فاطمہ پائے ہین
حسن اور حسین کو نتھی یون خبر　　　کہ جاوینگے خیر النسا اب گذر
دونو بہائی تربت کنے آئے ہین　　　خبر موت کی تب وہان پائے ہین
تتہیان دونون مل بلکتے چلے　　　ننگے پاؤن ماتم کی کفنی گلے
کرین دمبدم آہ نعرہ تمام　　　کہ مانگے فراقون سے حضرت امام

وفات فاطمہ زہرا

بہت منت والی بات عورت بھی حیران ہو
عزیزان اندیشہ کرو یہ تمہین
قیامت کو کیا جواب دینگے ہین
بدل سوچئے اوسکی منت کرو
علی نے بہت اسکی عزت کری
بلا کر دیئے سو کئی عورت کے ہاتھ
سوئی لیکے دوڑے علی پاس بات
خدا و اسکا او سکی عزت کرو
بدل سوچئے اسکی منت کرو
غلامی بھی تجکو ہر چند وہان
بدل سوچئے ہین رہی بند وہان
بدل سوچئے ایسی معصوم پاک
اہلک کر ہین تین نو شک ہلاک
بیجا ہین بند ہو دل عبادت کرو
اعمال دورین ذکر طاعت کرو
وگرنہ تو بیحد خراب ہووگے
جو کچھ بیان کئے وہان پاوگے

کہو زندگانی سو کیون کر کٹے
علی نے پکارے کہ ای ذوالجلال
کہ تیرے نبی کے نواسے ہین یہہ
بھی تابوت کیونکر نکالونگا ہین
بچونکو صبر کی تو توفیق دے
اتے ہین ہوا حکم بیگی کرو
تیرے دو بچون کو سنبھالونگا ہین
علی تجھے مجکو پیارے ہین او
ہوا حکم رب کا سو جبریل کو
او دونون یتیمان کو آگے بلاو
جنازہ بنا کر علی ہاتھہ سون
ننگے پاون بھائی دونون سر کھلے
گئے تین ذ تک علی وہان مقام
ولیکن ندیکھے علی خواب ہین
عہد کو اتا تم کئے ہین وف
کہین مجکو فرصت نتھی کچھ ہنوز
سوئی سنگ کے لائی تھی سینے گتین

ہمن کو مدینہ ہین روتے سٹے
میرے دو بچون کی خبر لے اتال
شہیدونکے سرتاج خاصہ ہین یہ
بچونکو سو کیونکر سنبھالونگا ہین
اپسکی محبت کی توفیق دے
بی بی فاطمہ کو قبر ہین دہرو
کہ بن ماکے ہین انکو پالونگا ہین
عرش کے میرے دو لنگو سے ہین او
سنبھالو تمہین جا کے حسنین کو
صبر کا اونھونکو تو شربت پلاو
دفن تب کئے ہین آدہی رات کو
جنازے کے سنگات روتے چلے
سو اوس پاک تربت اوپر صبح و شام
ہوئے بہت دلگیر اوس باب ہین
سبب کیا یہ تھا بولو خیر النسا
حساب نپنے صبر کی تھے تین روز
گئی بھول ہین پھر وہ دینے گتین

قصہ تمیم انصاری

[illegible]

شروع قصہ تمیم انصاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible]

کہین

[illegible]

قصۂ تنہیم انصاری

کہیں گل ہی کہیں پھل ہی کہیں مور
جدہر دیکھو ادہر موجود ہر ٹھور

کہیں گلشن کہیں گلشن کا مالی
کہیں بلبل کہیں بہنورا خیالی

کہیں حاکم کہیں امرا کہیں شاہ
کہیں سورج کہیں زہرہ کہیں ماہ

کہیں راجہ کہیں راون کہیں راؤ
کہیں بادل کہیں بجلی کہیں باؤ

کہیں مطرب کہیں ساقی کہیں جام
کہیں سیتا کہیں لچھمن کہیں رام

کہیں کنور کہیں گوپی کہیں کان
کہیں ہندو کہیں مومن مسلمان

کہیں چاکر کہیں سردار ہی وہ
کہیں صحرا کہیں گلزار ہی وہ

کہیں مفلس کہیں دانا رہی وہ
ولیکن سب کا پالن ہار ہی وہ

کہیں منصف کہیں عیار ہی وہ
جدہر دیکھو ادہر نیار ہی وہ

کہیں شاگرد کہیں اوستاد پرداز
کہیں شاعر کہیں یکتا سخن ساز

کہیں قادر کہیں رحمان ہی وہ
کہیں بسمل کہیں بیجان ہی وہ

کہیں بیدل کہیں بیمار ہی وہ
کہیں نوری کہیں انوار ہی وہ

کہیں بیچین کہیں بیخواب ہی وہ
کہیں تابان کہیں مہتاب ہی وہ

کہیں ناصر کہیں منصور ہی وہ
کہیں مست و کہیں مخمور ہی وہ

کہیں تنہیم کہیں مسکین ہی وہ
کہیں غمگین کہیں رنگین ہی وہ

کہیں ہی وہ ثناخوان اور ثنائی
کہیں روشن چراغ اور کہیں ضیائی

کہیں رشیدا کہیں سودا و جوشی
کہیں عرفی کہیں روحی و قدسی

کہیں حامد کہیں محمود و احمد
کہیں زاہد کہیں عابد و امجد
کہیں عادل کہیں شاہ سلیمی
کہیں میران کہیں [illegible] یقینی
کہیں قطب و کہیں غوث و حقانی
کہیں خواجہ کہیں حاجی و غازی
کہیں وہ [illegible] ہی اور کہیں [illegible]
کہیں وہ ہی سراج اور کہیں [illegible]
کہیں وہ ہی غنی اور کہیں گدا ہی
کہیں راغب کہیں وہ [illegible] سرا ہی
کہیں منظر کہیں ہی جان جانان
کہیں خسرو کہیں بہلول دانا
کہیں سعدی و طوسی کہیں امیں ہی
کہیں وہ صاحب عرش بریں ہی
کہیں مکی کہیں نوری زبان ہی
کہیں پرسوز کہیں درد و فغان ہی
کہیں ہی محتشم اور کہیں [illegible] ہی
کہیں فضلی کہیں امی حلیم ہی
کہیں

کہین ہی وہ راضی اور کہین رضا ہی ۔ کہین جامی سخن کہین بتلا ہی
کہین ہادی کہین مہدی و عباس ۔ کہین مرزا کہین میران کہین داس
کہین عاشق کہین مشتاق و شوقی ۔ کہین عارف کہین خوشدل و ذوقی
کہین جعفر نظیر اور کہین تقی ہی ۔ کہین ظاہر کہین حال نفی ہی
کہین سائل کہین مائل و عادل ۔ کہین گھایل کہین بیدل و کامل
کہین بیتاب کہین عاقل فدا ہی ۔ کہین طالب کہین مطلب بنا ہی
ایسا صاحب ہی وہ پیدا کہ نہان ۔ ہوا بندونمین ہو کر آپ اظہار
یہ رمز معرفت کوئی نہ بوجھے ۔ مگر ہستی سے گذرے اسکو سوجھے
ہین اہل شرع ان باتونسے نائب ۔ ہی جسکو جوش وحدت سو ہی طالب
یہ مولا آپ ہی جو بولتا ہی ۔ وگر نہین بندہ تو خالی ملا ہی
عزیز و بندیکا کیا آسرا ہی ۔ وہ سب کے گھٹ مین آپ گھٹ ہوا ہی
جو کرتا ہی ثنا بندیکی بندا ۔ ہی سب اوسکی صفت بندہ ہی گندا
جمیع حمد ہی اوس ہی کو ثابت ۔ جو برلاتا ہی کل عالم کی حاجت
او بندیکے جو گھٹ مین آپ آیا ۔ تو بندہ بزرگی عالم مین پایا
عزیز و بندے کی بنیاد کیا ہی ۔ وہی اک مشت مٹی سے بنا ہی
کرے کیا وصف اسکا عاجز انسان ۔ وہ مولا آپ ہی اپنی ثنا خوان
وہی قالب وہی ہی روح آدم ۔ یہ بندہ تو عبث کرتا ہی ہم ہم

قصہ نسیم انصاری

بڑی ڈاڑہی بڑی پگڑی و شملا | ہوا اور حرص سے پھر دلکا جلا
چکھین رشوتکو بولین جھوٹ اور سچ | کرینگے کام اوسکا دے جو لالچ
بڑی تسبیح اور خوش پیرہن ہی | ولیکن دلمین کئی مکر و فن ہی
ذرا دلمین محبت نہین خداکی | پڑہین ظاہر نمازان رو ریا کی
بڑے بوڑہے کا طور ایسا بنا ہی | جوانونکا تو پھر کیا پوچھنا ہی
لڑین جوروکی خاطر باپ مان سے | ہزارون گالیان دیوین زبان سے
زمانہ کا پھرا ہی کچھ عجب ڈول | محمد کا یقین پورا ہوا قول
خصوصا جا بجا دربستی ہند | بنی ہین مسجدین چورونکے مانند
خداکے گھر مین بیٹھے حقے دہونکین | کرین بدگوئی محرابو نہین تھوکین
اگر کوئی کہوے یہ کیا کرتے ہو تم | تو کہوین تجکو کیا بیگے جواب ہم
مسلمانی تو سب ہوگئی ہی بیمار | قیامت کے نظر آتے ہین آثار
عبادت اور سخاوت سے گئے ٹل | یقین دجال آوے آج یا کل
نہین کہین دین اور مذہب کی تکرار | معیشت کی فکر مین ہین گرفتار
ایسی پیدا ہوئی ہی خلق اب کی | سراسر بھول گئی وے یاد رب کی
ارے ای غافلو تم چھوڑ غفلت | رہو مت غرق در بحر جہالت
نمازان پانچ وقتی تم نہ چھوڑو | یہ پانچون وقت سے الفت نہ توڑو
حدیث حضرت کی ہی سنیو دلمین | جہان لگ ہین مسلمان سب کے حق مین

قصہ تمیم انصاری

درندے اور پرندے مرغ و ماہی ‌‌ ‌ ہیں دائم غرق در ذکر اسکے

لگا تحت الثریٰ تا عرش اعظم ‌ ‌ ‌ اوسیکے ذکر میں بھرتے ہیں سب دم

دیکھو اوسکے اپنے بندے کہلاوین ‌ ‌ ‌ یہ لازم ہیں کہ اوسکو بھول جاوین

در نعت سرور کائنات

کیا ہی حقنے حق احمد ہی پاک ‌ ‌ ‌ صفت جنکی کیا ہی آپ لولاک

کہا حقنے کہ ای میرے سچے یار ‌ ‌ ‌ تیری خاطر خدائی کی ہیں اظہار

اوٹھو انکو بھی ہوا حکم عبادت ‌ ‌ ‌ تو پھر ہم تم تو ہینگے اونکی امت

بھی بہتر بندگی میں رہنا قائم ‌ ‌ ‌ ذکر کلمہ کا رکھنا ورد دائم

یہ دو چیزون سے ہووےگی خلاصی ‌ ‌ ‌ وگرنہ تو اپنے بندے ہیں عاصی

محمد پاک سلطان دو عالم ‌ ‌ ‌ کہ جنکا ہی قدمبوس عرش اعظم

محمد مصطفیٰ محبوب سبحان ‌ ‌ ‌ ہوا جنسے عطا امت کو ایمان

قیامت کو عذابونسے چھڑاوین ‌ ‌ ‌ چھڑا لکے آپ جنت میں لیجاوین

پڑھو یارو درود ان ہو خلاصی ‌ ‌ ‌ کہ تا پاؤ مکان جنت میں عاصی

جو انکے یار یاران پر دل وجان ‌ ‌ ‌ پڑھو اونپر درودان تم سو ہر آن

جنھون کی شان میں حقنے عنایت ‌ ‌ ‌ ہوا حلم و عدل علم و شجاعت

ہیں بحر معرفت کے پاک گوہر ‌ ‌ ‌ یقین چارون کا رتبہ ہی برابر

چراغ و مسجد و محراب و منبر ‌ ‌ ‌ ابوبکر و عمر عثمان و حیدر

وہی شیطانکے سرپہ دھول دیوے | جو ہووے نیکیاں سو آپ ہیوے
اوسی بن کون جگ خالی رہے ہے | جدہر دیکھو اودہر وہی کا وہی ہے
ایسا صاحب وہ ہے پیدا کنندہ | اوسے نہین موت وہ دائم ہی زندہ
وہی مولا شہِ مُلکِ بقا ہے | یہ بندہ ساکن دار الفنا ہے
سراون کیا مین اس رب جہانکو | نہین تاب سخن میرے زبانکو

حکایت حال تمیم انصاری

غلامی بول وہ قصہ عجائب | جو ہین باتین عجائب اور غرائب
تمیم انصاری کا قصہ بیانکر | قیامت کی چھپی باتین عیان کر
عزیزان چھوڑو دنیا کی شکایت | شروع کرتا ہون مین نادر حکایت
تمیم انصاری اصحاب نبی تھے | اونھون نے دیکھے ہینگے کئی اچنبے
مدینہ شہرکے رہنار تھے دو | محمد مصطفی کے یار تھے وو
محمد کا مکان شہر مدینہ | ہے بیشک عرش اعظم کا نگینہ
مدینہ مین یہ گذری تھی حکایت | سناتا ہون مین تمکو بالطافت
سنو کرتا ہے راوی یون روایت | کہ ایکدن بیٹھے تھے مجلس مین حضرت
اوسی مجلس منے صدیق اکبر | تھے فاروق اور بھی عثمان بوذر
علی المرتضیٰ بیٹھے تھے خوشوقت | تمیم انصاری بھی حاضر تھے اوسوقت
محمد مصطفیٰ تھے شاد و خرم | یون تب مجلس منے فرمائے اوسدم

قصہ تمیم انصاری

کرینگی کیسے اوس رب کی قدرت
علی نے اس سبب پوچھی حقیقت
یہ تھی بات اونکی کون پاوے
علی بن کون یہ جھگڑا چکاوے
زمین قربان جن اوپر شیعہ و سنی
تھا اونکا نبی عطا علم لدنی
علم محرم راز رب العالمین کے
نبی کے بھی کشتی سلطان دینکا
شہ ملک بقا شیر غضنفر
علی مرتضیٰ خویش پیمبر

حکایت اولیا پرسیدن احوال تمیم انصاری کی اور دیو برده بود

قصہ تمیم انصاری

نبی کا اک صحابی تھا وہ آیا
وہ عورت نکاح اوس سے پڑھایا
عزیزو اوسکی قدرت پہ دہر دو بیہان
کہ کیا کیا کھیل کرتا ہی وہ سبحان
نکاح جسدم پڑھا اوس مرد کے ساتھ
تمیم انصاری آپہنچے اوسی رات
دونو جورو مرد تھے اس فکر مین
کہ ہون مشغول کار دنیوی مین
تمیم انصاریکو دیکھے کھڑے تب
باہر عورت گئی پیشاب کو جب
بنا تھا یہ تمیم انصاری کا ڈول
کہ جو دیکھے وہ بھیجے اونپہ لاحول
بہت دبین لگی ڈرنے کو عورت
کہ ہی یہ بھوت یا کوئی ملامت
پوچھا عورت نے کہ وہ ہی بلا ہی
میرے خاوند کو جو لیگیا ہی
وہ عورت نے بُلا اپنے خصم کو
وہ تب آکر پکارا کون ہی تو
تمیم انصاری بولے کون ہی تون
کہ اس گھر بار کا مالک تو مین ہون
یہ عورت ہی مری فرزند میرے
نکل گھر سے تو جا اب گھر کو تیرے
وہ اصحابی یہ سنکر دوڑ بلگا
ہوا دونون مینے یکبار قضیا
پڑی دونون مینے ایسی لڑائی
کہ ساری رات کشتی مین گنوائی
محلہ کے صبحکو مرد اور زن
یہ جھگڑا لیگئے حضرت عمر کن
بولے حضرت عمر کر فکر دل مین
یہ جھگڑا نا ہووے فیصل میرسے
یہ جھگڑا ہیسے تو کچھ واقف علی ہین
یقین وہ صاحب مشکل ہین
اوٹھے حضرت عمر اور لوگ سارے
سبھی حضرت علی کے گھر سدھارے

قصہ نسیم انصاری

جیسی اقصی پہ راہِ آسمان ہی زمین کی ہائے جان قلزم روان ہے
وہان اوس دیونے غوطہ جو مارا مجھے پاتال کے نیچے اوتارا
وہان دیکھون تو ہی بیحد اندہارا نہ کہین پانی نہ کہین خشکی کنارا
اودہر کو لیچلا مجکو وہ کافر ہوا دہشت سے میرا جان آخر
مجھے اوس دیونے پکڑا بہ چنگل نپٹ بین اوسکے تھا چنگل مین بیکل
اندہارے مین چلا کیتیک مُدّت نہ تھی یک تل برابر مجکو راحت
کیتیک دن بعد پھر آیا اوجالا خدا نے اوس اندہارے سے نکالا
اوجالے مین چلا کیتیک دن اور وہان پہنچے کہ تھا یک باغ خوشطور
اتھا اوس دیو کا وہ باغ خوشنود اوسی مین تھا وہ رہتا دیو مردود
مجھے اوس باغ مین لاکر اوتارا گیا وہ دیو کہین کرنے کو چارا
مین تب اوس باغ مین کرتا چلا سیر نتھا کوئی آدمی وہان مجھ سو لغیر
درختان میونکے تھے کل زمین بوس وہ تھا باغِ ارم یا رشکِ فردوس
تھے جاری چارون جانب چشمۂ آب عجب کچھ تھا وہان قدرتکا اسباب
عجائب جھاڑ بوٹے میوے معمور برستا تھا تمامی باغ پر نور
جو تھے اوس باغ مین مٹی و کنکری سو وہ کل تھی وہانکی شکر مصری
وہانکے میوے مین کھاتا تھا ذرات کتنے دیوان نگہبان تھے میرے ساتھ
نتھا اوس باغ مین خوبی کا لیکھ غرض کئی دن وہانکی سیر دیکھا

مجھے

مجھے تب مہر سے اوسنے بلایا   بلاکر تخت کے اوپر بٹھایا

بلاکر لے چلے مجکو بحرمت   وے یکہفتہ مین گئین اپنی ولایت

علی بولے تمیم انصاری کے ساتھ   ہوئی معلوم یہان ہمکو یہ سب بات

پری کا نام بھی عیسا پری تھا   بتاؤن وہ بھی جدن جنگ ہوا تھا

نماز جمعہ مین کم یک گھڑی تھی   جمادی الثانی کی تاریخ دہم تھی

تمیم انصاری بولے یا علی حق   تمھارے کہنے مین نہین فرق مطلق

حکایت دوسری از حکایات تمیم انصاری

غلامی پی تو یک قہوے کا پیالا   کہ ہو شیطان کا جیو لینے والا

پکار ایسا فلک تک جاوے واں تئین   ثواب پہنچا سخن کے صید کا بانہ

سخن لالا کے مجلس مین گرادے   سلونے ذائقے سب کو چکھا دے

سخن کا کر ایسا شیطا نپہ چنگل   کہ اس مجلس سے مردک جا کہین ٹل

تو شیطان کو جہالت سے نہاں کر   حکایت دوسری جلدی بیان کر

عزیزو چپ رہو یا تان کرو مت   سنو تو کیا مزے کی ہی حکایت

تمیم انصاری بولے یا علی پھر   پری مجکو بحرمت لے چلی گھر

وو یکہفتہ مین جا پہنچی مکانپر   بٹھایا مجکو پاس اپنے بلاکر

پری پھر پوچھنے لاگی مجھے یون   کہ اپنا نام تم بتلاؤ مجکون

بتاؤ مجکو تم ہو کون انسان   اور کس سرحد مین رہتے ہو یہاں تین

قصہ تمیم انصاری

غرض

قصہ تمیم انصاری

غرض گھر بار کی چھوڑ بیٹھے سب آس — لگے پڑہنے کو لڑکے سب میرے پاس

کیتنک دن بعد عید الضحی بھی آئی — وہ سب لڑکون نے تب پوشاک بدلائی

مین اوس ہی رات کو دیکھا جو سپنا — دیکھا گھر بار اور فرزند اپنا

ہوا جسوقت مین بیتاب از خواب — بہت رویا چلایا ہو کے بیتاب

پری نے سُن میری زاری کو اسطور — بلا بھیجا اپنے پاس فی الفور

کہا مجکو کہ تم روتے ہو کس کاج — ہے روز عید خوشوقتی کا دن آج

کہا مین نے مجھے فرزند یاد آئے — کلیجے بیچ داغ ہجر کے ہین کھائے

پری نے سُنکے مجھپر رحم کھایا — دلاسے دے مجھے چھاتی لگایا

کہا مجکو کہ تم دلمین رکھو دھیر — مین پہنچاتی ہون تمکو مت ہو دلگیر

اوترکر تخت سے میرا پکڑ ہاتھ — مجھے وہ لیچلی تب آپکے ساتھ

سنو تم یا علی مجھ دُکھکے باتان — پری مجھ لیگئی ایک غار تھا جہان

وہ لے اوتری مجھے اُس غار کے بیچ — چلے وہ تین دن اس غار کے بیچ

چلے جاتے اندھیرا بھی گیا ٹل — کہ پھر آیا اوجالا ایک جنگل

چلے جنگل مین پھر کیتیک دن اور — وہان پہنچے جہان تھا باغ خوش طور

گئے اوس باغ کے نزدیک جب ہم — چڑھا تھا قفل دروازے پہ محکم

چلے ہم دونون اندر قفل کو کھول — وہان سونیکا تھا ایک محل انمول

چڑھا تھا محل کو بھی قفل محکم — اوسے بھی کھولکر اندر گئے ہم

حکایت سوم از حکایات تمیم انصاری

قصہ تمیم انصاری

جو فرماؤ سو آنکھون سے کرون مین | تمھارے بندیکا بندہ رہون مین
کہا یہ ہین میرے لڑکونکے اُستاد | مدینہ مین تو انکو چھوڑ آ شاد
کہا وہ دیو آنکھون سے بجاؤن | مین انکو انکے گھر مین چھوڑ آؤن
پری نے تب مجھے آگے بلایا | بلاکر یہ اسم مجکو بتایا

یا دلیل المتحیرین ویا غیاث المستغیثین ویا مجیب الدعوات المضطرین ویا الٰہ العالمین بحق ایاک نعبد وایاک نستعین برحمتک یا ارحم الراحمین

کہا اس اسم کی حرمت سے تجکو | کچھ ایذا دے سکیگا نہین تم کو
مجھے وہ دیو کے کاندھے چڑھا کر | پری مجھے وداع ہو کر چلی گھر
اوڑا وہ دیو لے مجکو ہوا پر | سنو تم یا علی تک کاندھے کر
کہ اک دریا اوپر اوترا وہ ملعون | بہت غوطہ دیا دریا مین مجکون
گنگن پر چڑھکے پھر چھیٹا اونے یون | کہ لیکر ڈال دیوے مار مجکون
وہ سوچا یہ کہ اب چھوٹا ہین بندسون | بس اب کہین رون پٹک کر مار اسکون
ولیکن اسم مین پڑھتا رہا تھا | چلا نہ روز کچھ اوس بیحیا کا
چلے وہ مجھ اوپر جیسے دانت بھر بھر | پہاڑون مین تھمارے آپکا سر
نپٹ غصہ سے آکر اوڑا او | زمین کو سٹ گنگن اوپر چڑھا او
کیا لیکر مجھے نزدیک آسمان | فرشتونکے سنے وہان مین الحان
خدا کے ذکر مین تھے سب ملائک | سنا آواز مین اونکا یکا یک

کہی یہ مرغ اور کرتا ہی کیون بات — خدا جانے کہ کیا ہیگا خیالات
ہین ڈرتے پوچھا اوسکو یونکر — کہ تو ہی مرغ اور بولا سو کیونکر
مجھے اوس مرغ نے یون وہان کہا تب — کہ ہے کے حکم سے بولا ہون نہین اب
ہین ہون سیمرغ ختم المرسلین کا — ہون رہبر بھولے بھٹکے مسلین کا
جو اس جنگل مین آتا ہی مسلمان — تو مین کرتا ہون خدمت دل و جان
یہ کہکر کھانا پانی لایا اوس آن — میری خدمت کیا اوسنے بدل جان
وہین سے کاٹر دی یک شی میر تین — کہ بھوک اور پیاس چند مدت لگی نین
کہا مین نے مجھے کسطرف جانا — کہا قبلہ طرف ہو جا روانا

حکایت چہارم از حکایات نسیم انصاری

غلامی کس سبب سے چپ تا تو — ابھی تو دو سخن بھی نین کہا تو
ابھی یارونکے دل قصہ بصر ہین — سبھی سننے کے سامع منتظر ہین
سخن کی گردون شیطان کو جڑ لات — نسیم انصاری کی چوتھی اب کہہ بات
نسیم انصاری بولے یا علی مین — چلا قبلے طرف سیمرغ سے مین
چلا گئی روز اوس جنگل کے بھیتر — کہ دیکھا دور سے پھر اک جناور
وہ ایسا تھا بڑا جیسا پہاڑ ایک — کہ جان ہو جائے قبض اسکی طرف دیک
نہ اوسکا سر نہ اوسکا پاؤن نہ ہاتھ — نہ اوسکا منہہ نتھا وہ بولت بات
نہ پشت اوسکی نہ سر اوسکا نہ اوڑتا — چلا آتا ہی وہ لڑتا ہی لڑتا

قصہ نسیم انصاری

قصہ تمیم انصاری

عزیزان چھوڑ دو دنیا کے گفتار — سنو پنجم حکایت ہو خبردار

تمیم انصاری بولے یا علی جب — چلا قبلہ طرف دیکھا مین کہا تب

تھی یکتو دلین میرے سخت ہیبت — کہ مین پھرا اور بھی دیکھی ملامت

چلا چند روز پھر مین ہوکے ہشیار — وہان پہنچا جہان تھا ایک بڑا جھاڑ

گیا اوس جھاڑ کے نزدیک مین جب — دیکھا اوس جھاڑ پر یکشخص کو تب

نپٹ پر ہیبت و یک چشم تھا کور — لگا ڈر مجکو تب مین ہوگیا دور

اگر مین دور اوس سے نا سرکتا — تو وشت بد جان میرا رہ نسکتا

دیکھون تو جھاڑ سے مضبوط کرکر — جڑا ہی آہنین زنجیر بھیتر

پوچھا اونے کہان سے آئے ہو تم — کہا اوسکو مین حال اپنا اوسی دم

پھر اوس ہی شخص نے پوچھا میرے تئین — کہ دنیا مین حرام ہوتا ہی یا نہین

بھی قاضی رشوتان کہاتے کہ یا نہین — بچے بازی روا کرتے کہ یا نہین

وے حاکم عدل بھی کرتے کہ یا نہین — غریبو پر ستم کرتے کہ یا نہین

کفر اسلام پر غالب ہی یا نہین — مسلمان پیسے کے طالب ہین یا نہین

بیٹے رکھ داڑھی منڈواتے ہین یا نہین — شراب اور بھنگ بھی پیتے کہ یا نہین

قرم ساقان گھوڑے چڑہتے کہ یا نہین — نجیب اشراف دکھ پاتے کہ یا نہین

دروغ اور غیبتان چلتے کہ یا نہین — وہ کشتی کے کہے چلتے کہ یا نہین

کہے پر زن کے چلتے ہین کہ یا نہین — حدیث آیات پر چلتے کہ یا نہین

فرشتہ

فرشتہ نے جو دیکھا اوسکا یہ طور | غضب سے پھر جکڑ کر باندہ فی الفور
اوسے اک گرز آتش کا لگایا | بندی وانکے جھاڑ اوپر بٹھایا
فرشتہ تب مجھے کہنے لگا یون | کہ تمنے اسطرح اسکو کہا کیون
خبر نہین تمکو یہ کانا ہی دجال | ابھی پیدا کیا تھا اسنے جنجال
ابھی یہ چھوٹکر دنیا مین جاتا | مسلمانونمین یہ فتنہ اوٹھاتا
یہ کہنا تھا کہ دنیا مین امن ہی | حدیث آیات پر سب کا چلن ہی
ڈرا مین یون فرشتہ نے کہا جب | مجھے رستہ بتاکر وہ گیا تب

حکایت ششم از حکایات تمیم انصاری

قصہ تمیم انصاری

غلامی چڑہ تو کشتی پر اسمین کی | خبر رکھہ دلکے دریا کے پون کی
سخن کے بحر کا نہین ہی کہین تھاگ | کہ اسمین آب ہی اور اسمین ہی آگ
جو ہووے آگ اور پانی کا غواص | تو پاوے اوسکو کچھہ راہ گہر خاص
جو اس دریا مین کوئی ہمت کو ہارا | تو پھر وہ بے سمجھہ ڈوبا بیچارا
تو رکھے بادبان دے کھول سارے | کہ تا لگجاے جلدی سے کنارے
اسی دریامین شیطانکو ڈوباوے | تو اس دریا سے جلدی پار جاوے
ملاکر ایسی حرکت کو بغارت | بیان مجلس مین کر چھٹی حکایت
عزیزو تم سنو کر دلکو حاضر | خیال دنیوی دل سے بھلا کر
تمیم انصاری بولے یا علی پھر | سنو تم کیا گذرتی ہی میرے پر

تماشا

تماشا دیکھکر اوس باغ کا مین | وہ جان بیٹھے تھے آیا پھر وہا مین
مجھے پوچھا کہ دیکھی رب کی قدرت | کہا مین نے کئی دیکھے ہین رحمت
کہا اوس باغ مین میوہ ہین کھاکر | صدا کرتا ہون شکر رب اکبر
ہین پھر پوچھا کہ حضرت اسکا نہین | لباس تن سو آتا ہی کہان سے
کہا مجکو کہ اک کشتی ز دریا | مہینے چھہ کے بعد آتی ہی اسجا
جو اس کشتی مین ہوتے ہین مسلمان | سو لنگر کرتے ہین اسجا گہر آن
اوتر کر آتے ہین مجھ پاس وہ چل | مجھے دیتے ہین لاکر صوف وکمبل
اوسے سیکر پہنتا ہون پوشاک | دعا دیتا ہون اونکو با دل پاک
تب اونکو رب لیجاتا ہی سلامت | لباس اور قوت کی ہی یہ حقیقت
رہا مین اونکی خدمت مین کیتک روز | وہ کشتی آکے پہنچی آخر یک روز
کیا کشتی نے آ لنگر کنارے | وہین ملکر مسلمان آئے سارے
وہین کچھ کملیان اور صوف لاوے | وہین اوس مرد بزرگ نے دعا دی
کہا پھر مرد بزرگ نے کہ یاران | یہان اک آئے ہین مرد مسلمان
یہان سے اپنی کشتی پر بیٹھاکر | اوتارو انکو خشکی مین لیجاکر
مجھے سارے مسلمان پیار کرکر | وہان سے لیچلے کشتی کے اندر
اوٹھا کشتی کو وہان سے اپنی لنگر | روان ہوئی کشتی اوس دریا اندر
سنو پھر یا علی قدرت اب آگے | سنو میرے نصیبونکی تباہی

قصہ تمیم انصاری

حکایت

حکایت ہشتم از حکایات تمیم انصاری

غلامی بول پھر گذری کیا آخر — سخن چن چنگلے لاجون دُرِّ گوہر
تو مجلس مین بکھیرا لعل و گوہر — لگا شیطان کو لعنت کا تو پتھر
کریگا کبتلک شیطان کی نالش — یہ موذی تو ازل سے ہے گا سرکش
سخن کی مشت دے اسکے دہن مین — حکایت ساتوین اب لا سخن مین
سنو اے دوستان پاکیزہ مذکور — محبت دل سے دنیا کی کرو دور
تمیم انصاری بولے یا علی اب — سنو پھر کرکے کیا ہی قدرت رب
مجھے جب حق نے دکھلایا کیا را — ہوا تھا مین تبھی جیو سے اوتارا
تو چلنے کی نتھی کچھ مجھ مین طاقت — غرض جیون تیون چلا کیتیک مدت
مین او جنگل کے دائم میوے کھاتا — چلا جاتا تھا سرد و آہ کرتا
کتیک دن چلتے چلتے اسمان پر — رین کیوقت مین بیٹھا جو جھک کر
نظر آئی مجھے کچھ روشنی دور — برستا تھا گویا اللہ کا نور
مین سوچا دیکھون وہان کچھ ہوگی بستی — کہ ایسی روشنی مجکو ہے دسنی
صبح کیوقت وہان سے اوٹھ چلا مین — اوسی جگہ تین دن مین جا ملا مین
وہان دیکھون تو کوئی پایا نہ انسان — زمین ہے صاف جون روش گلستان
ہزاران جنگلے ہین لال و گوہر — ہے اونکی روشنی کئی کوس بہتر
مجھے لعل و جواہر خوش لگے جب — کیتیک موتی وہانکے مین لیا تب

قصہ تمیم انصاری

قصہ تمیم انصاری

یہ چپ رہنا ترا ہیگا قیامت — کہ پھر مجلس مین ہو جاتی ہی غیبت
کچھ اب شیطان کے جلنے کی گت کر — بس اب قصہ زیادہ طول مت کر
سخن کے جھاڑ ایسے شعلہ زار — کہ ہو شیطان بھی جل بل کے خبردار
خلاصہ یہ ہے اب قصہ کہتین یون — حکایت آٹھوین کے در کو اب کھول
عزیزان دو گھڑی کو ہی اونگھیو مت — سنو تو کیا عجائب ہی حکایت
تمیم انصاری بولے یا علی مین — بچا جسدم مین اوس کالی بلا سین
مین بھاگا چار دن لگ اوسکے ڈر سے — نہ اوس جاگہہ کو دیکھا پھر کے پیچھے
اب دوڑا کہ بیدم ہوگیا مین — پڑا بیزار ہو کر زندگی سین
مین اوسکے ڈر سے بھاگا چار دن لگ — ندیکھا یہ مین جب پہنچی اوسی جگ
پڑا اک جھاڑ کے نیچے مین جا کر — دعا منگنے لگا ہاتھان اوٹھا کر
کہ یارب مجھ مین کچھ طاقت رہی نہین — بھلا ہی موت آوے میرے تئین
لگا ڈراوے و جھنے دوڑنے مین — لگا جھاڑون تلے سر پھوڑنے مین
وہان اک شخص آ پہنچا ویسے مین — کہا مجکو سلام اوسنے ادب سین
یکایک آگیا از غیب سے نی — عجب کچھ شکل اوسکی زیب دیتی
جوان تھا متقی با صورت پاک — عمامہ سر پہ اور پاکیزہ پوشاک
وہ بولا ای تمیم انصاری اس آن — عبث کھوتے ہو یہان کس واسطے جان
کرو خوشحال دلکو آشکارا — کہ گھر نزدیک آپہنچا تمھارا

کہ

[illegible]

قصۂ تمیم انصاری

کہ مجکو لے اوڑا مثل ہوا کی | ہوائے آسمان مجکو بتا کی
اوڑا کئی دن ہوائی آسمانپر | پتا اک تھا بڑا اکو ہی اوسمکا نپر
وہین اوترا وہ مجکو لا بٹھایا | گیا آپہین گھڑیکے بعد آیا
کہا مجکو کہ قائم ہو یہین پر | کہا مین نے کہ قائم ہون مقرر
کہ پھر وہان سے مجھے لیکر اوڑا وہ | زمین کوست گگن اوپر چڑہا او
وہان اوترا جہان تھا اک بڑا غار | نہ سوجھے رات اور کہین دنکا آثار
کیتک مدت اندہارے مین چلا وہ | اندہارے سے بھی کئی دن کو نکلا وہ
اوجالے مین بھی کہین مجکو چلایا | عظیم الشان دریا بھی اک آیا
کہ پھر اونے بھی اوس دریا کو چھوڑا | کہ عالیشان اک آیا جزیرا
بہت اونچا مکان تھا اوسجگہ مین | کہ وہ کرتا تھا باتان آسمان سے
محل آگے گیا وہ دیو جس دم | چڑہا تھا قفل دروازیکو محکم
دیکھا جو قفل کے اوپر مین اوس آن | لکھا تھا کلمۂ حضرت سلیمان
کہا پھر مجکو ہو قائم یہین پر | کہا مین نے کہ ہون قائم مقرر
ہوا پھر لوٹ پوٹ کر شکل اصلی | پھر اوسنے قفل پر رسی جو مسلی
گرا تب قفل وہ کھلکر زمین پر | وہ دروازہ مین بیٹھا مجکو لیکر
وہان دیکھون تو کئی مین دیو ملعون | اونھون نے چاہا چیٹکر جائین مجکو
دکھائی رسی اونے دیئے تکے تین جب | سبھون نے اپنے سر نیچے کئے تب

[illegible]

عجب

عجب خنصر میں اک انگشتری تھی
نجانوں زہرہ تھی یا مشتری تھی

نگینے چار تھے اوسمیں برابر
گویا چاروں ستارے تھے سراسر

تھے چاروں پاسے آگے اژدہا چار
وہ چوکی میں جو اونکے تھے خبردار

سنو پھر یا علی اوس شخص کی بات
میں پوچھا اوسکو کیا ہی یہ خیالات

کہا اوسنے کہ جو لیٹے باین شان
سو پایے ہیں وفات حضرت سلیمان

جو یہاں دیکھے ہیں کئی کئی ملالت
سو ہیں چوکی میں اونکی تا قیامت

میرے ہیں زور کے آگے سبھی پست
میں ساروں میں بڑا ہونگا زبردست

میں اتنی محنتاں کھینچی ہیں جواب
سو اس انگشتری کیو اسطے تب

کہا اونے کہ میں لیتا ہوں اس آن
کہ تا سب مانینگے میرا ہی فرمان

کہا میں اوسکو تو کہتا ہی کیا بات
پیغمبر ہیں حق سبھی انکی ذات

کہاں رتبہ اونھوں کا اور کہاں تو
ترک کو دے خیال منکری کو

یہ سنکر یا علی برہم ہوا وہ
مجھے گھڑکی بتانے کو لگا وہ

کہا اسنے کہ تمکو کیا ہی تکرار
جو تمکو میں کہوں سو تم کرو کار

کروں کیا اوسکو سمجھہ لاچار تھا میں
دل اندر ڈہکے چپ سو کر رہا میں

دیا رسی کا ٹکڑا مجکو اوسدم
کہا میں جل مروں تو مار یو تم

دیکھو تم یا علی اوسکا بیان اب
اونے جب وار انگوٹھی پہ کیا تب

یکایک غیب سے اوسپر گری آگ
کہ اعضا اعضا جلبل ہو گیا خاک

قصہ تمیم انصاری

سلیمان کی انگوٹھی کو چرا نے ۔۔۔ سو آیا تھا یہاں بارا خدا نے
کہا مجکو انگوٹھی اسکی لو تم ۔۔۔ یہ دیو اور پر پونہر غالب رہو تم
انگوٹھی مجکو جادو کی وہ دیکہ ۔۔۔ چلے جبریل مجکو باہر لیکر
کہا قبلہ کی جانب جاؤ تم اب ۔۔۔ یہ کہکر آپ وہانسے اوڑ گئے تب

حکایت نہم از حکایات تمیم انصاری

غلامی ٹک یہاں ہمت پکڑ جا ۔۔۔ سخن کے محل پر تو جلد چڑہ جا
سخن کے گنج کی صندوق کھول ۔۔۔ نکال اوسمین سے ہیرا ابتو ہیول
تھوڑے تھوڑے عزیز انکی نذر کر ۔۔۔ وگر شیطا نکو مجلس سے بدر کر
تو بول ایسا یہ گوہر دار قصہ ۔۔۔ کہ تھوڑا بہت پہنچے سب کو حصہ
تھکا ہووے تو پی یک جام پانی ۔۔۔ پیچھے کہہ قصہ کو تو در معانی
وگر ہیول مجلس بین بکھیر اب ۔۔۔ حکایت نوین کا مذکور کر سب
عزیزان موتیان سون بھر کے کھولے ۔۔۔ کہ پھر آگے غلامی قصہ بولے
تمیم انصاری بولے یا علی تب ۔۔۔ سنو تو کیا گذرتی مجھپہ آ اب
مجھے جبریل نے جب راہ بتلائی ۔۔۔ چلا جنگل کا کھا نا گھانس چھالائی
چلا مدت تلک مین اوس جنگل مین ۔۔۔ کہ عالیشان دیکھا پھر محل مین
محل رو پیکے اینٹونسے بنا تھا ۔۔۔ اونے جو نیکے گارے سے چنا تھا
گیا مین بول بسم اللہ محل مین ۔۔۔ کہ یک لڑکیکو دیکھا خوش شکل مین

قصہ تمیم انصاری

سلیمان

سلیمان کے محل مین غل ہوا جو
لے آیا دیو جب اوس محل بھیتر
یہان جب جن رہی مجکو میری مان
تھے تابع او سکے جتنے دیو پریان
کہا پھر یا علی لڑکی کو یوت مین
مجھے کہین راہ گھر جانے کی بتلاؤ
بولی لڑکی کہ ہے سو برس کی راہ
کہان پہنچو نگا مین رہ سو برس پر
وہ لے گئی مجکو تب یک دیو کے پاس
ایسا وہ دیو تھا بدذات مردک
بولا وہ دیو تک مین کا ملا ہون
جہان بھیجو وہان آنکھون سے جاؤن
غرض جیون تیون مین عرصہ ایکدن کے
مجھے اوس دیو پر لڑکی کرا اسوار
سنو پھر یا علی اوس دیو کی بات
لگن پر جب چلا لیکر میرے تئین
بہت کرنے لگا سختی وہ بدذات

لے آیا تھا میری مان کو فدا ہو
مین نھی پوری ہوے دنون تب پیٹ اندر
میری مان مر گئی مجکو رکھی یہان
سو میرے حکم مین سب کر دیا تھا ان
گئی مدت سے سر گردان سو نہین
کہی لڑکی کہ میرے ساتھ تم آؤ
یہ سنکر پھر مین مارا نعرۂ آہ
مین گھبلاؤن اسی کے راہ اندر
نپٹ وہ دیو تھا پر خوف وسواس
کہ جو دیکھے وہ مر جاوے بلاشک
غرض بندہ تمہارے حکم کا ہون
تمہارے حکم سے کیون منہہ پھراؤن
لیجاؤن گا مدینہ گھر مین ان کے
وداع ہو کر گئی وہ اپنے استہار
ہوا پر لے اوڑا مجھ دیو بدذات
وہان جاکر کے مجکو ڈالدے کہین
ولیکن وہ انگوٹھی تھی میرے ہات

قصہ تمیم انصاری

قصه تمیم انصاری

کر اس شیطان کو مجلس سے باہر — شتابی کر دے اس قصه کو آخر
عزیزان سنتے سنتے تھک گئے اب — جواہر چنتے چنتے تھک گئے اب
عزیزان گر تمھارے پھرتے ہوں سر — تو بس قصه کتیں بولینگے کل پھر
حکایت دسویں کو اب دوست سنیو — موتی تھورے بکھیرے سو تو چنیو
عزیزان اب ذرا گھبرائیو مت — رہی تھوڑی ہی اب باقی حکایت
تمیم انصاری بولے یا علی پھر — پہاڑ اوپر سے جس دم میں پڑا گر
ایسا بھاگا میں اوسکے ڈر سے گر کر — کہ یکہفتہ تلک دیکھا نہ پھر کر
سنو پھر یا علی اک اور عجائب — دیکھا اک محل میں قبله کیجانب
عظیم الشان میں دیکھا محل جب — گیا اوس محل کے نزدیک میں تب
محل پر نور کا باران تھا جاری — پڑا تھا قفل دروازے کو بھاری
دیکھا تو قفل پر ایسا لکھا تھا — کہ مولا لاشریک ہیگا اکیلا
رکھا میں بول بسم اللہ اوپر ہات — یکایک کھلگیا وہ قفل اسدہات
ادب سے میں چلا دروازے بھیتر — ہزاران کوٹھری دیکھی میں اندر
جواہر لعل و موتی سے بنی تھی — سونے روپے کی اینٹوں سے چنی تھی
دیکھا وہاں اک محل سب سے بڑا میں — سو تب اوس محل کے اندر گیا میں
عجب خوشبوی سے صحن و سقف تھا — عجب کچھ اوس مکان اوپر شرف تھا
کر دیکھا صحن میں اک خوان نعمت — وہر ابہی گرم بھر کہ تازہ قدرت

جو تم

جو دیکھے تم جو انان لہو مین غلطان ۔ سو اصحاب نبی ہینگے شہیدان
نبی کے سات کفاروں سے لڑکر ۔ شہادت نہ پا ہوے شہدائے اکبر
سپر شمشیر سے در استراحت ۔ یہ اونکے یون ہینگے تا قیامت
یہ سنکر مین بہت حیرت رہا تب ۔ کہ رہبکے کھیل سب بوجھے وہی رب
کہا پھر یا علی چاروں کتین یون ۔ کہ اب کین راہ تم بتلاؤن مجکون
سوار ون نگے مجھے اوس محل سے کار ۔ کہے قبلہ کی جانب جاؤ ہشیار

حکایت یازدہم از حکایات تمیم انصاری رضی اللہ

غلامی بول خون آلودہ باتان ۔ کہ ہون شیطان کے مرنیکی گھاتان
میان دلسے شمشیر سخن کاڑ ۔ یکایک دوڑ کر شیطان پر جھاڑ
کہ زخمی ہو کے اس مجلس سے بھاگے ۔ سنا یارونکو قصہ پڑھنے لاگے
حکایت گیارہوین اب ل ہنس ہنس ۔ کہ تا مجلس منے زیادہ پڑے رس
عزیزان کھینچا قصہ نے عجب طول ۔ حکایت بولتا ہون اب مین ہمول
یقین ہے تم بھی سنتے سنتے تھک گئے ۔ پن اب میرے سخن بھی راہ لگ گئے
غلامی اب تیری بکوا کیتین چھوڑ ۔ سخن کے شہد کے دے مرتبان چھوڑ
تمیم انصاری بولے یا علی پھر ۔ سنو کیا مشکل آتی ہے میرے سر
چلا چند روز مین کیتک فرسنگ ۔ کہ پھر اک باغ دیکھا خوب خوش رنگ
گیا مین باغ مین کرکے قوی دل ۔ کہ دیکھا اک ولی اللہ کامل

قصہ تمیم انصاری

مجھے

مجھے اوس شخص کا پھر ترس آیا
چڑھایا اوسکو مین نے باشفقت
لگا اوسکا ترس کھانیکو مین آپ
گھڑی اک دو بٹھایا مین نے اوسکو
کہا اوترے وہ جو تھی آفتِ جان
یکایک انے دونو پانون لٹکائے
ایسے لپٹے کہ انکھیان تڑ تڑایان
مین تب کرنے لگا منت و زاری
کہا مین چھوڑ دے بندے خدا کے
کہون ای بہائی مین ہونگا مسلمان
میرے پر کودتا ہنستا وہ جاوے
وہان سے پانی پیکر پھر دوڑاوے
سدا اس باغ کے میوے وہ کھاکر
میرے پر کود سے اور مجکو دوڑاوے
بہت کچھ مین کیا پن نہین چلا زور
کہان چھوٹے وہ میری بن لئے جان
کرون زاری تو مارے سر مین ٹولے

مین اوسکو اپنے کاندھے پر بٹھایا
مین کیا جانون کہ کیا ہوگی ملامت
وہان نیکی سو کرتے ہو گیا پاپ
کہا مین نے ابھی نیچے اوتر تو
تھے اوسکے پاؤن دو چمڑے کے پنہان
میری گردنین لیکے خوب لپٹائے
میرے تن کی رگین سب پھول آیان
کہ اک ٹکی میری گردن مین ماری
تو مجکو کاٹ کھایا کچ کچا کے
تو وہ مین کاٹ کھاوے گردن و کان
مارے گردنین لگے اور دوڑاوے
جو تھک جاؤن تو پھر جکڑ لگاوے
کبے پیچان میری گردن کے اوپر
جو نا دوڑون تو گردن کاٹ کھاوے
کہا مین نے خدا کیواسطے چھوڑ
کرونین عاجزی اور روون اسرآن
میری گردنین لگی کئی پھوڑے

قصہ نسیم انصاری

اگر

اگر معلوم ہو تم ان سبھوں کو ۔ تو چڑھتے چڑھتے ماریں سب تجھونکو
وگرنہ ہوتی ہے پھر تو نہین خواری ۔ گذر جاتی تمہاری عمر ساری
کرو اک کام تم پاؤگے چھوٹک ۔ گڑہا اسبا غین کہو دو تمھین اک
تھوڑے انگور لے اسمین سڑاؤ ۔ وہ ملغوبہ ہی پھر اسکو کھلاؤ
یہ آپہین گر پڑیگا مست ہوکر ۔ خلاصی پاؤگے تم یون مقرر
مین اسکا بجا یا علی و یا کیا کام ۔ سڑا ئے انگور کیئک تو ڑ اسبہام
کھلاتے ہی گرا وہ مست ہوکر ۔ مین بھاگا وہان سے اپنے تئین کو ہو کر
خدا کا شکر کر آگے چلا مین ۔ ایسے مین پھر جوان سے جا ملا مین
دیکھون تو ہی جوان مشغول ہے ۔ کیا مین نے سلام اوسکو ادب سے
وہ بولا ای تسنیم انصاری کہہ سب ۔ کہا خوشیان کر و گھر پاس ہی اب
کہا مین نے کہ کئی کئی مدتون سین ۔ مصیبت مین نپٹ غلطان ہون مین
کہ گھر کی راہ نہین پاتی مجھے کہین ۔ کہین رستہ لگا دو تم میرے تئین
کہا اوس جوان نے مت کہو کچھ غم ۔ روانہ ہو و قبلہ کیطرف تم

حکایت دوازدہم از حکایات تسنیم انصاری

غلامی بند مت کر لیو دہن کو ۔ کھلا کر قفل در باغ سخن کو
زبان سے عطر کا چشمہ روانکر ۔ معطر بوسے مغز دوستان کر
سخن کے باغ کا ٹک سیر کر کے ۔ تھوڑے پھولون سے جب کان بھر کے

قصہ تسنیم انصاری

یہاں کسو لیے بہشتی ہی اسطور — بتاؤ مجکو یہ اسرار فی الفور

وہ پھر پاؤں نہیں بولی ہی اسگھ — سنا آواز بازو سے یکایک

کہ اے انسان تو جاتا ہی یا نہیں — بھی جلبل خاک ہو جاویگا تو کہیں

سنا میں آواز پر ہیبت — گرا بیہوش ہوکر کہا کے دہشت

کیتنک دن بیخبر وہاں پڑ رہا میں — وہاں سے اوٹھکے پھر آگے چلا میں

دیکھو ہیں باغیں پھر یک مکان ہی — وہاں اک دودہ کا چشمہ رواں ہی

وہاں پھر بھی دیکھا وہ ہی جواں میں — جو تھا دیوال کے پاؤں مکان میں

حکایت سیزدہم از حکایات تمیم انصاری

عجائب اور غرائب جو دیکھے ہم — نہ دیکھے تھے کوئی اولاد آدم

کہا میں جو لکھا تقدیر میں ہوئے — نہیں طاقت کسیکی جو لیے دھوئے

میں پوچھا یا علی اس جوانکو بات — کہ تم بتلاؤ یہ کیا ہی خیالات

تھے کون اس باغ میں خفلے پیارے — کہ مجکو پاس بھیجے تھے تمہارے

دویم بہشتی جو بڑھیا پھر تو کیا تھا — سیوم آواز پر ہیبت سو کیا تھا

چہارم نام اپنا مجھ کہو تم — کہ ایسے خوبصورت کون ہو تم

تمھیں دیکھے میرے رنج والم سب — گئے اور دل نہایت خوش ہوا اب

کہا میں سیر بیحد و نہایت — نہ دیکھے ایسی ہیں کہیں خوبصورت

کہ بولا یا علی وہ مجھ جواں سات — تمیم انصاری تم میری سنو بات

قصہ تمیم انصاری

قصہ تمیم انصاری

کہ یکدن حکم ربانی سے یکبار
گھٹا کالی فلک سے ہوئی نمودار

لگی بجلی کے چمکارے چمکنے
پون آندہی لگے بادل گرجنے

کہ ویسے مین یکایک کالا بادل
اوتر آیا وہین حضرت کے آنگل

سلام آکر کیا حضرت خضر کو
پوچھا ای ابر برسیگا کہان تو

مین برسونگا مدینہ شہر اندر
بولا بادل سے حکم رب سے جاکر

خضر بولے مدینہ کا یہ انسان
تو اسکو گھر لیجا پہنچا اسی آن

تو اسکو اسکے انگنائی مین دہر کر
پیچھے تو برس اسکے سر کے اوپر

کہا بادل لیجاؤنگا بدل و جان
پھر اس بادل لئیا وی دم اسی آن

ہوئے حضرت خضر رخصت بیر کسین
بٹھا کر مجکو اوس بادل کے دم مین

لے آیا مجکو ہی بادل یہانپر
اوتاری آکے انگنائی کے اندر

برسنے کو لگا پھر مچہہ برسات
سنائی یا علی تمکو مین سب بات

علی بولے کہ اب بلواؤ نائی
تمیم انصاری کو دیوے صفائی

تمیم انصاری کی جب ہوئی حجامت
ہی اونکی بن گئی اصلی جو صورت

تمیم انصاری کی باتین سنے جب
بھی ساری خلق بھی حیرت ہوئی سب

تمیم انصاری آئے شکل پہچانے
سو تب حضرت عمر نے بھی پہچانے

تمیم انصاری کو صورت دلائی
تو اصحابی کو تب رخصت دلائی

تمیم انصاری گھر گئے ہوکے رخصت
لگے کرنیکو ہر دم عیش و عشرت

قصہ لیلی مجنون

میرا مولود ہے در شہر سورت
یہہ قصہ فارسی تھا نثر منقول
تھی فرمایش جو کہتا بھائیکی یون
جُدا لاکر دیا اسکی اصل کو
بہت تاکید سعد الدین کی تھی
مین کی قصہ مین اسقاط او تاول
مجھے قصہ کی کچھ امید نہین تھی
سنہ ۱۲۱۸ بارہ سو اٹھارہ کے درمیان
مین نے کھمبات مین اسکو کیا تھا
جمعہ کی صبح ٹھنڈ کی سرسری تھی
یہہ قصہ اسگھڑی پہنچا ہے آخر
بیتان نو سو او پہ چالیس دو
ابھی قصہ یہان بس کر غلامی

کیا کھمبات مین چند مدت سکونت
کیا مین اسکو ہندی نظم بے مول
کہ تم ہندی کرو اس فارسی کون
تتبع مین کیا ہندی نقل کو
میان جعفر نے بھی کچھ کم نہین کی
خدا نے قفلِ دلکی کھولدی کل
ولیکن کچھ مدد ہو گئی علی نامی کی
تھی تاریخ چودھوین اور ماہ شعبان
بندھارونکی سو مسجد مین لکھا تھا
وہ مسجد دوستداروں سے بھری تھی
پڑھے سب فاتحہ حضرت نبی پہ
ہو مین اس قصہ کے فی الجملہ گن لو
درود ان پڑھہ محمد پہ مدامی

تمام شد قصہ — تمیم انصاری

شروع قصہ لیلی و مجنون کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الہی بخش مجکو نورِ وحدت
کہ جاوے دلسے میرے سب کدورت

[illegible]

کہا عورت نے شہ کو مجھے حمل ہے — سفر میں حاملہ کتنین حمل ہے
حمل کی بات جو عورت سنائی — رکھی عورت وہان کرکے جدائی
رہی باعث حمل کے جب وہ عورت — حمل کی ہوئی شہر کے بیچ شہرت
کہ ہے فرزند شہ کا اس شکم مین — ہوا مشہور سب روم اور عجم مین
تھوڑے دن بعد مین فرزند آیا — نجومی کو اونے جلدی بلایا
یہہ ساعت نیک ہے یا بد سناؤ — رکھین کیا نام اسکا تم بتاؤ
شتابی تب نجومی نے کہا یون — سچی ہے بات جو کہتا ہون تمکون
آیا ہے نیک ساعت مین یہہ پیارا — یہہ ہوگا جگ مین روشن جون ستارا
اسم تو قیس رکھہ تابع ہو رہیو — لقب اسکا تمھین مجنون کہیو
مین اوسکے طالع نامہ بیچ دیکھا — دیوانہ ہوکے یہہ جگ مین پھریگا
رکھو اسواسطے تم نام مجنون — کہ آخر کو یہہ ہووے گا سو مجنون
لقب مجنون اسم ہے قیس مشہور — عجب اوسکا سنو ہے خوب مذکور
ہوا جب پانچ برس کا وہ مجنون — کہا ماں نے اسے پڑھنے کو بھیجون
لیجا مکتب مین تب مجنونکو چھوڑی — کہی اوستاد سے اور ہاتھ جوڑی
کہ اس فرزند کو میرے پڑھاؤ — غلام اپنا سمجھہ اسکو سکھاؤ
یہہ باتین کہہ کیا اوسکے حوالے — آئی اپنے مکان وہان سے رضا لے
لگا مجنون معلم پاس پڑھنے — اہل مجلس لگے اوس پیار کرنے

قصہ لیلی و مجنون

[illegible]

کہین

قصہ لیلی و مجنون

کہین اک آدمی آکر ملا رے / اونے مجنون کتیئین یونکہ کہا رے

کہا وہ مرد سُن مجنون دیوانا / بتاؤن تجکو لیلی کا ٹھکانا

عجب وہ نازنین نازک بدن ہے / نہین اوسکے گو یا گوہر عدن ہے

پری ہے اور میان اوسکی کمر ہے / ملک ہے یا کہ وہ جن و بشر ہے

وہ قاضی کی ہے دختر نام لیلی / مصر کے شہر مین جسکی حویلی

یہہ سُن مجنون مصر کیتین چلا رے / تھوڑے دنمین مصر کو جا ملا رے

کرونگا کسطرح مین اونکو راضی / مین کیا ہدیہ لیجاؤن پیش قاضی

دھتورا آکر ایرنڈ کے دو ٹے / تھورا اور لیمڑے کربیل توڑے

لیسے جھاڑ ونکے پتے ساتھ لیکر / ہوا داخل سو مجنون مصر اندر

کہ پیچھے مصر کے عاشق دیوانے / برہ کی آگ کو گئے تھے بجھانے

مصر مین پہنچکر ہو گئے سو راضی / کہان رہتا بتاؤ شہر قاضی

گیا قاضی کنے مجنون دیوانا / وہ بیٹھا روبرو ہوکر سیانا

رکھا وے پات جا قاضی کے آگے / نہ دیکھے تھے کسی نے نا چکھے تھے

وے پتے بانٹے اوس مجلس کے اندر / تبرک کرکے بھیجے محل اندر

محل مین بانٹ کرکے سب نے کھائے / عجب ہین خوب پتے کنے لائے

دیا پتا وہان لیلی کو لیکر / انھین کھایا محبت سے پکڑ کر

چکھا جسوقت لیلی نے یہہ بیڑا / اسی بیڑے نے دل لیلی کا پھیرا

قصہ لیلی و مجنون

ہے مجنون کی ملن کی بات یونکر ‌ ‌ لکھا ہے راویون نے بہت نادر
ملے آخر ہین مجنون لیلی سن بات ‌ ‌ بہت ہین مختلف اسمین روایات
دیگر راوی نے سُن یونکی روایت ‌ ‌ کہا اسطور قصہ پڑھ ملاحت
کہ تپے جب وے لیلی نے کئے نوش ‌ ‌ محبت ہین اوڑے لیلی کے تب ہوش
یہان سے پھر تجھے معلوم ہوگا ‌ ‌ حکایت ہے سو تو آگے پڑھیگا
سیوم راوی نے ہے ایسی روایت ‌ ‌ سورہ حسم کی کرتا تلاوت
انا انزلناہ فی لیلہ پڑھا جب ‌ ‌ اسی آیت کو لیلی نے مناسب
یہہ میرا نام لیتا در تلاوت ‌ ‌ مجھے ہے یاد کرتا بے تفاوت
یہہ سنتے ہی ہوئی لیلی کو محبت ‌ ‌ کری مجنون سے لیلی بہت الفت
کہا لیلی نے جا درشن دکھاؤن ‌ ‌ ملونمین جاکے یا اس کو بلاؤن
فکر کرتی تھی اپنے دل ہین لیلی ‌ ‌ ملون مجنون سے جاکے مین اکیلی
ملون دن کو ویا شب کو اسی سے ‌ ‌ رکھی دلمین نہین بولی کسی سے
حکم ایسے ہین قاضی نے کیا یون ‌ ‌ محل کے بیچ اب تو جاے مجنون
کہا قاضی نے جا تو محل اندر ‌ ‌ چلا مجنون محل ہین شکر کرکر
گیا جب محل اندر وہ خوشی سے ‌ ‌ نہ بولا محل ہین مجنون کسی سے
مگر لیلی کے تئین وہ دیکھ ہنستے ‌ ‌ اوسی خاطر محل کے بیچ بستے
بسی مجنون کے دلمین آکے لیلی ‌ ‌ ملی لیلی کہین اوسکو اکیلی

قصہ لیلی و مجنون

کہی لیلی کہ ای جانی دیوانا | نہو نادان توہو جا سیانا
تمہارے پاؤن پر مین سر رکھونگی | ای مجنون جو کہو گے سو کرونگی
میری جان تمپہ مین قربان کرونگی | مین کعبہ جانکر پھیرے پھرونگی
تجھے آسودگی کے دے کے بوسے | چھونگی مین تمہارے لب کے خوشے
جدائی تمسے ہرگز نین کرونگی | کیا جو قول اس سے نین پھرونگی
سخن مجنون نے سنکر آنکھ کھولی | لگو میرے گلے سے آکے لیلی
گلے مجکو لگا لیلی پیاری | میرے دلکو ہی نت انتظاری
گلے لگ کر سو مجنون شاد ہوگئے | وے غم مجنون کے سب باد ہوگئے
ملین مجنون و لیلی ہر رین کو | سنا لیلی نے مجنون کی سخن کو
پڑھین قرآن مل مجنون و لیلی | نہ بوجھے بات کوئی اندر حویلی
کنیزک ایک جاگی رات اندر | اوسے آواز آیا کان اندر
دیکھی احوال سارا وہ سہیلی | خیانت پا گئی اندر حویلی
کبھی روتی کبھی ہنستی ہی لیلی | بیٹھے باہم دیگر اندر حویلی
عشق ظاہر ہوا اندر حویلی | ہوئی مجنون اوپر لیلی ہی گیلی
یہ گھر قاضی کا مجنون نے سو پارا | اپس کے دل منے کچھ نین بیچارا
کنیزک رات دیگر مین بھی جاگی | اوسیکی آنکھ سے تو نیند بھاگی
اوٹھی وہ رات آدھی کو سہیلی | دیکھون تو آج کیا کرتی ہی لیلی

قصہ لیلی و مجنون

کہا اوسکو تو یہہ شربت کو پیجا
تیرے معشوق کا ہیگا سو بھیجا

پیا مجنون نے خوش ہو کہ وہ شربت
بسا اس جام سے پایا وہ لذت

کہا مجنون کہ لاؤ اور پانی
کہ آب بہشت کی جسمین نشانی

پوچھا قاضی کہ ہے یہہ صاف عاشق
کہ سارے عاشقون پر ہے یہہ فایق

جو جانا ہین نے سو تو کچھہ ہوا نہین
زہر قاتل سے مجنون تو موا نہین

کیا نہین زہر نے اسکو اثر کچھہ
کہ دونین اب جدائی کا فکر کچھہ

اگر دونین ہو جاوے جدائی
رہے عزت بھی مٹجاوے برائی

بہانہ قحط کا ہین کچھہ لگاون
کسی ڈھب سے ہین لیلی کو چھپاون

فکر کرکے کیا وہ ایسے فن کو
جدائی کے لئے چھوڑا وطن کو

کیا قاضی نے اپنی کارسازی
کیا وہ عاشقون سے جعلہ بازی

نہین محبت انھونکی آجکل سے
لیلی مجنون کی ہے روز ازل سے

فکر قاضی نے کی چھوڑون مصر کو
تھوڑے دن جا رہون دیگر شہر کو

مصر سے وہ چلا لیلی کو لیکر
جدا مجنون سے کر مجنون کا دلبر

مسافر ہو کہا وہ شہر قاضی
کہ اس مجنون کو کرتا ہو نہین راضی

چلا وہ چھوڑکر حجرے حویلی
پچھوڑا محل مین کوئی ایک سہیلی

گیا جب چھوڑ وہ قاضی مصر کو
کیا ظاہر اونے اپنے ہنر کو

چھپا مجنون سے لیلی پیچلا ہے
برہ کی آگ مین مجنون جلا ہے

قصہ لیلی و مجنون

سنو بارہ دگر لیلی ہی بولی | زبان کو بین نے ہولا چار کھولی
ہوئی سب تن بدن مین میرے ہولی | لگائی باپنے مجھے دلین گولی
نہ لانا کچھ وہم تم اپنے دل مین | یہان رہنا ملونگی تھوڑے دنمین
دیا مجنون کو لیلی نے دلاسا | فکر مت کر خدا بر لائے آسا
تھوڑے دنمین ملونگی آکے تجھ سے | بھرے تھے چشم ان دونون نے غم سے
کہا مجنون نے سُن لیلی پیاری | لگے آلگ میرے ہی انتظاری
گلے سے جب لگی مجنون کے لیلی | ہوئے معشوق و عاشق دونو بھیلی
لگا آنکھون سے اونکی آب چلنے | لگے ساتون سما او سوقت پھٹنے
کہا مجنون نے ای معشوق لیلی | ملیگی کب مجھے اب تو اکیلی
مجھے تو کب ملے معشوق میرا | نکل کر جائیگا اب جیو سو میرا
لگا تب آہ کر مجنون سو رووے | پچھاڑین کھاکے اپنی جان کھووے
جدائی کی اگن سو کب بجھے ہی | مگر جب یار او سکا آملے ہی
ای عبد اللہ چل اب اس مکان سے | لکھون لیلی و مجنون کے بیان سے
کہی مجنون نے لیلی کو زبان سے | نیا زور از سب اوس دلربا سے
بلا سے ہم مرین تم مرنے دیجین | وہم میرا نہ کر تو تم سو دل مین
ای لیلی اب تجھے سونپا خدا کون | نپوچھو ایکدم تم سے جدا ہون
تیری تصویر کا نقش دل مین | بسی تو آنکھ میرے بدن مین

قصہ لیلی و مجنون

ہوا تب قاصدِ قاضی مصر کو
وہ قاضی پھر مصر کے بیچ آیا
حویلی آکے جب دیکھی ہی خالی
کہان ڈھونڈھون مین تجکو یار مجنون
ای مجنون یار مجنون یار مجنون
تو مجکو کر گیا ہیگا دیوانی
مجھے نین نیند کچھ تیرے سوا ہی
نہ خوش لگتے مجھے یہہ باپ مائی
برے لگتے مجھے یہہ بہن بھائی
لیا تیرے سوا اس دل نے بیراگ
مین تیرے ہاتھ ای مجنون بکائی
تیرا یہہ درد و غم کسکو کہونگی
یہہ درد و غم سنو اسپر گذرتے
کہے لیلی مجھے مجنون بتاؤ
مین اوس جنگل منے جا کر بسونگی
مین نے لیلی کے دکھ سب کہہ سنائے
مین دیگر بات بھی تمکو سناؤن

چلو جا کر رہین اپنے نگر کو
تو سن لیلی نے مجنون وہان نہ پایا
گئی اوسوقت سب لیلی کی لالی
ہوا غم دلین تیرا میرے افزون
گیا دلین پھر آکر پیارا کہون
مین چھوڑی تجھ بنا کھانا و پانی
کسیکی بات میرا دل نہ چاہے
پسند آتی نہین کسکی سگائی
ترک دل نے کیا دائی دوائی
لگائی زیور و پوشاک کو آگ
گلے سیلی والفی ہین سلائی
تیرے اس درد سے ہردم مرونگی
کہ جون دریا مین موج موج چڑھائے
جنگل مجنون کا چلکر مجھے بتاؤ
جہان مجنون رہا جا کر رہونگی
غرض قصہ منے جو مجکو آئے
نمک گھائل کلیجے پہ لگاؤن

میرا محبوب مجکو کہہ گیا ہے — اسی جا پر مجھے وہ رکھ گیا ہے

خوشی سے وہ کھڑا تھا اس جنگل مین — کہ وہ لیلی کو چاہتا اپنے دل مین

خدایا اب مجھے لیلی دکھا دے — برہ کی آگ اب میری بجھا دے

لیلی مجنون تو ظاہر مین جدے تھے — ولے باطن مین وے دونون سو یک تھے

جدے مت بول تو لیلی و مجنون — حقیقت مین تھے وے سو ایک دونون

سخن راوی سے یون مینے سنا ہے — اوسی موجب بیانین نے لکھا ہے

سنو وہ بات جو یارو نشہ ہے — سنو ایک روز کا بہا یو ذکر ہے

فصد یک روز وہ لیلی لگائی — سو وہ رگ قیس کا بھی خون لائی

لہو تھا ہاتھ سے مجنونکے جاری — کھلائی ہے فصد لیلی پیاری

تھی یکدن یاد مین مجنونکے لیلی — کہ کیون آو یگا مجنون در حویلی

اوسے اوس یاد کا چھبتا ہے کانٹا — یکایک آ اوسے پتھر نے کاٹا

کہا لیلی نے پتھر کو پھر اکر — میرے اس حال پر کچھ تو رحم کر

طمانچہ تیز سے اسکو لگائی — وہ پتھر کو زمین اوپر گرائی

خدا کا خوف رکھ کچھ اپنے دل پر — نمک تونے لگایا ہے زخم اوپر

جبھی مارا تھا لیلی نے وہ پتھر — طمانچہ آلگا مجنون کے تن پر

تو سن کہتا ہون پھر احوال مجنون — کہون قصہ سنو باور و افزون

کہ چہ ڈھگئی خاک تھی مجنونکے تن پہ — اوگے کئی جھاڑ بھی اسکے اوپر

قصہ لیلی و مجنون

عشق کی جو نشانی تم سو جانو
عقل کو [illegible] اونکو پہچانو
اول ہی عشق کی ایسی نشانی
کہ مارے آہ [illegible] وہ ناگہانی

[illegible]

قصہ لیلی و مجنون

بلانے بھیس درخت کا بنا یا — ڈرانے کو یہہ ہو نظر آیا

اسی سے بچکے کب جاونگا گھر کو — کہا دل کو کہ بیلے توڑ کہاو

نیچے اوس جہاڑ کے بیلے بھرے تھے — کہ بیلونکے تلے مجنون کھڑے تھے

اونے اوسجا سے جو بیلے کہاے — لکڑہار یکے مجنون نظر آئے

مرد یہہ سوکھہ لکڑی کیون ہوا ہے — یہہ لکڑہ ون بیچ لکڑی کیون ہوا ہے

نہ ہلتے ہاتھہ اور پاؤن سے چلتے — نپایا ہوش لیکن ہونٹھہ ہلتے

گیا نزدیک وہ آواز سُننے — ڈرو مرجان اوسکے لب سے چننے

ہوا نزدیک جو دیکھا ادب سے — اسم لیلی نکلتا اوسکے لب سے

وہ تب سمجھا کہ یہہ مجنون دیوانا — لیلی کے نام کو سنکر پہچانا

لکڑہارا گیا جب اپنے گھر مین — کیا جا بات یہہ اپنے نگر مین

لکڑہارے نے عورت کو کہا جا — کہ جا کر بات یہہ لیلی کو سمجھا

تو جا لیلی کو اب یون کر سناو — کہو سب بات ظاہر نا چھپاو

لکڑہار یکی عورت گئی محل مین — کہی لیلی کو رکھہ مجھہ بات دلین

کہ جسکو رات دن تو ڈھونڈھتی ہے — خبر جسکی تو ہر دم پوچھتی ہے

مین اوسکی لے خبر تجھہ پاس آئی — میرے شوہر نے سبھی ہے سُنائی

میرا خاوند اوسے ہی دیکھہ آیا — جو مجنون ہے تیرے دلمین سمایا

تیرے ہی نام کا ہے ورد اوسکو — تیرا لیلی بڑا ہے ورد اوسکو

کیا تو نے مجھے بھی غم سے آزاد | رکھے ہردم خدا انکو بھی دلشاد
بزان اوسکو کہا لیلی نے یونکر | چلو جاوین سو مجنون ہی جہانپر
وہان سے نیم شب لیلی ہے نکلی | ترک کر رات کو چھوڑی حویلی
گئی لیلی جہان مجنون کھڑا تھا | کہ لیلی نے جہان اونکو رکھا تھا
سُنی تھی جو اُنے اونکی زبانی | رکھی تھی یاد جنگل کی نشانی
اُسے تب دیکھ وہ لیلی پکاری | چشم کھولو تمن پہ جان واری
دیکھی لیلی کو سوکھا ہی وہ مجنون | گئی وہ سوکھہ لیلی دیکھہ مجنون
بدن لیلی کا سوکھا اسگھڑی مین | بلا مجنون کے سر اوپہ دھری مین
میرے کارن بدن اپنا سکھایا | کرون کیا اب دوا اسکی خدایا
اسی افسوس مین گئی سوکھ لیلی | پکاری روئی ہوگئی سوکھ لیلی
سُنا مجنون نے جب آواز لیلی | سو تب آنکھہ مجنون نے ہی کھولی
نظر مجنون کی لیلی پہ پڑی جب | کہا مجنون نے لیلی کیون چھڑی اب
ایسی لاغر ہوئی کیون ایکدم مین | کرونمین جان قربان آ قدم مین
تصدق جان تجھہ اوپہ کرونمین | تیرے بدلے بلا لیکر مرون مین
وہ مجنون مرگیا یہہ بات کہکر | بزان لیلی گری اوسکے قدم پہ
گلے مجنون نہ مین تجھکو لگائی | تجھے مین ڈھونڈھتی جنگل مین آئی
نہ کی کچھہ بات مجنون کیا ہوا رے | میرے کارن تو دنیا سے گیا رے

قصہ لیلی و مجنون

قسم تجکو زلف کے بال کی ہی
قسم تجکو سو تیرے خال کی ہی

قسم تجھہ کان کی سُن کان دھر کر
قسم تجکو سو بینی کی سراسر

قسم تجھہ لب کی و زنخدا کی قسم ہی
تجھے دندان تیرے کی قسم ہی

ہزاران قسم گرچہ کوئی دیوے
جواب ہرگز موا اُسکو نہ دیوے

اگرچہ قسم سے جیتا ہو جاوے
تو سارا ملک قسمون سے جلاوے

عجب قسمونکی کرتا ہی تو تکرار
تو کر قاضی جنازہ ہو کے تیار

کرے کیا درد والا رہ سکے نین
یو نہین بوجھو موا تو کب جیا نین

ای عبداللہ قسمان کب تک لکھیگا
موا سو جیو تا ہرگز نہ ہوگا

کیا مادر نے اوسکی چاک پشواز
سنونگی کب میری بیٹی کا آواز

کھلے سر ہو پکاری وہان سہیلی
کہ ہمسے کب ملیگی آکے لیلی

سُنو مجنون و لیلی ایک ہو گئے
کہ جیسے دودھ اور شکر سے مل گئے

جیسا مجنون نے اپنا جی دیا رے
دیکھو معشوق لیلی کو پیارے

مرد مجنون سا مین نے کہین نپایا
کسی عورت پہ نین لیلی کا سایا

عشق اب سُنکے کرتے مرد عورت
ولیکن عشق کے پانے کو مدت

سنو اب عورتو نین کچھہ وفا نین
وفا نین ہی وفا نین ہی وفا نین

ہزاران چھند ہین سُن عورتو نین
ہزاران کید مین سُن عورتو نہین

زبان پر جھوٹ اور دل مین دغا پر
دغا پر عورتین بوجھو سراسر

قصہ لیلی مجنون

ای مجنون حکم حق آیا ہی ایسا
تجھے خالق نے درگہ مین بلایا

کہا ہین تنے ملک کو یون پھر اکر
کہ تو لیلی کی آصورت بن اکر

تبھی نکلے بدن سے جیو میرا
ترت ہو جائیگا تب کام تیرا

ہین لیلی دیکھکر پھر جیو دونگا
قسم ہی جو کہو گے سو کرونگا

قسم مجکو ہی لیلی کی چشم کی
قسم مجکو ہی لیلی کے جسم کی

قسم کھائی ہین جب آگے ملک کے
ملک بولا تبھی ایسا فلک کے

کہا اب ہین رضا لاؤن خدا کی
کہونگا حق کو یون کہتا ہی خاکی

ملک لیکر رضا مجھسے گیا ہی
میرے خالق کو جا یونکر کہا ہی

سبھی تو جانتا ہی اے میرے مالک
سبھو نکے دلکا تو ہیگا سو مالک

کہا مجنون نے وہ تو جانتا ہی
دلو نکے بھید کو پہچانتا ہی

حکم رب نے کیا پھر اوس ملک کون
پکڑ جا شکل لیلی پیش مجنون

میرا ایہہ دوست ہی مین دوست اسکا
تو کر اسواسطے چاہا سو اس کا

کہے جو کچھ تجھے اس ہی طور کریو
تو میرے دوست کو جا فرح کریو

فرشتہ بعد ساعت کے جو آیا
وہ لیلی کی بنا صورت دکھایا

اونے پیغام یون آکر سنایا
کرے رب عاشقونکے دلکا چاہا

حکم رب کا ہین آیا ہون تجہ کن
چلو تم ساتھ میرے اب سو رب کن

تجھے لیلی کا جب چہرہ دیکھایا
دیا ہین جیو اور مقصد کو پایا

تو عاشق ہوکے کر رب پہ بھروسا
جو دانہ عشق کا خوش ہوکے کھاوے
ڈوبے جو عشق کے دریا کے اندر
عشق کی آگ مین بیٹھے جو جا کر
رکھے جو عشق کا خنجر گلے پہ
جو آرا عشق کا کھینچا سر پہ
جو تیغ عشق سے گردن کٹاوے
رہے جو عشق کی مچھلی کے اندر
عشق کے مرض جو کھینچے جہانین
کرے جو چاہ مین استاد اپنا
پڑھے عابد اگر قصہ ہمارا
قصہ پڑھتے ہی وہ عاشق ہوجاوے
و تسبیح توڑ کر دانے کو واری
پٹک ڈالے کتابون کو بغل سے
وصیت ترک کر چھوڑے تلاوت
وہ جاوے بھول کر نظم و نثر کو
ای عبد اللہ عشق کعبہ ہے تیرا

لکھا قصہ کے اندر مین نے جب
وہی آدم صفی اللہ کہا وے
نجی اللہ کہین اسکو سراسر
خلیل اللہ کہاوے دوست اکبر
ذبیح اللہ بولین اوسکو اکثر
ذکریا وہ ہوجاوے فلک پہ
وہی یحیی خلق اندر کہلاوے
کہینگے سب اسے یونس برابر
ہووے ایوب وہ ساتون سماعین
کہین یوسف وسے اوستاد اپنا
تو مٹجاوے سبھی دلکا اندھارا
مثل مجنون کے وہ مجنون کہاوے
ترک دنیا کو کر کرتے کو پھاڑے
وہ دنیا دین کے گذرے شغل سے
کہ جسکو عشق کی پہنچے طراوت
جو کوئی پاوے محبت کے اثر کو
یہی اسود یہی زمزم ہے تیرا

قصہ لیلی و مجنون

محمد

محمد کی جو امت ہے اونھون کو | لیجا جنت بین تو مولا سبھونکو
یقین لاتقنطوا تونے کہا ہے | رکھو امید بخشش کی کہا ہے
اول آسان کر تو سبکی سکرات | یہی درگہ مین ہے میری مناجات
یہہ عبداللہ کی سن تو مناجات | طفیل حضرت صاحب کرامات
قبر مین روشنی کر مثل مہتاب | طفیل چار یاران آل و اصحاب
کرین پرسش جہان منکر نکیران | جواب باصواب آوے اسی آن
حشر کا روز جب ہوویگا اظہار | رحم کر سب کے اوپر تو ای غفار
رہے تو پلصراط اوپر مددگار | فضل تیرا وہان ہووے مددگار
ہووے میزان کا جب شور او شار | وہان تو لاج میری رکھہ ایغفار
مجھے سب گھاٹیون سے پار کر کر | دلاوے بہشت تو مجکو عطا کر
میرے سے ہی خطا تجھہ سے عطا ہے | سراسر آدمی تو پر خطا ہے

الانسان مرکب مع الخطاء والنسیان

میرے دادے نے کیا تھا ایک گنہ جب | حکم آیا نکل تو بہشت سے اب
اول اون نے صفی کا نام پایا | حکم فرشتیونکے تئین سجدیکا آیا
خلافت کا اسی کو تاج بخشا | تخت تو صدر جنت کا تو بخشا
ہوئی جب اک نافرمانی انھون سے | کیا خارج اوسے جنت برین سے
یہان دم مارنیکی جا نہین ہے | کرے گر فضل تو کچھہ ڈر نہین ہے

قصہ لیلی و مجنون

عدل کر تو میرے پر یا اتہے — فضل نہین چاہتا تجھسے اتہے
یہی ہی عدل میرا سن ای کمال — نہین تجھ پر ظلم ہیگا ای فاضل
جتا سو یا تھا تو پتھر کے اوپر — اتارہنے تو دے چھاتی کے اوپر
عرض یونکی سو اس بزرگ نے بر حق — کہ ہیگا جن و انسان کا تو خالق
فضل درکار ہی تیرا ای غفار — کہ مین بندہ سو تیرا ہون گنہگار
بخش تقصیر کو میرے سراسر — اوٹھا سینہ سے میرے تو یہہ پتھر
فضل کر کے خدا نے تب اوتارا — ہوا یہہ فضل حق کا آشکارا
فضل مانگو ہمیشہ تم خدا سے — رہو تابع محمد مصطفی کے
کہ بے پروا خدا ہی یار جانی — کہ یہہ ہی بات اوسکی سن بیانی
بزان اک دوسری بھی یاد آئی — موافق اوسکے بھی دلشاد آئی
سنا راوی سے یون ہین نے روایت — کہی مجھسے اونے ایسی حکایت
محمد ایکدن تھے گھر مین بیٹھے — صدیقہ عایشہ کے بر مین لیٹے
عرض خدمت مین بی بی نے کیا یو — کہ یا حضرت کہو یہہ بات مجکو
سناؤ حق جو بے پروا ہی بالا — بتاؤ مجھکو معنی ہمیشا لا
کہا حضرت نے تم پوچھو نہ بی بی — یہہ معنی ہونگے اونسے بات قلبی
بجد ہوکے حضرت نے یون بولے — زبان پاک سے یہہ حرف کھولے

وما اوتیتم من العلم الا قلیلا

قصہ لیلی و مجنون

ہوئی قصہ کی اب یہان سے تمامی | کرو تم عاشقونکی سب خدامی
مین عبد اللہ واعظ ابن اسحاق | خدایا بھیج میرے غم کا تریاق
شروع قصہ کیا دسوین صفر کو | وہ دن تھا پیر کا وقتِ ظہر کو
ختم دسوین ربیع اول کیا ہی | گیارہ سو چھنون اندر لکھا ہی
ربیع اول کے سن تو ماہ اندر | وقت تھا ظہر کا دن شنبہ جو ستر
مہینے ایک مین قصہ لکھا ہی | شنو سو تمین یہہ قصہ بنا ہی
شروع قصہ کیا گونڈل کے اندر | اوسے پورا کیا دھوراجی بھیتر
بھیجو یارو درود ان تم ہزاران | نبی پر آل پر اور چار یاران
خدا کا قہر ہو اوس روسیہ پر | کہ جو اصحاب احمد کا ہی منکر
کہو کلمہ نبی کا پاؤ جنت | ملے تمکو امان روزِ قیامت

تمام ہوا قصہ لیلی و مجنون کا

شروع قصہ چور و قاضی صاحب کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کرون حمد اول خدا پاک کا | کرن ہار صاحب جو افلاک کا
نہین غیر اسکے کوئی کردگار | کیا جسنے دونون جہان آشکار
وہ خالق ہی قادر اوسے اختیار | وہ ہی سارے عالم کا پروردگار
ملک اور فلک اور زمین آسمان | رکھا اوس او پر عرش و کرسی عیان

قصہ چور و قاضی

امیرون

امیرونکے صدیق ہینگے امیر | سعادت ولایت شرافت پذیر
مشرف مکرم معظم ہین وے | مقرب مظفر نبی نور سے
ابابکر اونکا ہے روشن خطاب | نبی کے ہین اصحاب عالیجناب
عمر سرور دین عادل تمام | وے ہین پیر پیران امام انام
اور سرور ہین فاروق اونکا لقب | وہ فیاض فیروز والا نسب
عدالت مین مشہور از مہر و ماہ | وے کشورستان تھے فضیلت پناہ
حیا کی وہ معدن کہ عثمان ہین در | محبت نبی سے لے تھے بہرہ ور
نبی کی دو دختر ہین خیر النواز | لے تھے راز واقف دو عالم نواز
علی شاہ مردان دلدل سوار | اتھا فتح کا ہاتھ ہین ذوالفقار
علی شاہ مردان صفدر سدا | ہوا غیب سے اونکو حیدر ندا
نبی کے وہ داماد تھے شہسوار | کئے کفر بنیاد کو خوار زار
رہے چار یارون سے راضی خدا | الٰہی بخش نور تیرا سدا
کرون مدح اب مین بڑے پیر کا | قدم اونکا سایہ ہے مجھ پر سدا
محی الدین انکا ہے روشن لقب | بزرگی انھون کو دیا آپ رب
محمد جو معراج کو جب سدھائے | سنا ہون اشعار یہ کام آئے
ہین کیونکر نہ انپر سے قربان جاؤن | کہ تھا بیٹھ جکی پہ حضرت کا پاؤن
اوتر بارے حضرت اسی ٹھار پہ | مناجات مانگے ہین رب پاس پھر

قصہ چور و قاضی کا

احادیث

احادیث آیات سے ہی بیان | تمن پہ عزیزان کرو نمین عیان
حکایت لکھا ہون بہت بے بدل | سو اسکو مین لکھتا ہون نادر نول
تھا مشہور اسکا سو ہارون نام | ہمیشہ کرے راج با فرح تام
زمانہ مین قاضی تھا اسکے سو ایک | شریعت پناہ تھا بہت وہ بھی نیک
تھا ہر اک علم مین وہ روشن ضمیر | عبادت قناعت مین تھا بینظیر
محی الدین قاضی کا سُن نام تھا | سبھی خلق کو اوس سے آرام تھا
شرع دین تھا بابکا اسکے نام | شرع دین کرتا بیان صبح و شام
کہ یکرات کھولا انے یک کتاب | مطالع جو کر دیکھتا اسکے باب
کہ یون دیکھتا ہی لکھا ایک ٹھار | نبی نے کہی ہی خبر نامدار
اخ الموت ہی نوم بولے نبی | یہہ سُن آنگ قاضی کا لرزا سبھی
بھی دیکھا ہی قاضی نے دیگر مقام | حدیث پڑھکے بولے نبی والسلام
کہ ہی موت کا بہائی غفلت کو جان | سُنا اور قاضی پکڑا اپنے کان
کہا یون نبی نے حبیب الصلوٰۃ | کہے فی الجنان ہی وہ بُستان کی بات

احب الصلوٰۃ فی الجنان والبستان

اِی لوگو کرو باغ مین تم نماز | کرے لطف تم پہ خدا کارساز
وہ قاضی شریعت مین تھا پُرہنر | کیا ترک سونیکو اپنے اوپر
اسیطور دل بیچ نیت پکڑ | غسل کر بدن کو کیا پاک تر

قصہ چور و قاضی

قصہ چور و قاضی

خرابی سے آگر کرے مجھ پہ زور | یکایک مچاوے میرے پہ وہ شور
اسی فکر مین ہو کے نکلا بہار | اندھار مین چلتا تھا بے اختیار
قضارا اوسی رہ چھپا ایک چور | وہ پہچانا قاضی کو دیکھ اسکا طور
کہا چور دل مین مجھے اب ہی لاب | لٹون کپڑے قاضی کے اب مین شتاب
یکایک جو قاضی گیا اوسکے ٹھوڑ | اوٹھا کھینچ تلوار عیار چور
پکارا وہ قاضی کو تب شور کر | کھڑا رہ اسی جا کہے جاتا کدھر
وہ قاضی بیچارا ہوا در خطر | لگا دیکھنے چور پہ کر نظر
کہا اوسکو ای چور عیار تو | تو پکڑا ہی کیا ہاتھ مین کار تو
خدا کی نہ دہشت نہین کچھ ترس | دنیا کا لگا ہی بہت تجھ حرص
تو تلوار ننگی کھڑا ہی پکڑ | نو آیا ہی دل سخت ہو کھینچکر
تو ایمان اس فعل پہ کھوئیگا | تیرا حال عقبی مین کیا ہوئیگا
لگا بولنے چور قاضی سنکہ بات | ای قاضی سنو تم میری ایکبات
اگر خوف رب کا نہوتا مجھے | اسی تیغ سے مارتا مین تجھے
ای قاضی دے کپڑے تیرے نکال | غرض ہی مجھے دستاری نکال
یہہ سن بات قاضی کہا اوسکو پھر | چھوکارا ہین گھر کو جاتا ہون پھر
مجھے چھوڑ ای چور تا گھر کو جاؤن | دگرہ بار ہرگز نہ اس رہ پہ آؤن
سراسر خطا مین کیا ہون اناں | خدا واسطے چھوڑ میرا خیال

قصہ چور و قاضی

نہین ایسی آیات سے تجھ خبر	تو کس طور کہو یا ہی اپنی عمر
او قاضی لگا کہنے یون چور سات	وہ کیسی ہی آیت کہو مجکو بات
اوّل ہی انا زینا کو تو مان	کواکب و حفظا یقین سے تو جان

اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِزِیْنَةِ نِ الْکَوَاکِبْ

یہہ آیت دویم کے تو معنی ہین	بروجا و زینا ہا للنظرین
بھی والشمس والقمر اور والنجوم	مسخرات بامرہ دہر اسمین فہوم

وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٍۢ بِاَمْرِہٖ

ہی والشمس بجری چہارم کہا	تو سُن کان دھر مستقر لہا
پنجم لا العلمون کا ہیگا جواب	عدد السنین آئی ہی والحساب
ششم لا الشمس ینبغی سن کہا	بھی ان تدرک القمر ہفتم کہا
ہشتم والسمائے ذات البروج	کر اپنے بدن سے تو کپڑے خروج
اس آیات سے تجکو انکار ہے	جہا نمین تجھے کون قاضی کہے
قاضی نے یہہ آیت سُنی چور سے	ہوا بہت حیران یہچان سے
وہ عاجز ہوا بہت اور لاجواب	لرزنے لگا دل مین وہ بیحساب
کہا دلمین قاضی سُنو ایک بات	اسے کام کیا آیتون کے ہی سات
بزبان یون کہا سُن تو عیار چور	کہ جو ذہین رکھتا بہت ہے تو زور
نجومی تو ہی سب سمجھتا حساب	میرے سوال کا دے تو زودی جواب

قصہ چور و قاضی

حدیث نبی اونپہ ہووین درود ۔ تو اسکے اوپر کام کر اپنا زود

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ

جو فرمائے ہینگے رسولِ خدا ۔ مسلمان ہی اسکو کرنا ادا
جو المسلم من مسلمان کہے ۔ ہی المسلمون اللسانی کہے
مسلمان وہ جو مسلمان کو ۔ نہ آزار دے کس بھی انسانکو
نبولے زبان سے کچھ اسکے تئین ۔ جو بولے تھے حضرت سو بولا ہوین نہین
یہی بات سن چور قاضی کیتئین ۔ لگا بولنے چور قاضی کے تئین
خدا بولتا ہی سو قرآن مین ۔ ہی آیۃ عجب وہ میرے دہیان مین
سو مین بولتا ہون تیریکو ابھی ۔ وتکلمنا ایدیہم کہا ہی ربی

وَتُكَلِّمُنَا اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا

تو فردا قیامت کیتئین دستِ پا ۔ دیوینگے گواہی خدا پاس آ
مین بیٹھا تھا اپنے جنگل کے میان ۔ تو آکر پڑا میرے جنگل میان
مین کچھ تجکو گھر سے تو لایا نہین ۔ تجھے لا کے جنگل مین ڈالا نہین
شتابی اوتار اپنے جامہ کیتئین ۔ مجھے دیر ہوتی ہی جانیکے تئین
قاضی نے کہا تو نہ دے مجکو رنج ۔ کہ دیتا ہی آدم کیتئین دیو رنج
تو ہی بھوت جن یا بلا ہی سو بول ۔ حقیقت تیری کہہ سبھی مجھ سے کھول
کہا چور اسوقت قاضی کو یون ۔ اگر دیو مین ہون کہ کافر ہی تون

یہہ فرمائے سبکو نبی کریم ۔ حدیث ہی انھونکی سنو تم قدیم

اَھْلُ الْقُرْاٰنِ اَھْلُ اللّٰہِ خَاصَّۃٌ

کہے اہل قرآن اہلِ خدا ۔ سو یون بولتے ہین نبی الہدا

پڑھے جو کہ قرآن وہ خاص ہی ۔ خدا کا بڑا اوسسے اخلاص ہی

وہ پیارا خدا کا ہمیشہ ہے خاص ۔ وھرے پیار اوسپر خدا بیقیاس

پڑھن ہارا قرآنکا ہو نمین مدام ۔ مجھے یاد سا تون قرأت تمام

زبانپر میرے ورد اور یاد ہی ۔ اور پڑھنے ستین دل میرا شاد ہی

لگا پوچھنے اوسکو قاضی شتاب ۔ تو کیا ہی سو پڑھتا مجھے دیجواب

لگا بولنے چور قاضی سنگات ۔ پکڑ ہوش قاضی ذرا سنلے بات

اول ہیگی عمرو کی تو روشن قرأت ۔ بھی عاصم کی دوسری میری تو بات

بھی حضرت علی کی سو سیوم قرأت ۔ چہارم ہی عثمان کی باصفات

ہی نافع کہ پنجم کسائی ششم ۔ ہی ہفتم او حمزہ کی نادر اتم

دیا سات قرأت تجھے مین انال ۔ ابھی جامہ اپنا بدن سے نکال

سُنی آیتان چور سے وہ تمام ۔ کتابان حدیثان سو اسکو قیام

بھی قاضی وہ بولا نہ دہشت تجھے ۔ ظلم میرے اوپر نہ کرنا تجھے

خدا ظالمون پر ہی لعنت کیا ۔ ہے ظالم او یہ بھیج قرآن دیا

لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ

قصہ چور و قاضی

اگر

قاضی نے کہا یہ تو کر کام تو
خدا روزی دیوےگا سو جان تو
ای چور روزی کو سرکار ... جان
نکالو نے اسکے قاضی ...
عمل کر ارے چور تو بہ ...
وفی السماء رزقکم وما توعدون

اگر رحم تمپر کروں میں اتال
تو غصہ کرے مجھ پہ وہ ذوالجلال

قوی گر ہے تو مال رکھتا بہت
رحم کیوں کروں میں ہوں مفلس نہت

میں بھوکا ہوں ہے پیٹ تیرا بھرا
اسی واسطے میں کیا تجھ کھڑا

میں کس طور تجکو ابھی چھوڑ دوں
اکیلا آج گھر سے تو آیا ہے کیوں

اوٹھا شور کر چور قاضی اوپر
کہی اک رباعی لنے خوب تر

جو بدکار ہووے سو ڈرتا نہیں
کسی کا مددگار ہوتا نہیں

جو جاہل اچھے اسکا ہی نام کیا
بھلی پند نہیں اسکے تیں کام کیا

جو ہے تجھ کنے سو نہیں کسکے پاس
سبھ دلیں بولا ہوں نہیں تجکو جاس

کہ بھوکا ہوں میں اور کہتا ہے تو
تجھے چھوڑ تجھ پر کیوں رحمت کروں

کہا تب ہے قاضی نے بندہ خدا
تو کر کام اپنا قرآں سے سدا

کہ کہتا ہے اسطور خالق جہان
آپکے وہ شیریں فرقان میان

کہے والذین اوتوا العلم او
کہ درجات کہتا ہوں میں اسکو تو

والذین اوتوا العلم درجات

علم جو پڑھے اوسکا درجات ہے
یہی بات سن چور یوں کر کہے

جو عالم کنفس واحد سو کہے
خدا اوسکا بہتر جو شاہد رہے

جتے حاکمان سب ہیں آپس میں بھائے
گو یا سکو ہیگی جنی ایک مائے

تو میرا میں تیرا نو مت کر فکر
دے جامہ شتابی سے اسباب پر

قصہ چور و قاضی

نحن قسمنا بینهم معیشتهم فی الحیوة الدنیا

هل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون

ای قاضی خدا تجھ سے بیزار ہی — خلایق کو تجھ سے بھی آزار ہی
سو جس شہر اندر رہو تم مدام — جلے شہر فی الحال وہ سب تمام
ای قاضی تو عالم کہلا کر اتال — شریعت مین کسد ہات چلتا ہی چال
حدیثون کا حضرت کے کرتا خلاف — نبی آپ بولے حدیث ایک صاف

نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ

وہ مومن کہ جسمین عمل نیک ہی — ہمیشہ خدا کے وہ نزدیک ہی
عمل نیک تجھمین نہ دستا ہی ایک — تجھے کیون کہون نہیں قاضی ہی نیک
وہ قاضی لگا بولنے چور سون — ای مفسد و بدکار مجھ بول تون
یہہ سن چور قاضی کو بولا شتاب — مجھے اب تو بولا ہی مفسد عتاب
ہوا مجھ پہ لازم کہ تیرا لب سی — بیون تجھ سے خچر کرون تجھ نراس
مجھے اب دیا ہی تو مفسد کا نام — کہ مفسد سے ہرگز نہو نیک کام
خدا نے یہہ آیت دیا بھیج ایک — جو مفسد کی حقمین کیا ہی سو دیکھ

اِنَّ اللّٰهَ لَا یُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ

عمل نیک مفسد سے ہووے گا کب — اسی وہات آیت یہہ بولا ہی رب
وہ قاضی لگا بولنے چور ساتھ — حکایت کہون تجکو سن میری بات
بیابان جنگل مین پھرتا ہی تو — بلاؤن سے ہرگز نہ ڈرتا ہی تو
تجھے دیکھتے سب ہمیشہ سے چور — تو پھرتا ہی ہر روز سب کے حضور

قصہ چور و قاضی

کئی روز کھاتا و بیٹھا گھر مین
خدا جسکو دیویگا گھر دار مین
تو برکت اسے کیون نہو بیشمار
اوسیکو مین بیٹھا نکالا بازار مین
مجھے وسیلا ہو بیٹھا زر بیشمار
بنی جو تیرا اور تیری ازار
بیکار اسکے میرے ہم بین
تیری ایک پگڑی مجھے بہت داری
ملے گھر مین روزی ہی بیٹھا تھی
مجھے اسمین برکت ہووتی تھی
نہ جاوے یو مجھے چھوڑون تو کیون
کہا چور قاضی کو پھر کر یون

تو برکت اسے کیون نہو بیشبا
وہ قاضی ہی یارا ہوا جل کباب
کہا چور کر شور اسکو شتاب
میرا کیون کیا ہی پریشان دل
قیامت کے دن کو تو ہوگا خجل
حدیث ایک فرمائے ختم الرسل
اسی پر کر اپنا تو سنکر عمل

قصہ چور و قاضی

اِتَّقُوْا دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ وَلَوْ كَانَ كَافِرًا

اگر کوئی کافر یا مومن ستائے
ستم اوسکے اوپر کرے نا سزائے
خدا اوسکی دعوت کو کرتا قبول
یون فرمائے ہینگے خدا کے رسول
ہین مظلوم ہون اور ظالم ہے تو
تو کر خوف ایچور مظلوم سون
لگا چور کہنے کو قاضی سنگات
پکڑ ہوش قاضی میری سن تو بات
لگا چور قاضی سے کرنے کلام
خدا اپنا غفار کہتا ہے نام
میرے سب گنہ کو کریگا معاف
فضل سے کریگا مجھے پاک صاف
کرے معاف مجکو تو ہے ذوالجلال
اگر یار سے پکڑے تو ایزد تعال
ہین فرمائے یونکر خدا کے رسول
ای قاضی تو کر جان و دل سے قبول

جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ

قلم نے لکھا وہ جو فرمایا رب
وہ فارغ ہوا اور آسودہ سب
بزان خوف تھا کچھ و اند نصیب
لکھا رب کہا یون خدا کا حبیب
نصیبون مین تیرے لکھا تھا یہی
کہ یکدن تیرا گھوڑا جاوے سبھی
میرے ساتھ حجت ای قاضی نکر
مجھے دیتو جامہ شرم کچھ نہ کر
لگا بولنے چور قاضی کے ساتھ
ارے بیکٹر سن میری ایکبات
یہہ کیا کام پکڑا ہے تو اپنے ہاتھ
نہ کھاتا کیون روزی ملا اپنے ہاتھ
نہووگی برکت بھی ہرگز کبھی
مجھے چھوڑ چل جا یہان سے ابھی

القناعة کنز لا یفنی

[illegible]

قصہ چور و قاضی

دے گھوڑا او کپڑے تیرے تو تمام
جمع کر کے کپڑے تو پہنا حلال
ہی برکت مجھے سن بہت بیشمار
بھی قاضی کیا چور نین چھوڑتا
ای بدکار بدچال سٹ یو خیال
مجھے کیون کیا ہی گرفتار تو
حدیثان دیلو نکے لایا ہی سات
وہ قاضی کو تب چور بولا پکار
اپین خوف خصلت کا ہو کر مجھے
تو بدبخت کہتا ہی انکار سون
توکل میرا ہی خدا پر تمام
یہہ کہکر سو فی الحال قاضی اونرہ
میرا باغ خوش طور ہی دیکھلو
تجھے اس ٹھکانے یو سارا لباس
لگا چور کہنے ای قاضی شریف
برابر تیرے باغ مین آؤن گا
پکڑ مجکو باندھینگے تیرے غلام

شتابی سے قاضی مجھے لا کلام
بزودی دے مجکو تو قاضی نکال
کئی روز گھر بیٹھ کھاؤن قرار
عجب سنگ دل ہی کہو نین تو کیا
مجھے کیون کیا تو پریشان حال
مجھے کیون کیا ہی بہت خوار تو
تو ہر وقت کرتا ہی رد میری بات
میرے فعل بدبخت ہوئے آشکار
کیا ہی تو بدکار کیا کہون تجھے
کر اندیشہ قاضی ہشیار تون
توکل مین میرا ہی ہر صبح و شام
لگا کہنے سارق کو ہو بے خطر
چل اس باغ مین ہم جائین دونو
دون گھوڑا او کپڑا دگر بیقیاس
دغا دیکے ہوگا تو میرا حریف
پکڑنے غلامونکو فرمائے گا
بھی کھلواؤگے ہاتھ میرے تمام

قصہ چور و قاضی

نہ کھائی ہی سوگند بغیر از غفور
ہی سوگند کا دینا کفارہ ضرور

کفارہ سے سوگند اُترتا ہی اب
یہی بات قاضی نے سُن ہو عجب

تو حیلہ سے سوگند کھا جائے اب
کروا سپے گھر مین میرے غضب

کہا چور نے پھر یہہ قاضی کیتئین
عجب ڈول کا تجھکو دیکھا ہون نہین

سخن بہت کہنے سے تجکو ضرر
عمر سب گنوایا ارے بیخبر

نہ دیتا ہی جامہ نہ دیتا نہ ننگ
کہ دیتا ہی دے نہین تو مارون تفنگ

یہہ باتین سُنی جبکہ اس طور پہ
ہوئی بند زبان کچھہ نہ بولا ہی پھر

قاضی نے کہا ہی سُن آزاد مرد
مجھے فکر نے تو کیا ہیگا سرد

کہ دکھتا ہی تو مرد اہلِ فضل
شریعت طریقت مین تو بیمثل

تو اہلِ فضل ہو کے اب بیدریغ
مناسب نہین ہی دکھاوے تو تیغ

تو حملہ سے نعرہ کیا مجھہ اوپر
خدا کا نہین تجکو ہی کچھہ بھی ڈر

کتاب خدا مین یہی ہی ذکر
وہ آیت مین کہتا ہون سُن کان دھر

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ وَّاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ

کہ ہی ان الابرار تو ہی نیک چور
بھی ان الفجار کہا ہی غفور

جو نیکی کرے اوسکو حور و نعیم
جو بدکار ہی اوسکی جا گہہ جحیم

یَا اَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمْ

نبی کو کہا سب پہ ظاہر کرو
رکھو دلمین دہشت میری سے ڈرو

قصه چور و قاضی

خوشی سے بہت چور خوشحال ہو / شتابی اسے قاضی مبارک کہو
بیچارا ہوا جبکہ قاضی عزیز / لگا بولنے اوسکو ای بے تمیز
او گھوڑا دیا ہی اسکو یہہ بول / ارے بیحیا یہہ تو گھوڑا بے مول
لیا چھین مردک وہ سارا لباس / لیا میرا گھوڑا کہ اب مجکو پاس
پڑا اک پیرہن سے ہی مجکو کام / لیا چور میرا نو لوٹ کر تمام
بھی بولا ای قاضی تو دے پیرہن / ہی للچایا اسپر بہت میرا من
بخیلی نہ کر تو نہو مجھ پہ تنگ / مجھے دے ہین رب سے لیا ہون منگ
سنا ہون حدیث ایک کہون تجھے مین / میرے جو پدر جد سے پایا ہو نین
میرے جدنے پایا ابن عباس سے / وے پائے ہین اوسکو نبی خاص سے

صاحب القمیصین لا تجد حلاوة الایمان ۵۰

قمیصین ہی سو دو جبہ کا نام / نہ جائز ہی تجکو کہ پہنے مدام
پہنے پیرہن تونے دونون حلال / حلاوت ہی ایمانکی چکھنا محال
دونون مجکو دے پیرہن اب شتاب / جو پہنا بدن پہ نہین وہ حساب
او قاضی بڑی عاجزی کیسے سنگات / لگا بولنے اس سے ایسی ہی بات
ہوا ہی قریب آکے وقت صلوٰة / ابھی چھوڑ دے پیرہن کی تو بات
ننگے تن سے جائز نہین ہی نماز / رواکیون رکھیگا تجھے کارساز
تبھی چور بولا ہی اسکو پکار / لپٹے گوش قاضی اسے اب گذار

چلا

قصہ چور و قاضی

چلا چور اپنے ٹھکانے نسنگ — ہی قاضی چلا بے ستر ہو کے تنگ

فکر مند ہو کر چلا گھر کے ٹھاے — پکارا ہی قاضی کھڑا ہو کے ہاے

سبھی چاکران اوسکے دوڑے شتاب — بجا لائے خدمت کئے وے اداب

پوچھے اپنے صاحب کو یہہ کیا سبب — ننگے ہو کے آئے عجب ہی عجب

نہ دیکھا وہ اپنے غلامون طرف — کہا ہین انھون سے وہ ہی یکطرف

کیا اوسنے گھر سے دگر خوش لباس — شگر وہ خدا کا کیا بے قیاس

گئی رات روشن ہوا دن ظہور — نکل آیا نیرے قدر جبکہ سور

یکایک آیا در پہ گھوڑے سوار — وہی چور شبکا صبح آشکار

پکارا ہی وہ چور دروازہ ٹھوک — غلامان آئے پھر اور سب گھر کے لوگ

دیکھے شخص ہی ایک گھوڑے سوار — وہ پہنا ہی قاضی کا جامہ سنوار

وہ قاضی غلامون کو بولا پکار — کرو بند دونون یہہ گھر کے کواڑ

کہ پھر آ کھڑا چور یہہ رات کا — دنیا ہین نہین اور اسد ہانت کا

بھی قاضی کا گھوڑا اسی ران تل — کتاب ہاتھ لیکر وہ آیا ہی چل

غلامون ستی وہ پھرا اپنا سر — ملا رات کو سو وہ آیا ہی پھر

ملاقات نیری کا ہی انتظار — بڑی بار کا وہ کھڑا ہیکا بہار

کہو جاکے صاحب سے اپنے شتاب — پھر الاؤ جلدی سے اسکا جواب

غلامان گئے دوڑ قاضی کے پاس — ادب سے کھڑے ہو رہے اسکے پاس

قصہ چور و قاضی

کہا چور قاضی کو کیا غرض ہے — میرے سے ابھی تیری کیا غرض ہے
لگا چور کہنے کو قاضی سنگات — تیرے پاس سے مین گیا آج رات
مطالعہ کیا کھولکر یک کتاب — لکھا دیکھتا ہون مین تیرا حساب
میرے جد سے دیکھا ہون مین دو سطر — روایت مین آیا ہیہ میری نظر
روایت جو کرتا ہی میرا پدر — سُنا ہی وہ جد سے میرے سر بسر
میرا جد سُنا ابنِ عباس سے — وہ کرتے روایت نبی خاص سے
کہ تو اور اولاد تیری تمام — تیری زن برادر سبھی ہین غلام
وہ قاضی بیچارہ پریشان دل — وہ سننے سے دلمین ہوا تب خجل
پکڑ منہہ مین انگلی فکرمند ہو — گلے ہاتھ اور پاؤن شرمندہ ہو
وہ قاضی لگا بولنے چور سات — تیرا کام کیا ہی تو کہہ مجھ سنگات
لگا بولنے چور قاضی کے پاس — اپسکا کیا مین سرا ایک خاص
مقرر درم اوسکے چالس ہزار — کیا معاف اس سے تجھے یکہزار
ادا کر مجھے تیس پر نو ہزار — مٹے فکر میرا ابھی ہو دل قرار
کیا دلمین اندیشہ اور وہ ڈرا — لرزنے لگا اور بدن تھرتھرا
مجھے دے ادا اور کرون سب تمام — شہر بیچ اپنا کریگا غلام
اما ایک کم مجکو چالیس ہزار — یہہ ہی قرض مجھپر اوسیکا قرار
اگر اوسکو نین دو نمین زیور تمام — تیرے سے میرا غرض یہی نیکنام

قصہ چور و قاضی

رہو آجکی رات تم اس مکان ۔ کہو اسکو ہی یہہ تمہارا ٹھکان
نہیں دیکے تم اوسے کچھ جواب ۔ مین کر فکر اسکو بھی کرتی خراب
کہی اونسے جاکر یہہ قاضی نے بات ۔ کہ فرماونے ہین رہو آج رات
کہا چور نے ابتو جاتا ہون مین ۔ نماز پڑھکے آونگا پھر سب کہین
گیا اپنے گھر مین رکھا اسنے زر ۔ نماز بعد آیا ہی وہ زود تر
لگی ہونے تکرار دونون مین پھر ۔ گئی رات جھگڑے مین ہی سب گذر
فارغ ہوکے اوسنے منگایا طعام ۔ پڑھی فاتحہ مصطفی پہ سلام
کہ یک مرغ بریان سو آیا تبھی ۔ قاضی بول بسمل کو کھایا سبھی
کہا چور کو اسکے حصہ کرو ۔ بولا چور دلین تحمل کرو
اسیوقت وہ مرغ ٹکڑے کیا ۔ لیکر سر وہ قاضی کے تئین دھر دیا
دیا توڑ گردن اسی زن کے تئین ۔ دو بازو دئے دونو لڑکونکے تئین
جو باقی رہا وہ رکھا اپنے پاس ۔ کہا بولو بسمل ہو تم اوداس
قاضی بولے ای چور کیا کہون تجھے ۔ دیا حصے کرنے برابر تجھے
تو ایسا ظلم کرکے حصہ کیا ۔ کسے کچھ کسے تو تو نیکر دیا
کہا چور مین نے ظلم نہین کیا ۔ پسند بزرگان مین حصہ کیا
مثل اسکی کہتا ہون تجکو تو سن ۔ سنا جو بزرگون سے تو بھی وہ سن
تجھے سر دیا ہون تو سردار ہی ۔ تو ہر اک سخن بیچ طرار ہی

اوٹھا یاون جانے لگا جسوقت ... قاضی نے کہا اک سخن اوسوقت

کہ پھر شام کو یہان پہ آؤ ضرور ... شفقت ہمن پر رکھو تم ضرور

اگر آؤ تم ہین ہمارے نصیب ... کرو مہربانی کہ ہم ہین غریب

کہا چور نے باچشم آؤن گا ... جو فرماؤگے وہ بجالاؤن گا

گیا دن گذر کر ہوا وقت شام ... آیا پھر کے وہ چور منصور نام

سلام علیکم علیکم السلام ... بیٹھے جاکے مسند پہ جہان تھا مقام

بزبان پھر کئے دے آپسمین کلام ... رکھے خوان سفرے پہ لاکر طعام

قاضی کھول کیا خوان دیکھا ہی ہیچ ... مرغ ہین دہرے چار اسخوانکے بیچ

قاضی بولے تب چور سے یو جواب ... کرو اسکے حصے برابر شتاب

کیا ہاتھ لنبا تبھی چور او ... لئے خوانہین سے اونے مرغ دو

دو بچے مردئے اوسنے قاضی کے گھر ... یہی دیکھ قاضی اوٹھا بولکر

قاضی نے کہا تجکو شاباش ہی ... کیا تو جو حصہ تو سب راست ہی

کہا چور نے یون سو قاضی کیتئین ... مین بوجھا لگا ہو یہ اتیرے تئین

مین حصہ کیا ہون سو بھی راکھہ تو ... تیرے دلمین اندیشہ کر دیکھہ تو

کہا چور پر تب یو قاضی سوال ... کہ تھا راست اسکو کہون کیا بطال

دیئے چار آدم مین وہ مرغ ڈال ... دو مرغی رکھی آپنے یہان اتال

کہا چور نے سُن مین کہتا ہون آب ... حکیم ہو تمہین حصے کے کرنہین آب

قصہ چور و قاضی

کہی زن کہ ای چور حیران کیون / نکر تا تو حصے پریشان کیون

اگر تو نہ سکتا حصے کرنے کون / تو دے مجکو مین تجھہ حصے کرکے دون

وہ عاجز ہوا تب قبولا وہان / دئے زن کو قاضی کے بیضے ندان

اوسے دیکھہ بولی تبھی زن چتور / تو عاجز ہوا اب وڑا وہ غرور

تیرا دیکھہ طالع خواب کھول کر / کہ دیتی ہون گھونسا ابھی تو لکر

ایسا مارون گھونسا زروئے غضب / پڑین گر کے تیرے یہہ دندان سب

دیکھا چور زن ہوگئی لال اب / کہی چور یاہی سبھی ڈال اب

فکرمند ہو چور بولا اوسے / اگر تو حصے برابر کرے

تو فرماؤ وہ ہین کرون اس زمان / خدا واسطے اب نہ لے میری جان

دیا ایک بیضہ اونے چور کو / دو انڈے دئے دو نو فرزند کو

اوٹھا ایک بیضہ وہ قاضی کی زن / رکھی ایک لیکے وہ خاوند کے دہن

رکھے تین بیضے اپسکے وہ زن / یہی دیکھہ تب چور بولا سخن

خیانت تو کرتی ارے زن چتور / نہ اسبات پہ ہیگا راضی غفور

کہا زن نے کیا اسمین ہی پھیر بول / تو کسد ہات دیکھا ہی اب مجھسے کھول

قاضی دیکھا قسمت بغایت ہی راس / موافق ہی دلمین تو اپنے تپاس

طرف چور کے روگئی تب وہ زن / ارے چور کہتی ہون سن لے سخن

تمن پاس ہر ایک کے ہین دو انڈے / یو ہمین چار کو چار دیتے انڈے

قصۂ چور و قاضی

قصہ چور و قاضی کا کیا تمام — درود ان محمدؐ پہ بولو سلام

تمام ہوا قصہ چور و قاضیکا — قلم سے محمد کے لکھا گیا
حمایت سے حاجی کی چھاپا گیا

شروع قصہ تنبولی کی عورت کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہہ قصہ تنبولی اور تنبولن کا جسنے اپنے مرد سے فریب کیا اور غیر مرد پر فریفتہ ہوکر اپنا گھر برباد کیا اور مرد بیگانہ پر چلتر کئی تنبولی اس معاملہ میں حیران و سرگردان رہا لیکن کوئی تدبیر سود مند نہوئی آخرکار شوہر کے دام میں نہ آئی اپنی باتکو نبہاکر خصم کو پریشان کیا اور آپ ایک خواب کا بہانہ کرکے پاک و صاف ہوگئی اور ہرگز ہرگز بدست مرد نہ آئی

ابتدائی قصہ ہمین است

نحوست کا قصہ ہوا اب شروع — کسی مسخرے نے کیا جو رجوع
کہا اسطرحکا اونے چرت ایک — نہین ملتی بات اسکی جو نیک
وہ کہتا ہی ایسا سنو دھرکے کان — کہ تھی ایک عورت حسین و جوان
کسی شہر مین کوئی جوانمرد تھا — پڑا مفلسی کا اوسے درد تھا
ہمیشہ اوسے گھر مین فاقے پڑین — اپس گھر مین جورو خصم نت لڑین
کہا اوسکو عورت نے ای مہربان — میرے سر پہ والی تو جگ کے میان
کوئی جا پہ گر تو کرے نوکری — تو اس سے میرے دلکو ہو دلبری

قصہ تنبولیکی عورتکا

قصہ تنبولیکی عورتکا

ہمیشہ رہے اوسکی دوکان پر — وہ کھانیکو جاوے تنبولی کی گھر

تنبولی تھا نوکر وہ شہ کے کنے — اٹھارو نہ شب عیش و عشرت منے

بنا دے کئین بھانت بیڑی عجب — کھلاوے وہ شہ کو بوقت طلب

گھڑی دو کی رخصت تنبولی جو پاے — تو اوسوقت گھر بیچ کھانیکو آے

بزان پھر کے جاوے وہ دربار کو — نصیحت کرے اپنی وہ نار کو

کہ اس مرد مفلس کی خدمت کرو — جو مانگے سو کھانیکو نعمت دھرو

ہوئی چند مدت اسی بات سیتی — وہ کرتا گذر تھا اسی دہات سیتی

یکایک خدا کا حکم یون ہوا — محل مین جوانمرد کھانے گیا

سکھے ہیش اوسکے مزکیے طعام — کرو نوش اول ازان پس کلام

یکایک وہ عورت کے دلمین گیا — جوانمرد دیکھون جو آیا نیا

کہ کیسی ہی صورت جوانمرد کی — حقیقت ہی کیسی اسی فرد کی

چلی دیکھنے کو چھپے کے اوپر — خوشی ساتھ بیٹھی کسی جائی پہ

دیکھی کھا رہا ہی جوانمرد طعام — عشق نے جوان کے لٹا دل تمام

وہ اپنی جوانی مین معمور تھا — جوانی کی نشہ مین مخمور تھا

وہ عورت اوسے دیکھہ عاشق ہوگئی — اوسیکی عشق بیچ فاسق ہوئی

کئی عذر خواہی اونے لاکھہ لاگ — کہ دیکھی تجھے آج پورے مین بھاگ

کہی جان من مین کنیزک تیری — کہ جو کچھہ تو چاہے وہ ہو اسگھڑی

کہ جسوقت خاوند یو تیرا اوٹھنے ... کہیو کیا تیرے پہ میرے پر بنے
کہا نازنین نے تبھی یون سخن ... کہ اسباب مین ڈر کیا ہی ثمن
کہ گھر سے تو نکلے توکل او پسر ... ثمن نہ رکھنا ہی خوف و خطر
خدا پر توکل کیا ہی جنے ... سبھی مشکلان حل کیا ہی اونے
جوانمرد اسباب پہ ہو قوی ... لگا بولنے اوس سے تابان تبھی
جوانی مین وہ خوب ہشیار تھا ... بڑا شوخ بیباک طرار تھا
ہوا ایکدل تب سو دونو منے ... ہوئے متفق تب وے دونون جنے
کیا ذوق دونون نے مل ایکٹھار ... کہی تب وہ عورت کہ اے غمگسار
اوک ذوق سے دونون فارغ ہوئے ... اپس مین دونو آپ نعمین ہوئے
کیا ایک دیگر سے یونکر کلام ... کرین عیش و عشرت اپسمین مدام
وہ عورت نے دی لاکے دس اشرفی ... جوانمرد کے ہاتھہ مین لار کھی
وہ دی پانچ بیڑے کہ کھا کامیاب ... ابھی جاؤ دوکان پر تم شتاب
یہہ سب بات اوسکو تو ظاہر کرو ... خصم پاس میرے امانت دھرو
اگر تجھسے پوچھے کہو ساری بات ... کہ معشوق میرے لگا ایک ہات
اونے آج میری ضیافت کیا ... ہتھیلے لاکے مجھہ ہاتھہ زر رکھدیا
بڑان پانکے پانچ بیڑے دیا ... پھر اونے مجھی ہنسکر خوشی سے کہا
کہی مجکو کل کو بھی تم آئیو ... کہ ہر روز مجھہ ساتھہ مل جائیو

قصہ تنبولیکی عورتکا

تنبولی اپس دلمین حیران ہوا
کیا فکر دلمین کہ یہہ کیا ہوا

تنبولی

قصہ تنبولیکی عورتکا

تنبولی اوسے دیکھ دلمین جلا — کہ ہی ہی میرے گھر مین کیا ہی بلا
اوسی روز دلمین سمجھ کر رہا — کسیکو حقیقت ذرا نین کہا
تنبولی یہہ بولا کہ ای بھائی من — کہ کل جاؤگے اوسکے گھر کو تمن
کہان ہمن کو ہی جانا ضرور — ملے بن نہ ہمکو ہوا آوے صبور
تنبولی نے دل مین کیا یہہ فکر — کہ کل اسکو دیکھونین اپنی نظر
بزان پھر جو اسے بین چاہو کرون — ابھی اسپہ تہمت مین کیسی دہرون
ہوا تیسرا دن وہ جب آشکار — جوان تب چلا پھر وہان بیقرار
تنبولی نے چھپا اوسیکا کیا — جوان کو وہ عورت نے گھر مین بلا
بیٹھا تھا اوسے ذوق وہ جوان — کہ ایسے مین پہنچا تنبولی وہان
جوانمرد اوسوقت اوٹھا بولکر — کہ اب کیا کرون ای میرے دل جگر
کہی تب وہ عورت نے ای ماہ حسن — مین کہتی ہون تجکو سنو یہہ سخن
نہو مضطرب اب زمین پر تو لیٹ — حصیر اسکے اوپر دئی تب لپیٹ
کھڑا لے کیا ایک دیوار سے — دلا سے دے اسکو بہت پیار سے
تنبولی جو آیا تو گھر مین چلا — سبھی گھر مین ڈھونڈا کہین نین ملا
ہوا اپنے دلمین بہت بیقرار — کیا ذوق اوسی بات کا بار بار
دے اوسکو وہین وہ اشرفی وہان — کہی تم چلے جاؤ اپنے مکان
چلا آیا اوسوقت دوکان پر — کہا بھائی میری امانت تو دہر

وہ دشمن لگا ڈھونڈھنے تھا کہا — نپایا کسی جانب ہو بیقرار
گیا اپنے گھر سے نکل خوار زار — وہ عورت نے مجکو کیا آشکار
دیا زر اور مجھے یہہ وعدہ کیا — کہ کل تو بھی آنا ای میرے پیا
تنبولی اسمین پشیمان ہوا — ایسی بات سے دل مین حیران ہوا
لگا عشق اس نار کا بیحساب — گیا پانچوین دن جوان پھر شتاب
دونو ملکے ذوقاوے کرتے تھے — اسیکی خبر سنکے دونون اوٹھے
پکڑ یار کا ہاتھ لیکر چلی — کہ باورچی خانہ طرف خوشدلی
کہ دولت تھی اسمین بہت بیشمار — اتھے گنج دیگان ہزاران ہزار
جوان مرد کو دیگ اندر بٹھا — رکھی دیگ وسپر سو دیگر اوٹھا
لگا چو طرف گھر منے ڈھونڈھنے — وہ کوٹھار غلہ بھی سب دیکھنے
گیا پھر کے شرمندہ ہو شور سون — نپایا کسی جا پہ اوس چور کون
وہ عورت نے اوسکو نکالی بہار — کیا ذوق دونون نے مل ایکٹھار
بزان زر دو چندان دے اوسکے تئین — دئے پان اپنے سو دلبر کے تئین
جوانمرد خوشحال ہوکر چلا — اپکے برادر سے آکر ملا
کہا آج لیا ہون محنت سے زر — بڑی سخت تھی آفت میرے سر اوپر
کہ جسوقت مین یار سے جا ملا — میرے پیچھے دشمن بھی آیا چلا
لگا جوش جی مین سو خوشحال سے — بچایا خدا نے ہی جنجال سے

قصہ تنبولیکی عورتکا

وہ نارؔ نے ایسا مکر پھر کیا
پکڑ ہاتھ اوسکا چلی حوض پر
وہ چھلتا او تھا نیم تربوز کا
اوسی حوض اندر سو پھرتا پھرو
لگا دیکھنے کو وہ صندوق مین
ولیکن نہ پایا وہان بھی حریف
لیا ہاتھ مین تب وہ تیر و کمان
اوسیوقت ناری لگی بولنے
کہ یہہ خیال کہان سے تجھے آپڑا
لے مارنے بن نہین کچھ اچھا
اگرچہ ہوس ہو نیرے دل منے
نشانہ لگاتی ہون مین اسو جا
ایسا کہکے مارا انے تیر کون
اسی مرد کو دیکھہ غصہ چڑھا
لائی بعد اوسکے آپس یار کو
لگی بولنے ای میرے غمگسار
خدا نے بچایا بڑہی مار سے

کہی اوسکو اب اوٹھہ ای میرے پیا
جوانکو اوتاری ہی پانی اندر
رکھا اوسکے سرپہ تربوز کہا
اپسکو تو ظاہر نہ ہرگز کرو
بھروسا اوسے تھا کہ ہی اس منے
فکر کرکے اپنے وہ دلمین ظریف
وہ چاہا کہ چھلٹے کو ماروں نشان
مکر کے جواہر لگی کھولنے
یہہ ترنا سو چھلٹا تماشا بڑا
شجاعت عجب یہہ بوقت جفا
کمان تیر دے اب میرے ہاتھ مین
یہہ چھلٹے کو پھوڑے ہی بلمین بچا
گیا پار ہوکر سو دیوار سون
حویلی سے آپین چلا منہہ چڑھا
بٹھایا بہت پیار سے یار کو
خدا کے کرم بن نہین کچھ شمار
چلی لیکے خلوت منے پیار سے

قصہ تنبولیکی عورتکا

تمہولی
نمبر ۱۴

تنبولی نے دو آدمی کو پکار / پکڑ ایک دونے نکالی بہار
وہ صندوقین کیا نہین کچھ خبر / کہ عورت نے اسمین کیا تھا مگر
بھر حال اوسکو نکالی بہار / محل دوسرے مین رکھی ایک ٹھار
بھی اسباب سب اوس محل مین لیا / وہ جلتے محل کو سو ٹھنڈا کیا
وہ عورت بھی جا کر اوسیمین بسی / بیٹھا جب وہ غمگین یہ لین ہنسی
غلامان کنیزان وہان آ ملے / نکل نا سکے سو اوسی مین جلے
تنبولی درونیمین غم کھائیکر / ہو دلگیر دلین وہ دکھ لائیکر
اسی غمکی خاطر پریشان ہوا / اپسکے کئے پر پشیمان ہوا
مگر سے یہ عورت کے کوئی نا بچا / کہا اپنی عورت کو کیسی بلا
کیتک دن ہوا ہیگا خطرہ مجھے / پڑا اچھا طرف سے مین کہتا تجھے
تو سچ بول کس ساتھ یاری لگائے / بھی اپنے خصم سے ہوئی تو جدائے
دیا تب وہ ناری نے یونکر جواب / کہی تو یہ کہتا ہی ایسا خراب
تو خاوند ہو کر مجھے پہ تہمت دہری / صحیح کر اسے مین یہان ہون کھڑی
بلاتی ہون سارے مین پنچات کو / کرونگی مین ثابت اسی بات کو
وگرنہ مین مرونگی مین جو زہر کھائے / چڑھاونگی تہمت تیرے سر لگائے
یہی بات سنکر چلا گھر سے بھاگ / کہا کل کرونگا مین اسکا بچار
کہی بعد اوسکے جوان کو نکال / لگی بولنے یون کہ اے خوشخصال

قصہ تنبولیکی عورتکا

[illegible]

جوان نے حقیقت کو ظاہر کیا — بیان بول سبکو ہی ماہر کیا
اوٹھا ایک آخر سخن بولکر — بزان آنکھ کھل گئی نہین کچھ خبر
لگی بولنے تب وہ پنچات سب — کہ کیا خواب دیکھا ہی یہ پرغضب
کہا بات کہتا ہو تمین خواب کی — سبھی اسکو جانو تمھین راستی
کہ ظاہر مین یہ بات کیون ہو سکے — سبھونکی دلو تمین تعجب لگے
وہ عورت اوٹھی بول پنچات کو — سنو کان دہر کر اسی بات کو
نہین اس جوانکو کبھی جانتی — مرد کے سبب اسکو مین مانتی
اسیکے کہے پہ مین خدمت کری — موئے نے میرے سر یہ تہمت دہری
میری ای عزیزو یہی تقصیر کیا — کہ جھوٹی مجھے آج تہمت دیا
تنبولی کو پنچات نے یون کہا — کہ لعنت خدا کی ہو تجھپر سدا
ایسی باتین سنکر تو کرتا عتاب — کیا گھر کو اپنے تو آپین خراب
وہ پنچات اوٹھکر چلی گھر کتیئین — بلا گھر مین لائی مسافر کتیئین
کئی دن خوشی سات گذرانکر — رضا لے وطن کی چلا اپنے گھر
وہ عورت پکاری کہ ای من موہن — خدا پھر ملاوے ہمن اور تمن
منگا ایک گھوڑا دیا اسکے تئین — کبھی یہ سوار یکو دیتی ہون مین
جدا ہونگے تمسے بھی رو زار زار — ہمارا تمھارا خدا ہیگا یار
جوانمرد بولا کہ ای جانِ من — مین چلتا جدا ہو کے اپنے وطن

[illegible]

مین بندہ تیرا ہون ضعیف ای الہ
مین عاصی ہون تو بخشدے گناہ

تمام ہوا قصہ تنبولی کی عورتکا

قصہ جھجہ کی گھوڑے کا

قصہ تنبولیکی عورتکا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible]

ماس کل ماٹی ہوئے تھے اوسکے ہاڑ ۔ کیڑیان اوسمین بھرین تھین بیشمار
... اور آنکھو نمین بس گئی تھی ہول ۔ جو ہستی چھوٹے تھے سب دانتونکے مول
... دیکھی پڑی تھی کھوپڑی ۔ در دلِ عیسیٰ تفکر آپڑی
قدرتِ رب دیکھکر اچرت ہوئی ۔ از تفکر ہیچ وہ حیرت رہے
ساعت بعد از کہے ای ذو الجلال ۔ کہ مجھے معلوم ہو اسکا کل حال
یا آلہی تونے یہ خلقت کری ۔ آپ قدرت اپنی پھر ظاہر کری
حسن و خوبی دیکے اسکو مثل پھول ۔ پھر ملایا ہی اسے در خاک دھول
تجھے صاحب بولنے کی جا ہین ۔ ہمکو یہان دم مارنیکی جا نہین
یا آلہی کر یو اب تیرا کرم ۔ مجھ بتا اس کھوپڑیکا سب بھرم
تا کہ واقف ہوں بحال کھوپڑی ۔ اول و آخر جو اسکے سر پڑی
آئے ہین جبرئیل از ایزد تعال ۔ کھوپڑی کو آن کر کیتا سوال
بول عیسیٰ سے جو کچھ پوچھے سخن ۔ حال سب اپنا نیا اور سب کہن
جبرئیل عیسیٰ کو سبھی بولا احوال ۔ جا کے پوچھو کھوپڑی سے تم سوال
حضرت عیسیٰ نبی نزدیک جا ۔ کھوپڑی سے حال سب اوسکا پوچھا
رب کی سوگند دے کہا ای کھوپڑی ۔ حال اپنا کہہ مجھے تو کیون پڑی
حال تھا اول تیرا سن کس مثل ۔ خوبصورت تھا کہ تو تھا بد شکل
بادشاہ تو تھا کہ تھا مرد گدا ۔ مرد دولتمند تھا یا بینوا

قصہ جمجمہ کی کھوپڑیکا

آنکہ

قصہ جمجمہ کی کھوپڑیکا

آنکے حاضر ہوئے سارے حکیم / بہت سے شربت پلائے مجھے فہیم

نبض تپ کی سوز تو پوچھی نہیں / کوئی دوا دارو مجھے لاگی نہیں

بہت دن سر زرد ہے سارے طبیب / موت کی دارو نہیں بھی گئے نصیب

سات دن اسہال سے گذرے جدھاں / موت حاضر ہو گئی تب ناگہاں

چار او سکے ہاتھ تھے [illegible] پا ز سر / دیکھتے اوسکو گیا میں شدہ بسر

سیرے گل میں آکے ڈالے سوز نجیر / حال میرا ہو گیا بہت ہی حقیر

جیو تو حلقوم میں رہ گیا اٹک / جیب تو دہشت کے مارے گئی اٹک

سانس بھی نا لے سکوں سینہ رندھا / آنکھ ذرہ کھولکر دیکھا نجائے

ہاتھ دونوں پونچے ہلنے سے رہے / پاؤں کے ٹخنے بھی ہلنے سے رہے

سر کی میرے ٹوٹتی جاوین رگاں / جیو تو بھاگا پھرے جاؤ کہاں

گر نہوتی بند یہ میری زبان / آسمان تک پہنچتی میری فغان

جیو کے بیدن سوئیں کئے کہوں / موت کی تلخی زبان میں ہے ہجوں

مار کر نت جیو میرا لے چلے / لاؤ لشکر تھا میرا سو تل ملے

مال و زر خرچ آگر لاکھوں کروڑ / جیو لینے ہار نا دیوے سو چھوڑ

حضرت عیسیٰ اوسکو پھر کہا / گور میں کیا معاملہ تجھے ہوا

جب اندھیری گور میں تجکو سلائے / رات پہلے گور میں کیونکر سو جائے

کہہ مجھے وہاں دکھ ہوا اوسکا ہوا / دکھ سکھ اپنا دے سبھی مجکو بتا

پھر اگر جیتا ہوں میں دنیا میں آؤں ۔ بر خدا اور بر نبی ایمان لاؤں
حضرت عیسیٰ نبی رو کر چلا ۔ سجدہ میں سر رکھ کر مانگی دعا
یا الٰہی یہ دعا کر تو قبول ۔ از طفیل حضرت احمد رسول
جمجمہ کو جیو نا کر یا الٰہ ۔ کرم کی تو میرے پہ یک نگاہ
حقکی درگہ میں قبول ہوئی یہ دعا ۔ [illegible] چنگا بھلا
با نماز روز و شب مشغول تھا ۔ دولت دنیا میں جبلک چھوٹا
جنی کھائی سر میں ٹھوکر ایکبار ۔ پھر نہ چھتراوے کبھو وہ بار بار
عاقبت ہو کر مسلمان وہ موا ۔ لائق دیدار جنت کا ہوا
جمجمہ عیسیٰ کے دامن آ لگا ۔ اول و آخر ہوا اوسکا بھلا
دامن حضرت محمد مصطفیٰ ۔ راتدن رہتا ہی عالم سب لگا
موتکے دریاو کا ہووے اوتار ۔ تم اوتارو یا ہی عالم کو پار رے
تمسے اوترین پار سب عالم تمام ۔ ہدیہ عالم درود و السلام
کہتا ہی عبداللہ مجھپر کر کرم ۔ با طفیل حضرت خیر الامم
یعنی آن ذات مبارک دستگیر ۔ ہین محی الدین جو پیران پیر
معجزہ عیسیٰ کا تواب کر تمام ۔ حضرت احمد نبی پہ ہوں سلام

شروع قصہ ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ چوہا و بلی کا

خدا ہیگا خالق خلق کا تمام ۔ کیا جسنے پیدا سبھی خاص عام

قصہ چوہا و بلی

قصہ چوہا اور بلی کا

ہمین تجکو کہتے ہین تحقیق بات | ستم سے نکر اپنے سر پہ تو گھات
بلی گر سُنے گی یہ تیرا کلام | کرے چور تیرے وہ پسلیان تمام
بلی کا گلا کر نہ تو بے عقل | عجب اپنی جان پر کریگا خلل
سُنا ہی ہمن ایک مثل نوا | بلی سو بلی ہی چوہا سو چوہا
بلی تو اصل سے [illegible] بڑھی | رہی تھی وہ سننے کو چھپکر کھڑی
بلی سے نکر تو لڑائی کی بات | اوچھل کر وہ پکڑے کرے جیو گھات
یہ سنکر چوہے نے کہا ای چوہا | عجب ہیگا پھوٹا تمہارا ہیا
مجھے زور آیا ہی رُستم کا اب | مارون شیر نر بھی تو کیا ہی عجب
بلی تو بچاری ارے ہی غریب | مجھے تو اوسکے پڑے ہین نصیب
پکڑ اسکو دیکھو تو لاتا ہو نہین | نہین مار کر دن دکھاتا ہو نہین
ملے آج بلی اگر میرے ہاتھ | نکاح اوسکا کرتا ہون میر سنگات
فضولیمین احمق وہ تھا لافرن | بڑا اینکے دریامین تھا لافرن
بڑائیمین وہ تھا وہان سر بسر | یکایک بلی آکھڑی اسر اوپر
اوسے دیکھتے ہی ہوا زرد رو | کہ آکر کھڑی ہی میرے روبرو
کہ تو بولتا ہی یہ نادان بات | کھڑا ہو میرے روبرو باندہ ہات
اصل سے تمہاری مین سُلطا ہون | ڈرو کیے تمہاری مین دربان ہون
گیا کو دبلی کنے تب کہا | وہ اک پاکے اوپر کھڑا ہو رہا

چڑھا

چڑھا تھا مجھے کیف کا جو خمار
مجھے اپنے جیو کا نتھا کچھ شمار

تجھے گالیاں مین دیا صاف صاف
خدا کیلئے تم کرو سب معاف

مین نشہ مین آیا تھا چکچور رہو
اوڑا ہی اوسیوقت سب دور رہو

مین تقصیر مند ہون بخش آج تو
گدا ہو نہین تیرا میری راج تو

تو بی بی ہماری مین تیرا غلام
مین ہاتھ باندہ خدمتین کرتا سلام

رہونگا مین خدمتین تیری مدام
جو فرما و مجھے سے کرون دوڑ کام

مجھے چھوڑ تجکو بڑا ہی ثواب
مجھے اپنی دولت سے کر کامیاب

مجھے چھوڑ دینا بڑا ہی دھرم
خدا جگمین تیرا رکھیگا شرم

نشہ میرا نیچے سے کافور رہو
پناہ مانگتا اب مین مجبور رہو

مجھے چھوڑ تیری کرونگا ثنا
تو یون جان لونڈیکا میری جنا

ہنسی سنکے بلی وہ سر کو ہلا
کیا معاف تجکو مین غیبت گلا

مین کہتی ہون تجکو ارے او گنوار
ڈراتی ہون تجکو نہ کھاونگی مار

گنہ چھوڑنے کیطرف مین چلی
ہے خوف خدا سے میری جان چلی

گنہ کے کرو نہین نہ زنہار کار
جو اول کے بخشے وہ پروردگار

گنہ مین کرون اب مین دنیا فنا
مریگا وہ سب جو کہ مانے جنا

نہین اسجہا مین کوئی جز جفا
نہین جز فنا کے کسیکو بقا

ہمیشہ خدا کو ہی شش ہے بقا
سوا اوسکے سبکو تو جانو فنا

قصہ چوہا اور بلی کا

مجھے

مجھے چھوڑ دی وہ خدا سی ترس | نہیں اوسکو دنیا کی کچھ ہوس
دنیا کی وہ لذت سے ہوکر نراس | بنایا ہے اوسنے فقیری لباس
جبہ ایک چربی کا جھلکار کر | نکر کی وہ ہڈیون کی تسبیح پکڑ
چلو تم جمع ہوکے میرے سنگات | ہین سمجھاوین بلی کو کہکر یہ بات
وہ مرغی کے سینہ کی کشتی کری | گلے مین وہ رودونکی سیلی دہری
کہا سب نے ہان ہے بہت خوب بات | لیجاوین بلی کن ہمین تحفہ جات
اوسی سے یہی بات سُن سربسر | پڑے جاکے ہمنین کے گھر کے اندر
وہ کھانجی تھا بھاٹیا جو مشہور گر | لئے اوسکے گھر سے بادام و شکر
لیا کوئی فندق ہے اخروٹ کوئی | لیا کوئی نوبات میوات کوئی
شہد کوئی لیا اور لیا کوئی کھجور | غرض لا رکھے سب بلی کے حضور
بزان اوسکے بلی بھی کرکے فکر | پڑی جا چوہونمین وہین کود کر
دبا کرکے پنجونسے ماری ہے او | حساب جو کیا تو ہوئے ساتسو
چوہے سات انسے بچے بھاگ کر | تمامی چوہونکو گئے جا خبر
بلی نے سبھونکو تو غارت کیا | لگے کانپنے سب یہ سُن ماجرا
پھسلائی ہے گیا مگر یہ بلی | چوہے ساتسو کھاکے حجکو چلی
ہوا اب یہ قصہ یہانسے تمام | شرف دین نے اسکو کیا اختتام

تمام شد

شروع قصہ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	لال گوھر

قصہ لال و گوہر

مجھے

نمبر ۱۵

مجھے دونو جہانمین سرخرو رکھ
تیرا عاجز ہون میری آبرو رکھ

سخن کے بحر مین رکھ مجکو بیباک
زمین شعر مین کر مجکو چالاک

میری تیغ زبانکو جگمین جس دے
سخن کے بل سے اس بیکس کو کس دے

مجھے ملک سخن کا بخش دیہیم
میری فرمان مین رکھ معنی کا اقلیم

مجھے باغ سخن کا باغبان کر
نہال اس باغمین میری زبانکر

الٰہی ذات کو تیرے بقا ہی
سوا تیرے جسے دیکھا فنا ہی

نہین تیری ہدایت کو بدایت
نہین تیری نہایت کو نہایت

روان ہی ابلق ایام تجسے
عیان ہی رنگ صبح و شام تجسے

کیا تو کاف و نون قدرتکے فن سے
ہوا تو آشکارا اس ہی سخن سے

فلک کو تو دیا ہی تاج رفعت
زمین کو تو کیا ہی تخت وسعت

زبان وحدتکی رہ مین کرکے چالاک
کہا عرفان کے حق مین ماعرفناک

کرو نمین کسطرحسے وصف توحید
کہ عاجز ہی زبانمین حرف تمجید

کیا تو اپنی قدرت کو ہویدا
کیا تو خاک سے آدم کو پیدا

دیا تو نوح کو کشتی کی حکمت
کیا تو دور اس طوفانکی ظلمت

دیا یعقوب کو تو چشم گریان
کیا یوسف کو تو پابند زندان

رکھا تو نے زکریا کے سر پہ آرا
کیا اوسکو مشقت سے آوارا

کیا یحییٰ کو تو در جگر خون
بھرے آنکھو نمین اوسکے اشک گلگون

قصہ لال و گوہر

جہانگیر ہیں وہ صاحب جہان تھا
ہمایون بخت تھا صاحبقران تھا
بہادر شاہ بادشاہ تھا وہ
رفیع القدر عالمگیر تھا وہ
جہان لگ کہ شاہ تھے سب میں اکبر
تھا اعظم شاہ دنیا میں منور
دیار عدل کا نوشیروان تھا
دم اوسکا عالم بخشی میں روان تھا
سکندر طالع اور جم جاہ تھا وہ
جہاں میں خوب بادشاہ تھا وہ

[illegible]

گنہگاروں کو ہی امید اوس سے / طمع رکھتے ہیں امر وزید اوس سے
یتیمی کے صدف کا پاک گوہر / شفیع المذنبین برحق پیمبر
ہی انکی آل اور اصحاب سارے / سپہر دین کے روشن ستارے
مناجات و ثنا اور نعت کا ذکر / کہا اب عشق کے باتوں کا کر فکر
کلام ہی عشق کا پر درد سب سے / بیان ہی عشق کا پرسوز سب سے
خدائی عشق سے ہی آشکارا / دو عالم عشق کا ہی اک اشارا
بھلی ہی ہر طرح سے عشق بازی / حقیقی کر دکھاتا ہی مجازی
میں قصہ عشق کا کسکو سناؤں / گریبان پھاڑ کر کسکو دکھاؤں
غضب ہی داستان عشق سننا / نپٹ ہی غم کے گل کانٹون سے چننا
ہوا جب سے اسیر عشق عاجز / لگا سینے میں تیر عشق عاجز
نشانے کیطرح دل چھد گیا آہ / کروں میں کسطرح سے بات واللہ
جھڑی تھی ایک سب انکھوں میں میرے / پڑے تھے درد کی بادل کے ڈیرے
میرے بیتاب و لیں برق غم تھا / فغان کاری عذاب دمبدم تھا
میرے سر عشق کا تھا آہ برسات / تنہا اوس وقت میرا دلبر اسات
میرا مجنون صفت تھا ایک ہمدم / میرے دیوانگی سے تھا وہ محرم
پڑھا تھا غم کے نالو نکار سالا / قبا کوئل طرح تھا اوسکا کالا
کہا اوٹھ عشق کے پانی سے منکہہ دھو / کہانی عشق کی سن مجھ سے رو رو

قصہ لال و گوہر کا

[illegible]

گلابی

گلابی رنگ تھا اور سبز خط تھا
سدا لعل اور زمرد کے نمط تھا

تھی گردن اوسکی جون بلوری صاف
تھی چھاتی اوسکی مثل آرسی صاف

سیاہ اک خال اوسکے لب مین ہمدم
کہ جون یاقوت کے خاتم مین نیلم

کہون کیا قد کو نخل باغ جان تھا
ریاض حسن کا سرو روان تھا

جواہر حق کی قدرت کا تھا لال
رکھا تھا نام اوسکا اس سبب لال

محل تھا اوسکا رفعت مین فلک سا
وہان رہتا تھا وہ نازک ملک سا

نہ کرتا محل مین کچھ عیش بن بات
اوسے دن عید تھا اور رات شبرات

ہمیشہ رات کو تھا بزم اوس کا
سحر مین خواب پر تھا عزم اوسکا

مرصع تخت پر کرتا تھا آرام
دیا تھا جتنے اسکو خوب آرام

ہوا تھا ایکشب وہ خوب بدمست
کیا تھا حق نے اوسکے سرکشون کو پست

ہوئی جب رات وہ ٹکڑے برابر
وہان آیا پریزادون کا لشکر

نظر کو لال پر ڈالی ہوس کر
سب اوس زرین تخت کے اطراف آکر

جو دیکھی خوب ہی ہو کر دیوانی
کہین اوسکا نہین کوئی اور ثانی

کرین جب لال کے اوصاف بل بل
ہنسین گل کی طرح سب یکہ کھل کھل

انھون مین سے کہی اک نے سنو بات
کہ مین دیکھی سو کہتی ہون تمن سات

کہ ہی اس لال سے وہ شوخ بہتر
نگینہ ہی جسے کہتے ہین گوہر

پریزادون نے سن اوسکے سخن کو
چلے لے تخت گوہر کے وطن کو

قصہ لال و گوہر

اوڑی

کراوے شاہ اب ناشاد کو شاد — کرو لکی خوشی سے مجکو آزاد
اگر ہووے عرض میری یہ باطل — کرو نہین آپکو یکدم مین بسمل
کرمین بنکر گدا گوہر کے خاطر — پھرونگا اشک کا غلطان مسافر
زمرد شاہ سن یہ بات غم کی — کہا تو راہ لیتا ہے عدم کی
خدا حافظ تیرا ہر حال مین لال — نہ رنج و فکر مین اپنا تو دل ڈال
وہان تو جا جہان تیری بھلائی — تیرے بن اب تو مجکو موت آئی
سخن سنکر اوتارا تاج اقلیم — کیا نقد اجازت نذرِ تسلیم
کلاہ سلطنت کا چھوڑ آسا — پہنا بسنوائی کا منڈاسا
قبائے پادشاہی سر سے کر دور — لیا الفی کو آزادون کے دستور
لگا الفی کو جب سینہ کا دہندا — بھرا آنکھون مین دہاگون سے نگندا
گلے مین سرخ سیلی اشک کی ڈال — گدا بنکر چلا بن کے طرف لال
لیا جب لال نے بیراگ کی راہ — اوٹھا سب کے جگر مین شعلۂ آہ
کہے رو رو کے سب اطفال سارے — کہین ای لال تم کیدہر سدہارے
خصوصاً لال کے ماباپ روکر — رخ اپنا اشک کے پانی سے دہوکر
ہوئے شمشیرِ غم کے دونو گھایل — لگے ہر دم تڑپنے مثل بسمل
گرے بیتاب ہو دونون برابر — ہوئے غلطان زمین پر مثل گوہر
کیے دونون گریبان چاک جون گل — کیے فریاد جون شوریدہ بلبل

کہیگا آہ کیدہر کو گیا لال
چلا جلدی زبان تھی زمین پر
وہ باتین کرکے جو گذرین اسی تن پر
سنو ای دردمندان لال کی بات
سنو اس عشق کی پامال کی بات
گیا جب شہر سے بن کی طرف لال
بنا بیطاقتی سے برق تمثال
مثال باد صرصر گرم ہو کر
چلا مغرب زمین کی سمت ہو کر

[illegible]

قصہ لال و گوہر

[illegible]

قصہ لال و گوہر

وہانکی ریت ہیرونکی کنی تھی — وہانکے خار بھالونکی انی تھی
وہانکی گرد تھی بالون کی دارو — وہان کی خاک تھی دوزخکی بالو
وہانکی باد تھی سوزندہ صرصر — وہان کی کنکری تھی مثل اخگر
بگولا تھا وہان دن رات قایم — وہان چکر سدا آندھی تھی دایم
وہان اوڑتا نتھا ہرگز پرندا — وہان چرتا نتھا ہرگز چرندا
وہان کی راہ پر کا نام تھا مرگ — وہان موجود صبح و شام تھا مرگ
کہون کیا اس زمین کا کس مین ادراک — وہان رہتا تھا آٹھون پہر ہونچاک
وہان کی راہ تھی تلوار کی دہار — قدم رکھتا تھا وہانپر مرگ ناچار
بگولے کی طرح کھا کھا کے چکر — چلا بیتاب ہو سر کو پٹک کر
کبھی ٹھوکر سے رہتا تھا اٹک کر — کبھی چھاتی کے بل چلتا تھا تھک کر
کبھی گرتا تھا بجلی سا چمک کر — کبھی اوٹھتا تھا آہو سا بچک کر
پھپھولے ہر قدم مین پھوٹتے تھے — پہاڑ غم کے ہر دم چھوٹتے تھے
غرض ہمت سے چلتا تھا وہ اسطرح — زمین کے سر کھندلتا تھا وہ اسطرح
ہوا جب تشنگی سے اوسکا دم سست — نظر پانیکے چاہ اوپر کیا چست
قدم کو گرم ہو کر لاگا دھرنے — فنا ہونے کے لاگا دم کو بھرنے
جدہر دیکھے نہ دیکھا اشک بن نیر — کیا گم گوہر دریا نے تدبیر
عرق مین غرق ہو کر پانی پانی — کہا مین سخت ہوا آج فانی

قصہ لال وگوہر

نظر کر لال نے احوال گوہر — گہر آنکھوں سے روئی اشک بھر کر
کہا ڈالی کو ای چوب عجائب — اسیر غم کی کر زنجیر غائب
کہوں کیا بات کہنے کے برابر — ہوئے غائب زنجیران چھوٹی گوہر
ہوئی جب قید غم سے گوہر آزاد — کری معلوم آیا لال دلشاد
دیا دل نے اوسکے یہ گواہی — کہ آیا لال کر شکر الٰہی
رکھی سر تخت پر سجدے کی خاطر — خدا کو سجدہ کر کر ہوئی شاکر
پریزادوں نے دیکھہ اوسکی نظر پر — وہیں رو کر اوٹھے اوسکے برابر
کہی ہے ای پریزادونکی سردار — کری تو آج ہمکو خوب بیزار
نجانے اسگھڑی مین کیا سبب ہے — کہ تیرا رنگ گلزار طرب ہے
بنا کیوں آج تیرا لال چہرا — ہوا گم کیوں تیری آنکھونکا پھیرا
کرے تیو سجدہ کسکو تخت پر آج — ہے نازاں کیوں تو اپنے بخت پر آج
تیرے پاؤں سے غائب ہوئی زنجیر — بتا ہمکو کرینگے آج تدبیر
کہی ہنس ہنس پریزادوں سے گوہر — میرا لال آج آیا ہی میرے گھر
میرے پیروں سے زنجیرونکو توڑا — مجھے جان اپنی باندی کر کے چھوڑا
پریزادوں نے یہ آخر سخن سن — رہے چپ ہو کے گویا ہو گئے سن
پکاری جب یوں گوہر شور کر کر — کری فریاد دل سے شور کر کر
تجھے حق کی قسم ای آدمی زاد — ہویدا ہو گئے میرے دلکی دے داد

نکل

[illegible]

قصہ لال و گوہر

نکل کر گھر سے باہر کھولکر سر
کہے کر تا ہی رسوائی بجا کر

نہ سمجھو تم کہ گوہر کو جنون ہی
سنو ہمسے کہ یونکا حال یون ہی

جواہر شاہ سُن عرض نصیحت
لگا یا دلمین ضرب تیغ خفت

کیا خنجر کو عریان اپنے دربار
بلائے سب پریزادونکے سردار

لباس قہر کو کر آتشی رنگ
چلا گوہر کے سر پہ فوج لے سنگ

کیا امر جفا سب کو غضب سے
کہا یون صرف خون آلودہ سب سے

کرو گوہر کے سر پہ سنگ باران
رُلاؤ تم اوسے مانند نیسان

کرو ٹکڑے تم اوس بے آبرو کو
بہاؤ سیل سا اوسکے لہو کو

سر اوسکا کر لہو سے خوب غلطان
رکھو سینے کے تھالی بیچ گریان

اوٹھا تھرون کے دریا بیچ ڈالو
میرے بیتاب غم سے غم نکالو

جو اوسکا لال ہیگا آدمی زاد
تمھارا وہ لگیگا سب کا داماد

اگر پوچھوگے جو اوسکے نسب کو
ملاؤ خاک مین اوس بے ادب کو

بنو سب اوسکے جون خونریز قاتل
کرو تم آج اسکو دم مین بسمل

ڈبا کر اوسکا سر اوسکے لہو مین
رکھو جون گل بدخشان سے سبو مین

اوٹھا کان بدخشا نمین کرو بند
سنو میری یہی خونریزی پسند

پریزادون نے یہ احکام سُن سُن
رکھے سر پہ گل تسلیم چن چن

تکلم کے قدم رکھکر برابر
چلا گوہر طرف پر یونکا لشکر

کمند

کمند قہر سے رسی نکالو | پریزادونکو باندی کر چھڑالو
اوٹھاؤ تم اوسی بیتاب سے بند | مجھے حکم سلیمانکی ہی سوگند
کرو نمین لال سے گوہر کا پیوند | نگینہ بین رکھوں دونوکو خورسند
سنا جب لال نے یہ عزم امید | ہوا دم خصم کا اسکے دل صید
عجائب جھاڑ کی ڈالی کو لیکر | کہا دل بین دعائے خیر کرکر
چھڑا پریونکو زندان زمین سے | کہ میرے حکم مین ہین سب یقین سے
دعا کے بل نے زنجیرون کو توڑا | زمین قہر سے پریون کو چھوڑا
ہوئے جب لال و گوہر کے مسخر | گئے نسبت کو دونون کی مقرر
جواہر شاہ جب زندان سے چھوٹا | عداوت کی گلی سے خوب چھوٹا
لگے بجنے خوشی کے شادیانے | لگے پکنے مزیداری کی کھانے
ہوئے خرمی پرستونکے حوالے | لگے چلنے محبت کے پیالے
پریزادو نمین جو جو تھے ہوسناک | ہوئے میدان رقاصی بین چالاک
تھرکنے جب لگے شادیکے بن بن | بجائے ناز کی گھنگرو چھنا چھن
بجائے عشق کے تھا پونپہ مردنگ | کہ اندر کا اکھاڑا ہو گیا دنگ
ہوئے جب عیش سے فارغ ہے سارے | نکاح وصل پڑھکر عقد باندھے
گئے خلوت سرا مین لال و گوہر | مرصع تخت پر بیٹھے برابر
سخن کہنے لگے دونو ادا سے | عرق کرنے لگے ہر دو حیا سے

قصہ لال و گوہر

کہی

کہی تو لال اب کہان ہاتھ آوے | نگینہ بن کہان کوئی تجکو پاوے
بنائی تھی تجھے مین لال کا لا | ولے گوہر کو تو جا کر سنبھالا
غرض یہ کر سدا کرتی تھی فریاد | ہمیشہ لال بن رہتی تھی ناشاد
ہوا واقع محل پر جو گھڑی تخت | رکھی تھی چرخ پر آنکھونکو وہ سخت
سے چلے جاتے تھے دو نو لال و گوہر | پڑھے افسانہ وہان لب کو ملا کر
مرصع تخت کو لا کر چکر مین | پریزادے پھرائے سب چکر مین
جب ایسا رنگ دیکھا لال رویا | رخ گلگون پہ آنسو بھر کے رویا
لیا ڈالی کو ہاتھونمین دعا سے | کیا پھر پھر کے یہ بات التجا سے
مجھے گھبراہی جادو نے مدد کر | حکایت سخت ہیرا کی رہا کر
رخ اوسکا خوب کالا جون توا کر | پھر اوسکا ناک چوٹی کا ہوا کر
دعا ہیرا کے حقمین جب کیا لال | ہوا سختی سے ہیرا کا وہی حال
پریزادان جو جیسے ہوا آزاد | چلے لے تخت کو جلدی سے جون باد
رکھین دلمین خیال شہر احتشام | کرے دلمین ذکر خوش ہوکے آرام

الہی غنچہ امید بکشاے
گل از روضہ جاوید بنماے

روان ہوکر اوٹھا دست دعا کو | نظر سے دیکھ شہر خوشنما کو
نظر مین جب وہ لائے شہر احتشام | مرادین سب کے دلکی پائی انجام

قصہ لال و گوہر

مبارک ہو وہ اسکو تاج اور تخت
تمہارا شاہ ہوا بسبب وہ جوان بخت
اوسے بیٹھا کے اوس تخت یاقوت
کہ مین نے تاج پایا لال یاقوت

یہ

سوم یار عثمان ہیں [illegible] ولی
شجاعت کے صاحب چہارم علی
حسن اور حسین ہیں نبی کے رتن
بی بی فاطمہ کے وہی جان و تن
سبھی آل و اصحاب اور پنجتن
نزول اونپہ رحمت ہو حق کی مدام
اونھوں کا مدح جو ان [illegible]
دو عالم میں سو ہوں اوسکے [illegible]
ثنا بعد ہوتوں میں دیگر بیان
بناؤں میں چند شعر ہندی زبان
حقیقت کو ظاہر کروں میں عیان
عجائب مجازی نکا ہووے بیان
سنا ہو میں یک شہر [illegible]
جو بستا ہی تاپی کی رستے اوپر
کنارے وہ شہر بستا ہی خوب
عجب ملک نامی [illegible]
[illegible] حویلیوں کی [illegible] قطار
عجب شہر بستا ہی جوں گل بہار

یہ کہکر لال کے سر پہ رکھا تاج	لیا شاہی میں اپنے خوب اخراج
اتر کر تخت سے سو لال آ گئے	کہا تمکو مبارک میرے جا گئے
جہانکی سلطنت سے ہو کے آزاد	کیا گوشہ میں فقر و فاقہ بنیاد
ملی جب لال کو شاہی کی خلعت	بجایا دھوم سے ہمت کے نوبت
دیا لاکھونکو لاکھان گنج انعام	کیا ملک سخاوت میں بڑا نام
کیا شاہی کو جب لگ اوسمیں دم تھا	وصال گوہر اوسکو دمبدم تھا
ارے عاجز سخن کب لگ کہیگا	سخن کے فکر میں کب تک رہیگا
خموشی سے زبان کو آشنا کر	ہوا افسانہ اب آخر دعا کر

تمام ہوا قصہ لال و گوہر کا

الٰہی عاشقوں کی آبرو رکھ
انھوں کو دو جہان میں سرخرو رکھ

شروع قصہ نازنین و پٹھان کا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ثنا حمد رب کو ہی دائم مدام	کئے جسنے پیدا سبھی خاص و عام
وہ ستار غفار ایزد تعال	جو رزاق خالق وہ ہی ذو الجلال
خلق میں اوجالا محمد رسول	ہوا دین جسکا بقا پر قبول
خلیفے محمد کے ہیں چار یار	ابوبکر صدیق ہیں یار غار
دویم یار اونکے ہیں عادل عمر	عدل کے اوپر جسنے باندھی کمر

قصہ نازنین و پٹھان

[illegible]

سنو

قصہ نازنین و پٹھان

سنو یہان سے بولو مین دیگر بیان — حقیقت کو ظاہر کرو مین عیان
بیان اب سنو تم سبھی کان دہر — ہندو بہت بستے ہین سورت اندر
بڑے مالدار اور تجّار ہین — کہ فرعون و ہامان کے یار ہین
حسن عورتو مین سو ہی بیشمار — زرینے کے کپڑے گلے بیچ ہار
ناگر ذاتمین ہی نہایت جمال — حسن کی طراوتمین روشن ہلال
ہندو کی رسم ہی بوقت فجر — نہانے سو آوین ہین تاپی اوپر
اونھومین تھی یک نازنین خوش شکل — نتھی شہر مین کوئی اوسکی مثل
زرینونکے کپڑے وہ پوشاک پہن — لٹک نار چلتی تھی جون حور عین
پیشانی کے اوپر وہ ٹیلا دہری — اوسے دیکھ اوڑتے جنا و پری
چندر کا اوجالا اوسے پاس کہن — ڈالی لپٹے گلمین وہ مالا پہن
وہ لب لعل لالی مین لبریز تھے — گویا شہد و شکر مین آمیز تھے
کہ دندان اندر تھے موتی جڑے — اوجالا زمین پر اوسیکا پڑے
عجب سر کے اوپر پڑے بال تھے — سرخ گال اوسکے عجب خال تھے
چشم تھی اوسیکی سو آہو مثال — لطافت مین تھے خوب صاحب جمال
پاؤن بیچ جہانجھ کی جھنکار تھی — گجر اس کے آگے گرفتار تھی
برس پانزدہ کی تھی اوسکی عمر — جوانونکے دلمین تھا اوسکا گذر
نکل گھر سے باہر جو آتی اگر — کہ جون چاند پونم کا آوے نظر

کمند قہر سے رسی نکالو — پریزادونکو باندی کر چھڑا لو
اوٹھاؤ تم اوسی بیتاب سے بند — مجھے حکم سلیمانکی ہی سوگند
کرو ہمین لال سے گوہر کا پیوند — نگینہ ہین رکھون دونو کو خورسند
سنا جب لال نے یہ عزم امید — ہوا دم خصم کا اسکے دل صید
عجائب جھاڑ کی ڈالی کو لیکر — کہا ول ہین دعائے خیر کر کر
چھڑا پریونکو زندان زمین سے — کہ میرے حکم مین ہین سب یقین سے
دعا کے بل نے زنجیرون کو توڑا — زمین قہر سے پریون کو چھوڑا
ہوئے جب لال وگوہر کے مسخر — کئے نسبت کو دونون کی مقرر
جواہر شاہ جب زندان سے چھوٹا — عداوت کی گلی سے خوب چھوٹا
لگے بجنے خوشی کے شادیانے — لگے پکنے مزیداری کی کھانے
ہوئے خرمی پرستونکے حوالے — لگے چلنے محبت کے پیالے
پریزادو ہمین جو جو تھے ہوسناک — ہوئے میدان رقاصی ہین چالاک
تھرکنے جب لگے شادی کے بن بن — بجائے ناز کی گھنگرو چھنا چھن
بجائے عشق کے تھا پونپہ مرونگ — کہ اندر کا اکھاڑا ہو گیا دنگ
ہوئے جب عیش سے فارغ وے سارے — نکاح وصل پڑھکر عقد باندھے
گئے خلوت سرا ہین لال وگوہر — مرصع تخت پر بیٹھے برابر
سخن کہنے لگے دونو ادا سے — عرق کرنے لگے ہر دو حیا سے

قصہ لال وگوہر

کہی

[illegible]

قصہ لال و گوہر

[illegible]

کبھی تو لال اب کہاں ہاتھ آوے — نگینہ بن کہاں کوئی تجکو پاوے
بنائی تھی تجھے مین لال کالا — ولے گوہر کو تو جا کر سنبھالا
غرض یہ کر سدا کرتی تھی فریاد — ہمیشہ لال بن رہتی تھی ناشاد
ہوا واقع محل پر جب گھڑی تخت — رکھی تھی چرخ پر آنکھوں کو وہ سخت
چلے جاتے تھے دونو لال و گوہر — پڑھے افسانہ وہان لب کو ملا کر
مرصع تخت کو لا کر چکر مین — پریزادے پھر آئے سب چکر مین
جب ایسا رنگ دیکھا لال رویا — رخ گلگون پہ آنسو بھر کے رویا
لیا ڈالی کو ہاتھوں مین دعا سے — کیا پھر پھر کے یہ بات التجا سے
مجھے گھیرا ہی جادو نے مدد کر — حکایت سخت ہیرا کی رہا کر
رخ اوسکا خوب کالا جون توا کر — پھر اوسکا ناک چوٹی کا ہوا کر
دعا ہیرا کے حقمین جب کیا لال — ہوا سختی سے ہیرا کا وہی حال
پریزادان چہرہ جیسے ہوا آزاد — چلے لے تخت کو جلدی سے جون باد
رکھین دلمین خیال شہر احتشام — کرے دلمین تو کر خوش ہو کے آرام

الہی غنچہ امید بکشاے
گل از روضہ جاوید بنماے

روان ہو کر اوٹھا دست دعا کو — نظر سے دیکھ شہر خوشنما کو
نظر مین جب وہ لائے شہر احتشام — مرادین سب کے دلکی پائی انجام

[illegible]

سوم یار عثمان ہین ... ولی
شجاعت کے صاحب چہارم علی
حسن اور حسین ہین نبی کے رتن
نبی کی فاطمہ کے وہی جان و تن
سبھی آل و اصحاب پر ہر زمان
نزول اونپہ رحمت ہو حق کی مدام

یہ کہکر لال کے سر پہ رکھا تاج	لیا شاہی مین اپنے خوب اخراج
اتر کر تخت سے سو لال آگے	کہا تجکو مبارک میرے جاگے
جہانکی سلطنت سے ہوکے آزاد	کیا گوشہ مین فقر و فاقہ بنیاد
ملی جب لال کو شاہی کی خلعت	بجایا دھوم سے ہمت کے نوبت
دیا لاکھونکو لاکھان گنج انعام	کیا ملک سخاوت مین بڑا نام
کیا شاہی کو جب لگ اسمین دم تھا	وصال گوہر اوسکو دمبدم تھا
ارے عاجز سخن کب لگ کہیگا	سخن کے فکر مین کب تک رہیگا
خموشی سے زبان کو آشنا کر	ہوا افسانہ اب آخر دعا کر

تمام ہوا قصہ لال و گوہر کا

الٰہی عاشقون کی آبرو رکھ
انھون کو دو جہان مین سرخرو رکھ

شروع قصہ نازنین و پٹھان کا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ثنا حمد رب کو ہے دائم مدام	کہ جسنے پیدا کئے سبھی خاص و عام
وہ ستار غفار ایزد تعال	جو رزاق خالق وہ ہے ذوالجلال
خلق مین اوجالا محمد رسول	ہوا دین جسکا بقا پر قبول
خلیفے محمد کے ہین چار یار	ابوبکر صدیق ہین یار غار
دویم یار اونکے ہین عادل عمر	عدل کے اوپر جسنے باندھی کمر

قصہ نازنین و پٹھان

شنو یہاں سے بولو نین دیگر بیان / حقیقت کو ظاہر کرو نین عیان
بیان اب سنو تم سبھی کان دہر / ہندو بہت بستے ہین سورت اندر
بڑے مالدار اور تجار ہین / کہ فرعون و ہامان کے یار ہین
حسن عورتو نین سو ہی بیشمار / زرینے کے کپڑے گلے بیچ ہار
ناگر ذاتمین ہی نہایت جمال / حسن کی طرا و نمین روشن ہلال
ہندو کی رسم ہی بوقت فجر / نہانے سو آوین ہین تاپی اوپر
اونھو نمین تھی یک نازنین خوش شکل / نتھی شہر مین کوئی اوسکی مثل
زرینو نکے کپڑے وہ پوشاک پہن / لٹک نار چلتی تھی جون حور عین
پیشانی کے اوپر وہ ٹیلا دہری / اوسے دیکھ اوڑتے جا ور پری
چندر کا اوجالا اوسے پاس گہن / ڈالی اپنے گلمین وہ مالا پہن
وہ لب لعل لالی مین لبریز تھے / گویا شہد و شکر مین آمیز تھے
کہ دندان اندر تھے موتی جڑے / اوجالا زمین پر اوسیکا پڑے
عجب سر کے اوپر پڑے بال تھے / سرخ گال اوسکے عجب خال تھے
چشم تھی اوسیکی سو آہو مثال / لطافت مین تھے خوب صاحب جمال
پاؤن بیچ جھانجھر کی جھنکار تھی / گجر اس کے آگے گرفتار تھی
برس پانزدہ کی تھی اوسکی عمر / جوانو نکے دلمین تھا اوسکا گذر
نکل گھر سے باہر جو آتی اگر / کہ جون چاند پونم کا آوے نظر

قصهٔ نازنین و پٹھان

قصہ نازنین و پٹھان

سینہ تھا اوسیکا سو مخمل مثال
بھی تھا مخملی بیچ سینہ کے لال

دو پستان سینہ کے گلزار تھے
جیسے بیچ باغون کے انار تھے

وہ اپنے بدن سے بھی کپڑے اوتار
ننگے سر اپسکو کری ایکبار

ندی بیچ جا کر وہ نہانے لگی
اپنے سر کے بالان بھگانے لگی

پٹھان دیکھتے تلملانے لگا
برہ بیچ دل کو جلانے لگا

ندی کے اوپر خان جا کر کھڑا
نظر نازنین پر نگہ سے دہرا

دیکھا خان اوسکو دوانہ ہوا
عقل ہوش اوس کا روانہ ہوا

عقل کی شمع کو پون جب لگا
شمع اوسکے ہاتھون نہین رہ نہین سکا

عقل آدمی کی شمع کی مثل
کرے آدمی کو عشق بے عقل

دوانہ ہوا دیکھ اوسکا جمال
نہ دیکھی تھی جگمین اوسکی مثال

برہ کی اوسے لاگی آکر پون
نہ کریو جو آنا کسی سے لگن

پٹھان اپنے دلمین کیا یہ فکر
کہ اس نازنین سے کرون کچھ سخن

اوسیوقت وہ نار نہا کر چلی
اندر اوس جوان کے لگی تلملی

اوسی پاس جا کر کیا یہہ عرض
کہ ای نازنین سن تو میری غرض

درد دل کا میرے سناؤن تجھے
سینہ کھول اپنا بتاؤن تجھے

سبھی لگی باتین کہون نہین اتال
کہ ای نازنین تو ہی صاحب جمال

میرا دل تیرے پر ہوا ہی بھنور
تیرے بن اکیلا نجاؤن کدھر

جواب نازنین

سوال پٹھان

نمبر ۱۸

جواب نازنین

نکر بہت رسوائی ای گلبدن
تیرے پاس کرتا ہون میں التماس
فدا ہیگا تجھپر میرا جان و تن
نکر میرا ہنسی سے مجکو نراس

جواب	ستابی سے بولو تمھین اک سخن کہ مجھ نیم بسمل کو ہووے امن	نازنین

کہون چھون تو جاکے یہان تھی پٹھان
جو ہیچ بیگ خان جیسے شہر نواب
سمجھ کیم بسمل تھیو جیسے انجان
لٹاویشے تونے کرشے خراب
گدھیرے چڑھاوی تونے موکشے
جگت مان تارون مان ریشے نہین
تارے مونچھ توڑی تو منہ مین تھوکشے
سیانون کوئی تونے کہشے نہین

سوال	تو کیا توچھے رہو استی مور کھ پٹھان جاشے جیو تارو نرہشے پران	پٹھان

غصہ ہوکے بولا غضب سے پٹھان
تو اوسکی حمایت مجھے مت بتا
نہین جانتی مجکو تو ای انجان
کہ نواب بھی مجکو ہے جانت
تو بانین جو کرتی سبھی انڈکی
مجھے جیو جانے کی نین ہے فکر
وہ کیا پشم توڑیگا مجھ ڈانڈکی
یہانسے لیجاؤنگا تجکو پکڑ
تو سن نازنین مجکو مرنا قبول
خدا اب رکھیگا جو میری شرم
برہ سے گیا زندگانی کو بھول
تو ہو جا ستابی سے مجھپر نرم
مین عاشق ہوا ہون سو تیرے اوپر
نجاؤنگا ہرگز تجھے چھوڑکر

قصۂ نازنین و پٹھان

جیسی

سوال پٹھان

[illegible]

جیسی نور بانو نے مہنین ڈال / مرگ بعد معشوق لیتا سنبھال

محمد تھا عارف نے بانو مقیم / مقیم اور عارف ہوئے مستقیم

فنا کر اپس کو فنا کر اسے / بقا بیچ واصل ہو دونون بسے

ایسی بہت عاشق نے معشوق کو / ملے ہین وے آخر ہم آغوش ہو

جلانے مین عاشق کے ہیگا عذاب / ایسا کیون تجکو ہی کرتی خراب

کر آخر کے دن پہ تو کر لے نظر / سخت ہی قیامت تو کیجو فکر

قیامت سبھونکے اوپر آئیگی / جہنم مین جاگہ جو تو پائیگی

جلینگے جہنم مین سب کافران / مسلمان جنت مین پاوین امان

اسیواسطے تجکو کہتا ہون مین / مسلمان ہو جا تو دل جان سین

ہوا ہون دیوانہ تیری چال پہ / نظر نازنین کر میرے حال پہ

تیرے باغکا مین جو بلبل ہوا / عقل ہوش اپنا روانہ ہوا

جواب نازنین

تیرے گل کی پہنچی مغز مین مہکار / پہنا دام مین تیرے آ آشکار

توکھیلو تھیو چھے ای سورکھ پٹھان / سبھہ کیم میلی تھیو چھے انجان

سورکھ موک تاری کرامات نی / بھونڈا کیم کہو چھو ہندو ذات نی

ہندو ذات مان چھے سو موٹو دہرم / ناگر ذات بدہا مان گنون چھے اتم

دہرم چھے امارو بدہا مان سرس / میان کیم جانو چھو آمنے ترس

۱۶۰ جواب نازنین

قصہ نازنین پٹھان

سوال پٹھان

جواب نازنین

سوال پٹھان

قصۂ نازنین و پٹھان

جو بن آوے تجھے وہ تدبیر کر | عاشق ہووے راضی سو تقدیر پر

جواب | لکھا جو ازل مین وہی ہووے گا / زیادہ نہ کم اس مینے ہووے گا | **نازنین**

تارے ہاتھ آوانی ہو نتو نہ تھی
وہی لاج را کھے پچھے ماری گھنی
نہ آوانی ہون چھون تارے ہاتھ مان
تنے ماٹے کھون چھون تونے ایکوات

ہون پوجون چھون ہرمان موٹا تھی
کرمہا دیو جیو تو چھے مارو دہنی
مورکھ جا تو چالو تاری واٹ مان
خرابی نہ کر تو پٹھان نیک ات

سوال | مارو سسرو جی چھے گھنو کامیاب / تونے کام آکھا مان کر شئے خراب | **پٹھان**

تو بس کر نہ کر بات ای نازنین
تیرا باپ سسر انے یہاں کا نواب
عذابوں سے اونکے مین ڈرتا نہین
مرونگا اگر مین جو حق کی رضا
مرونگا تو تجکو بھی لیجاؤنگا
عشق بیچ مرنا ہی مجکو قبول
مروں گرچہ تیرے عشق کے بھیتر
مین پروانہ ہوں تجھ شمع کے اوپر

تیرا باپ سسر سے ڈرتا نہین
نہین او نہین طاقت کہ بولین جواب
بنا موت کوئی بھی مرتا نہین
ولیکن تیرے سے نہونگا جدا
کہ ہشیار رہو کر سو جل جاؤنگا
تو عاشق کا مطلب سو ہووے حصول
تو ہونگے میرے کام سب خوبتر
شمع پر نہ تیرے جان دونگا مگر

جواب نازنین

سوال پٹھان

جواب نازنین

ٹاپی پوچ میلو آئین آج تھی		نہانے نہ آؤن ہیون لاج تھی

سوال	لاگی لاج مونے آوی ذات مان جنم نی کنواری چھون ناگر ذات مان	پٹھان

کہا تب پٹھان نے کہ سن کا ندبر	کسو طور دل مین نہ کر توں فکر
نہانے کو آوے ہی تیری بلا	کہ گھر بیچ تجکو ہی نہانا بھلا
خاصے محل میرے نے خاصے حرم	نہلاوین تجھے آب کر کر گرم
وہی بھر کے پانی نہلاوین تجھے	جھو بہین بٹھا کر جھلاوین تجھے
کہ ہی حوض باڑی میرے محل مین	دیکھو باغ باڑی سو خوشحال مین

جواب	وہان گھر مین لونڈی اسنو چار ہین سدا تیری خدمت مین حاضر رہین	نازنین

بری تاری لونڈی بروتارا گھر	اگر مین موا تو ارے بیخبر
برے تارے جھو لونے تارا حرم	موکی لاج تونے موا بے شرم
لونڈی حرم تارو دتا مت پٹھان	مارو کیٹرو دے سبیل تو بدگمان
ناگر ذات مانین چھے ایوی رسم	ندی مان نہاوانو موٹو چھے دھرم
ندیان نہا ولنے نہون آوتی	وپت پڑشے ماتھے نہون جانتی

	کنواری چھون بالک ورس بارنی قبیلہ مین موٹی چھون گھر بارنی	

قصہ نازنین وپٹھان

سوال پٹھان

جواب

جواب نازنین

ناگرنی جو ہون چھون چھبیلی موہن	مسلمان تم چھو مہیا ناکٹھن
عقل و ہوش تم مانین دیکھی گھنی	تمھین فی موٹا نے ہو پچھون نئی
خدا چھے تارو پرپو مارا پران	کرون آج قربان مارا جیو جان
قبیلہ کٹم تھی ہنون تو نکھی پڑی	آپو مونے دل تھی ہونے دلبری
اریجان سانبھل تو مارو غرض	ہبھی استری تم نہ کرنا غرض

ایوی ذات تو تم منے قبول دو
تو قربان تم پر سے مارو جیو

سوال پٹھان

کہا تب پٹھان نے کہ لے قول تو	شتابی سے کلمہ ابھی بول تو
تیری بات مجکو سبھی ہی قبول	نصیحت تیری کو نجانوں گا بھول
قسم مجکو اوسکی جو واحد خدا	دوجی اونکی ہی جو نبی مصطفے
نین تجھ بن کسی سے نہ یاری کرون	تیری یاد وہین ہمیشہ دہرون
کیا قول ہرگز نہ پیچھا پھرون	خدا اور نبی سے ہمیشہ ڈرون
جنے عرش و کرسی ستارے کرے	بنا کر انھونین وے سارے جڑے

او سیکے مین فرمان سے نا پھرون
مین نام خدا پر سے قربان ہون

اوسیکے

قصہ نازنین پٹھان

اگر

اگر مل کرین کافران فیل و قتال / شہر سے اونھونکو مین دونگا نکال
کرو جاکے اخوند صاحب بھلا / کرہی کار نیکی مین میری رضا
شتابی سے جاکر کرو کار خیر / نہ کرہ یو تھین کار نیکی مین دیر
یہ سن بات اخوند وہان سے چلا / جعفر خانکو آکر خوشی سے ملا
سورت شہر سارے مین پہیلی خبر / اوٹھا چرچا اوسکا سنو گھر بگھر
ہے کافران سب شہر کے تمام / جعفر خان سے لڑنے لگے لا کلام
پٹھان اور ناگر مین جھگڑا پڑا / لڑائی کے اوپر سو لشکر کھڑا
اودہر یہ ناگر ادہر سے پٹھان / سپاہی نے لشکر لگائے نشان
لڑائی کو جاکر سو میدان مین / کھڑے جاکے میدان مین یون سامنے
فوج دیکھ مسلم کو بھاگے کفار / کہے جاکے سرکار مین یون پکار
کہا جا اونھون نے سو دربار کو / امارو عرض سن ای سردار تو
سورت شہر مانین تھیو چھے جلم / مسلمان یہا نو کرے چھے حکم
مسلمان ایوا اکارا تھیا / بدی ذات ہندو نا ہارا تھیا
اما سے رہانو نہ یہان چھے دہرم / کہیا مان نہ آوے چھے دل تو مرم
تبھی اونکو ایک کہا ہی نواب / کہ کیا ظلم ہی تم پہ کہدو شتاب
ہمارے شہر مین ظلم نین ذرا / تمھارے اوپہ کیا ہوا ماجرا
رضا سے اپسکے جو لاوے یقین / منع جو کرینتو وہ ہووے لعین

قصہ ناگرین و پٹھان

قصہ ابہام مثل

قصہ کالی گوریکا تصنیف قاضی دین پٹنی کا

شخص اک شہر سوں تھا او سکی جوروان تھی دو — یکی گوری دوجی سانول دونوں پہ وہ رہا تھا مو
تھا نپکو سو وہ نکلا گیا پردیس مین چلکر — روپے کینے کما لایا پھر آیا اپنے گھر دل کر
چلا آوے جو رستہ مین کر دلمین فکر یونکر — جتے گھر مین یہ دونوں کے یہ گٹھری کس ہیچاؤ گھر
محلہ بیچ جب آیا وہ دونوں کو خبر پہنچی — اپسکے لونکو دوڑی مثال چیل کی نوچی
پکڑی ہاتھ سیدہیکو وہ گوری یون کہنے لاگی — تھاری یاد تھی مجکو یہ ساری رین مین جاگی
ابھی گھر کو چلو میرے اچھا کھانا پکایا مین — پیچھون گٹھری سنبھالونگی کمائی کیا کیا تم نے
پکڑ کر ہاتھ بائین کو وہ سانول یون کہی مکھ سے — میاں جب سے سدھارے ہو گنوائی دن سبھی دکھ سے
ابھی گھر کو چلو میرے پکائی گوشت نے روٹی — مین تو سانول بڑی رسے ہونپہ گوری مجھ سے چھوٹی
میانکے ہاتھ دونوں نے پکڑ کے کھینچنے لاگین — وہ سانول اور گوریکی لڑایان آپ مین لاگین
لگی گوری سو یون کہنے پیا کو بہت مین پیاری — میان آوینگے گھر میرے بلا تو چھوڑ دے کالی
لگی سانول تبھی کہنے کہ گورا رنگ تیرا کاچا — مین تو سانول سلونی ہون پیا کا ہیت مجھ ساچا
لگی گوری سو یون کہنے تو کالی ٹھیکری جیسی — پیا کا چاہ نین تجھ پر رڑائی مت تو کر ایسی
لگی سانول تبھی کہنے کہ ای گوری تیرے دو رنگ — کبھو پیلی کبھو اجلی پیا تیرا کرے نین سنگ
مین تو سانول سلونی ہون پھرے نین رنگ بھیرا — میان آگے پیا ہے کو چڑھے تھے باندکر سہرا
تو تو آگون بھائی تھی نوائی کیا ہوئی تجھ پر — مین تو گوری سو سو پیاری پیا کا چاہ ہے مجھ پر
مین تو اوجلی ہون پھولونسی عجب گلزار ہون رنگین — پیا مجھ پر بھنور رہنے تو کالی ہے سو بید ڈھنگی

قصہ کالی گوری کا

خاتمۃ الطبع

قصہ کالی گوری کا

لگی سانول تبھی کہنے تیرا تو چاند ہی چھدتا
لگی گوری سو یون کہنے کہ اوجلا دن سو ہی میرا
لگی سانول تبھی کہنے بلا کی دن منے ہووے
لگی گوری سو یون کہنے کہ گورے دو چھپے ہین
انکھونکو پھوڑ ڈالونگی کہ دانتون کو گرا دونگی
لگی سانول تبھی کہنے کہ کالی ہین چڑائے ہین
انکھونکی پتلیان کالی سیاہی ان مین پھوڑ ڈالونگی
لگی گوری سو یون کہنے مین تو اوجلی سو دو پیاری
لگی سانول تبھی کہنے لوہا تلوار کا کالا
لگی گوری سو یون کہنے کہ اوجلا دودھ ہی پیارا
لگی سانول تبھی کہنے یہ کالا منہہ کھلاتا ہی
وہ سانول اور وہ گوری دونوین کوئی نا مانی
میان نے تب غصہ ہو کر کہا تمکو مین کہتا ہون
مجھے کالی پیاری ہی انے گوری سو من بھاتی
سنو سانول و گوری کا یہ جھگڑا ہو گیا خاصا
گذشتہ ۱۲۱۲ ایکہزار دو سو بارہ سال پر سولہ ہوئے جب
شروع تا ریخ پہلی کو قصہ کے تئین چلایا ہی

میرا اسمان جہاں کالا زمین سے بہت ہی موٹا
تو تو کالی اندھیری سی چلے نہین زور کچھ تیرا
ٹھنڈی یو رات ہی کالی خلق آرام سے سووے
جو تیرے دانت مین اوجلے اور دو گے لکہہ لگے ہین
تجھے بدیپا بنا کر کے سو بھوکھی کر بٹھا دونگی
مسی کاجل لئے بالان یہ مکھہ پر تل لگائے ہین
تیرے سر کے یہ سب بالان سبھی مین توڑ ڈالونگی
ہووے جس پاس روپا رے سلام اوسکو کرین سبھی
ہمت آوے تو چل مارے روپیہ کون ہی سالا
خلق سب اوسکو کھاتی ہی اوسیکا کام ہی نیارا
پرندے جانور آدم سبھی کو وہ کھلاتا ہی
غصہ ہو کر شتابی سے میان کے ہاتھ کو تانی
مجھے دونو برابر ہو یہ گٹھری بانٹ دیتا ہون
بڑی کسکو نہ کہتا ہون یہ دونون ہین جو سنگاتی
روپیہ سب بانٹ کر دینے دو تو لگی پوری ہوئی آسا
قصہ جن منے لکھی مہ شعبان میان مین تب
کہ ہفتہ اندر پورا جمعہ کے دن بنایا ہی

ح-۴ ۸۹۱۵ ۳۳۱

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

۱۰/۱۱/۵۱

۳۷۱۶

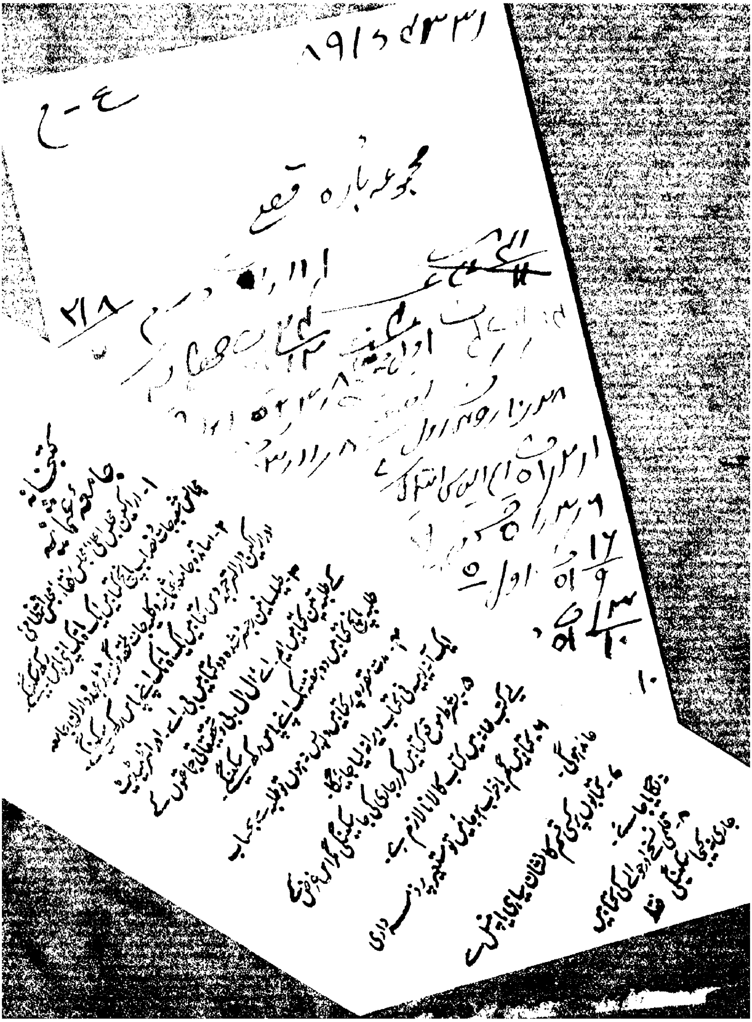
مجموعہ بارہ قصص